گذرانیدہ کمترین

ڈاکٹر خواجہ معین الدین

۱۳۴۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

دینی بھائیو اور بہنو

اس ناچیز نے گزشتہ سال حج کے سفر کے موقعہ پر متعدد رسالے مناسک حج و حالات مقامات مقدسہ کی نسبت دیکھا مگر چونکہ ان رسالہ جات میں کہیں سلسلہ دار حالات کو بیان نہیں کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں موجودہ حجاز کے حکومت کا طرز اور موٹر کی سواری کی نسبت کوئی تذکرے نہیں تھے اس لئے مناسب سمجھا کہ ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا جائے جو آپ کے اس مبارک سفر کے لئے مفید و رہنما ثابت ہو۔

جب یہ خبر ملتی ہے کہ فلاں فلاں خوش قسمت حضرات ان مقدس مقامات کو جارہے ہیں تو ہر سننے والے کو غبطہ ہوتا ہے یعنے وہ رشک جس کو مذہب نے جائز رکھا ہے۔ ان مقامات کی ایک نہیں بلکہ متعدد حاضریوں سے بھی سیری نہیں ہوتی۔

زہے سعادتِ آں بندہ کہ کرد نزول
گہے بہ بیتِ خدا و گہے بہ بیتِ رسول

حج حالاتِ ذیل میں فرض ہے۔

(۱) عاقل بالغ اور صحیح دماغ ہونا (۲) اتنی رقم ساتھ ہونا جس سے اخراجات حج پورے ہو سکیں (۳) اہل و عیال جن کو وطن میں چھوڑا جاتا ہے اِن کے لئے آپ کی واپسی تک کھانے کپڑے کا انتظام ہو سکے (۴) عورت کا کسی محرم کے ساتھ رہنا (محرم وہ شخص جس سے عقد ناجائز ہے) بغیر امور بالا کے اطمینانِ قلب نصیب نہیں ہوتا اور بغیر اطمینان قلب کے سفر میں آرام نہیں ملتا۔

زیادہ عمر والے اور کمزور لوگوں کو سفر میں تکلیف ہوتی ہے یہ سفر اُسی وقت تک اچھا ہے جب تک جسم میں قوت رہے۔

اس فریضہ کی ادائی کے لئے سرکار سے ملازمین کو حسب استحقاق ۶ ماہ تک کی رخصت اور پیشگی تنخواہ ملتی ہے۔ وظیفہ خواروں، یومیہ داروں، اور منصبداروں کے ساتھ بھی یہی رعایت کیجاتی ہے اس کے لئے ۲ یا ۳ ماہ قبل روانگی بعد تصدیق رخصت جو صدر محاسبی سے ہوتی ہے درخواست دینا چاہیئے۔

غیر مستطیع اشخاص کو جہاز کے آنے جانے کا ٹکٹ ~~اور کچھ نقدی امداد بھی~~ ملتی ہے بشرطیکہ پانچ یا چھ سو روپے اخراجات کے لئے فراہم کرکے محکمہ امور مذہبی میں داخل کیے جائیں۔ جو آئندہ حسب ضرورت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں واپس دیے جاتے ہیں۔

جب اس مبارک سفر کا ارادہ ہو جائے تو والدین سے اگر وہ زندہ ہوں

تو رخصت اور ان کی دعا لی جائے۔ کسی کے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا ہو تو اس سے معاف کرا لیا جائے قرض ہو تو ادا کر دیا جائے۔ پسماندوں کے اخراجات کا انتظام کر دیا جائے اور حسبِ ذیل رقم اخراجاتِ سفر کے لئے مہیا کر لی جائے۔

(۱) درجۂ اول میں سفر کرنے کے لئے	بارہ سو روپیہ کلدار	ریل و جہاز و موٹر و اونٹ کے کرایوں اور کھانے کے لئے اسقدر رقم کا پاس رہنا ضروری ہے
(۲) 〃 دوم 〃 〃	ایک ہزار 〃	
(۳) 〃 سوم 〃 〃	آٹھ سو روپیہ 〃	

نوٹ۔ اگر سرکار سے جہاز کا ٹکٹ مل جائے تو درجہ سوم کے لئے چھ سو روپے کافی ہو جائیں گے۔ اس کو بکفایت صرف کرنے سے چند معمولی تحائف اس رقم میں سے خرید کئے جا سکتے ہیں ورنہ اپنے حسبِ ضرورت اس کام کے لئے مزید رقم رکھنا چاہیئے۔

نوٹ۔ درجہ اول، دوم، سوم کے اخراجات میں ریل اور جہاز کے کرایوں اور کھانے کے فرق کی وجہ سے زیادتی ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں موٹروں اور اونٹوں کا کرایہ اور سرکاری ٹکس سب کے لئے یکساں ہے۔

خیرات۔ اِن مقدس مقامات پر جس قدر خیرات کی جائے کم ہے خاصکر اِن مقدس ہستیوں کی خدمت کرنا جن کو خانۂ کعبہ اور اپنے برگزیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر پڑے رہنے کا شرف حاصل ہے اور جو ان مقدس مقامات کو ہر طرح کی تکلیف کے باوجود چھوڑ کر نہیں جاتے اور اُسی حالت میں رہکر بسر کرتے ہیں۔

یہ امر قابلِ تصفیہ ہے کہ اِس سفر میں آپ کس قدر مدت صرف کرنا چاہتے ہیں

اگر تین مہینے کے اندر واپس ہونے کا ارادہ ہو تو اخیر شوال میں بمبئی سے
روانہ ہو جانا چاہیئے تاکہ جدہ پہنچنے کے بعد پہلے مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر حج
کے لئے مکہ معظمہ آسکیں یا مکہ معظمہ جاکر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ
جاکر حج کے لئے ابتداء ذی الحجہ میں مکہ معظمہ آکر حج سے فارغ ہوتے ہی جدہ
واپس ہوکر جہاز پر سوار ہوسکیں۔ چونکہ متعدد جہاز حجاج کو واپس لے جانے کیلئے
جدہ میں تیار کھڑے رہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ جلد واپسی ہوسکتی ہے۔ موجودہ
حکومت کے انتظام کے باعث ہر جگہ راستہ میں ہر طرح کا امن ہے۔ صرف
ایک موٹر یا ایک اونٹ بھی بلا کسی خوف وخطر اور مزاحمت کے مدینہ منورہ
جاسکتا ہے۔ مگر افضل یہی ہے کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ
حاضر ہوں۔ اس کے لئے تقریباً چار یا پانچ ماہ درکار ہوں گے۔ اس لئے کہ
جہازوں کو بمبئی کراچی اور دوسرے بندرگاہوں پر حجاج کو پہنچا کر آنے میں
ڈیڑھ دو مہینے کے قریب عرصہ ہوجاتا ہے۔

پاس پورٹ۔ اگر صرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا ہی قصد ہے
تو بمبئی میں جہاز کی کمپنی آپ کے لئے پاسپورٹ مہیا کردیتی ہے اور کوئی معاوضہ
نہیں لیتی۔ البتہ اس کے حاصل کرنے کے لئے چیچک کے ٹیکہ کا صداقت نامہ
ہمراہ ہوتا جس کے بغیر پاسپورٹ نہیں ملتا۔ یہ صداقت نامہ بلدہ یا مستقر کے کسی
سیول سرجن سے حاصل کرلیا جائے تو آسانی ہے۔ اگر ٹیکہ نہ نکلوایا گیا ہو تو بمبئی میں
ٹیکا لیا جاکر صداقت نامہ لینا ہوگا۔ عین سفر کے زمانے میں ٹیکہ نکلوانے سے
بعض کو ٹیکہ بھرتے وقت بخار بھی آتا اور ہاتھ میں تکلیف بھی ہوتی ہے اس لئے

قبل از قبل ہی اس کا انتظام ضروری ہے بمبئی میں حصول پاسپورٹ کے لئے تصویر کی بھی ضرورت نہیں۔

البتہ اگر بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، اور بیت المقدس وغیرہ کے سفر کا خیال ہو تو محکمۂ سیاسیات کے ذریعہ سے پاسپورٹ کا حاصل کرنا ضروری ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ محکمۂ سیاسیات سے فارم لے کر خانہ پری کرنا اور چھوٹی دو تصویریں صرف چہرے اور سینہ کی جن کے مصارف تین روپے ہوتے ہیں معہ پانچ روپیہ کلدار فیس کے اس فارم کے ساتھ محکمۂ سیاسیات میں داخل کرنا وہاں سے پاس پورٹ ملنے کے لئے تین ہفتوں سے زائد وقت صرف ہوتا ہے۔

نوٹ۔ عورتوں اور چھوٹے بچوں کے لئے تصاویر کی ضرورت نہیں۔ جن کے ہمراہ یہ سفر کر رہے ہوں انہی کی درخواست میں نام درج کرا دینا کافی ہے۔ مثلاً محل فلاں یا دختر یا فرزند فلاں۔ البتہ ہر ایک کی عمر کا اندراج درخواست میں ہونا ضروری ہے۔

معلم۔ اُن کو کہتے ہیں جو آپ کو حج کرانے میں احکام و مسائل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور ہر طرح کی مدد دیتے ہیں۔ اِن کے فرائض حسب ذیل ہیں۔

(۱) اپنے متعلقہ حجاج سے مقررہ سرکاری رقم وصول کر کے حکومت میں داخل کرنا اسی لئے جدہ میں اُترنے کے بعد جب تک معلم کا نام نہ بتلایا جائے آگے جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ اس لئے پہلے ہی سے کسی اچھے

معلم کو مقرر کر لینا ضروری ہے۔

(۲) سفر جہاز قیام جدہ انتظام سواری از جدہ تا مکہ معظمہ طواف بیت اللہ شریف سعی صفا مروہ انتظام سواری بغرض روانگی منیٰ و عرفات ہر مقام پر پانی اور دیگر اشیاء کا فراہم کرنا۔ اور مدینہ منورہ کے سفر کے لئے اونٹوں یا موٹروں کا انتظام یہ سب ایسے امور ہیں کہ ان کے لئے پوری طرح امداد نہ ملے تو سفر میں سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ ہم کو عربی زبان نہیں آتی اور نہ وہاں کے حالات سے واقفیت رہتی ہے۔ جس کے لئے اُن کی امداد ضروری ہے معلم کے تقرر میں بہت احتیاط سے کام لینا اور جہاں تک ممکن ہو اسی سال حج سے واپس آئے ہوئے حجاج سے بھی اس کی نسبت دریافت کر لیا جانا چاہیئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس معلم کے حاجی زیادہ آرام میں رہے۔ ہمارے معلم بدر الدین سیف الدین صاحب سے بہت آرام پہنچا۔ اور ہر طرح آسائش رہی بعض معلم حضرات نے اپنے حاجیوں کو سخت تکلیف دی۔ اگر معلم اچھے نہ ہوں تو سوائے تکلیف کے سفر میں آرام نصیب نہیں ہوتا۔ اکثر معلم جدہ پہنچنے تک بہت ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ مگر اس کے بعد ان کا طرز عمل بالکل بدل جاتا ہے۔ اسلئے تقرر معلم میں بہت احتیاط چاہیئے۔ امور متذکرہ بالا کے خدمات کے معاوضہ میں آپ ان کی فیس جو سرکار مقرر کرتی ہے یعنے بیس روپے دیتے ہیں۔ جن میں سے معلم کو ہے/ سے زائد نہیں ملتا۔ بقیہ رقم یعنے ۱۲ حسب ذیل مدات کے لیے حکومت میں داخل اور صرف کرنا پڑتا ہے۔

(۱) ٹکس فی حاجی عہ (۲) برائے مرمت نہر زبیدہ خاتون ایک روپیہ

(۳) ٹیکس صفائی ۱۲ ار (۴) آب زمزم کے پلانے والوں اور آپ کے مکان پر قیام مکۂ معظمہ تک پہنچانے والوں کو (ے) اس طرح جملہ (عہ ۱۲ ار) ہوتے ہیں۔

نوٹ۔ خدماتِ مذکورۂ بالا کے معاوضہ میں جو معلم کو دیے جاتے ہیں وہ کچھ نہیں اسی رقم میں سے معلم کو اپنی طرف سے مدد دینے والے مقرر کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ آپ کو دن میں متعدد مرتبہ طواف کرائیں۔ ان کے اخراجات بھی ان ہی روپیوں میں سے ادا کرنا پڑتے ہیں۔ پس اخلاقاً حسبِ استطاعت علاوہ مقررہ رقم کے ان کو اور ان کے مددگاروں کو ضرور انعام دینا چاہیئے۔

اخراجاتِ سفر حسبِ ذیل ہوتے ہیں

(۱) کرائیہ ریل حیدرآباد سے بمبئی تک اور بمبئی سے حیدرآباد تک	درجہ اول	[illegible] کلدار
	درجہ دوم	[illegible] ۲ ار ″
	درجہ سوم	[illegible] ۱ ار ″
(۲) اخراجات مزدوری اسٹیشنوں پر اور سواری بمبئی اسٹیشن سے ہوٹل تک بشرطیکہ سامان حسبِ مذکورۂ ذیل ہو۔		[illegible] ار
(۳) کرائیہ جہاز بمبئی سے جدہ تک اور جدّہ سے بمبئی تک۔	درجہ اول	[illegible]
	درجہ دوم	[illegible]
	درجہ سوم	[illegible]
(۴) قیام بمبئی اوسط ۱۵ یوم بحساب فی یوم [illegible] ۸ ار		[illegible] ۸ ار
(۵) اخراجات باربرداری مسافرخانہ سے جہاز تک		[illegible]

(۶) جہاز میں کھانے کے اخراجات روزانہ سعہ ۱۴ روز کے لئے۔ (اسکے لئے سامان بمبئی سے خرید کرلینا) للعہ

(۷) انعام ملازمین جہاز ۔۔ سے ر

(۸) اخراجات کامراں ۔۔ عال ر

(۹) اخراجات جدہ اس میں کرایہ کشتی و حمالی جہاز سے سامان اُتارنے کی اور بندرگاہ سے معلم صاحب کے مکان تک پہنچانے کی شریک ہے۔ ۔۔ معہ ر

(۱۰) فیس داخلہ جدہ ۔۔ عسہ ۱۲ ر

(۱۱) اخراجات قیام جدہ
ٹکس صفائی و فیس وکیل صاحب للعہ ر
خورونوش للو ر
۔۔ ملے ر

(۱۲) اخراجات سفر مکہ معظمہ از جدہ
موٹر ہوعہ ر
اونٹ نصف معہ ر
خچر صمہ ر
۔۔ ہوعہ ر

(۱۳) کرایہ جھٹکہ موٹر کے مقام سے قیام گاہ مکہ معظمہ تک ۔۔ عسہ ر

(۱۴) اخراجات خوراکی مکہ معظمہ ۲۰ یوم بحساب ۸ فی یوم ۔۔ سہ ر

(۱۵) اخراجات سواری منیٰ و عرفات معہ کرایہ شغدف فی کس ۔۔ عسہ ر

(۱۶) انعام اونٹ والا ۔۔ عال ر

(۱۷) اخراجات قربانی

دمبہ ؏ /
بکرا صہ /
صدقہ اوسط سے /
سدعے /

(۱۸) کرایہ جھٹکہ طواف زیارت کے لئے منیٰ سے مکہ معظمہ تک ؍۸؍

(۱۹) اخراجات قیام منیٰ و عرفات و مزدلفہ لے /

(۲۰) انعام معلم مع فیس سرکاری عے /

(۲۱) کرائیہ موٹر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک اور پھر مدینہ منورہ سے جدہ تک اوسط۔ پہلی چکر ۱۵ گنی دوسری ۱۲ گنی تیسری ۱۰ گنی۔ فی گنی سے ؍۸ ماعسے

(۲۲) اخراجات راستہ سفر مدینہ منورہ۔ صمہ /

(۲۳) اخراجات قیام مدینہ منورہ ۲۰ یوم فی یوم ؏ ؍۸ سے /

(۲۴) انعام مزور صاحب و مددگار مزور صاحب دعے /

(۲۵) اخراجات راستہ از مدینہ منورہ تا جدہ صمہ /

(۲۶) اخراجات باربرداری از جدہ تا جہاز ؏ /

(۲۷) اخراجات خورونوش جدہ ۱۰ یوم کے لئے فی یوم ؏ دے

(۲۸) اخراجات خوراکی جہاز ۱۴ یوم کے لئے فی یوم ؏ للوعے

(۲۹) حمالی جہاز سے قیام گاہ بمبئی تک لے /

(۳۰) اخراجات قیام بمبئی ۲ یا ۳ یوم لے /

(۳۱) اخراجات وقت واپسی ریل برائے خوراکی وحمالی وغیرہ تا حیدر آباد للعہ

(۳۲) اخراجات غیر معمولی جس میں سفری پلنگ۔ سفری کرسی۔ احرام کا کپڑا۔ چائے کا سامان۔ پکانے کے برتن۔ تھوڑے تحائف وغیرہ وغیرہ ومختصر خیرات۔ } ۱ / ے

نوٹ۔ کھانے وغیرہ کے اخراجات درجۂ دوم کے مسافر کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے حضرات اپنے حسب استطاعت خرچ کرسکتے ہیں۔ کرایہ موٹر اور اونٹ سب کے لئے یکساں ہے۔

درجۂ سوم میں سفر کرنے والے حضرات اگر بہت کفایت سے صرف کریں تو بلا ٹکٹ سرکاری ذریعہ موٹر سات سو اور ذریعہ اونٹ چھ سو میں بھی آمد ورفت کرسکتے ہیں۔ اگر سرکاری ٹکٹ مل جائے اور سامان کے لئے حمال کو نہ لیں کھانا بھی بہت معمولی کھائیں تو ذریعہ موٹر چھ سو (ساڑھے پانچ) اور ذریعہ اونٹ پانچسو (ساڑھے چار) میں بھی سفر کرسکتے ہیں۔

جب مکمل اخراجات کے لئے رقم کا انتظام ہوجائے اور امور متذکرہ صدر سے بھی اطمینان حاصل ہو تو سامان سفر کی تیاری کرنا۔ سامان مختصر وضروری ساتھ رکھنا اچھا ہے۔ سامان زیادہ رہے تو علاوہ حفاظت کرنے کے حمالی اور اخراجات بار برداری میں سامان کی اصل قیمت سے بہت زیادہ صرفہ کرنا پڑتا ہے۔ وقت و تکلیف علحدہ ہوتی ہے۔

سامان ذیل کی فہرست ایک درجۂ دوم کے مسافر کے لئے لکھی گئی ہے درجۂ اول اور سوم کے مسافر حسب استطاعت ومناسبت کمی وزیادتی کرلیں۔

نوٹ۔ حجاز کا موسم اندنوں گرم ہے اسی وجہ اسی مناسبت سے تفصیل بتلائی گئی ہے۔ اگر موسمِ سرما میں سفر کرنا ہو تو اس مناسبت سے گرم لباس اور اوڑھنے کا سامان ساتھ رکھا جا سکتا ہے۔

لباس

کرتے	پائجامے	شیروانیاں میل خورے کپڑے کی جو دھلوائی جا سکیں
۸ عدد	۸ عدد	۳ عدد

شیروانی ٹوئیڈ	نیم آستین	دستیاں	رومی ٹوپی	شملہ کی عادت ہو تو
۱ عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۱ عدد	۲ عدد

لنگی	رومال	چھوٹے تولے	پائتابہ	چادر حمام
۱ عدد	۲ عدد	۴ عدد	۴ جوڑ	۲ عدد

چونکہ جہاز پر کپڑے بہت جلد میلے ہوتے ہیں اس لئے محتاط حضرات خاکی ململ کے دو کرتے اور خاکی ڈرل کے دو پائجامے ہمراہ رکھ سکتے ہیں۔

بستر

چھوٹی شطرنجی	میل خوری سوزنی	چادر اوڑھنے کی	شال	تکیہ
۱ عدد	۱ عدد	۱ عدد	۱ عدد	۱ عدد

چونکہ بمبئی سے پلنگ خریدا جائیگا اس لئے اس کا ذکر آئندہ آئیگا۔

نوٹ۔ جملہ بستر کو شطرنجی میں لپیٹ کر رسّی سے باندھنا اس سے راستہ میں

ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ بستر بند اور چمڑے کے تسمے بالکل بیکار ہیں۔

متفرق سامان

حمائل شریف باترجمہ	کوئی رسالہ مسائل نماز وحج

جانماز حصیر کی اس لئے کہ جہاز میں اکثر تری رہتی ہے خراب نہیں ہوتی — مسواک

ڈبیہ معہ منجن — ڈبیہ مع صابون — لوٹا الومنیم کا ٹونٹی دار — گلاس الومنیم

صراحی — سلیپر یا چپل — پمپ شوز یہ اس قسم کا ہونا کہ صرف انگلیاں ڈھنکی رہیں بقیہ حصہ پاؤں کا کھلا ہے

بلٹ یہ اپنی کمر کے موافق بنوالینا جس کو معمولی درزی بھی بنا سکتا ہے۔ یہی ایک چیز حالت احرام میں تہبند پر لگائی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے موٹا خاکی ڈرل کافی ہے اس میں ۵ خانے ہوں۔ سیدھے جانب دو۔ ان میں سے ایک میں گنیاں دوسرے میں چاندی کے سکے بائیں جانب تین خانے ہوں ایک میں اٹھ انیاں چوانیاں وغیرہ دوسرے میں پیسے اور تیسرے میں چھوٹے ٹکڑے کپڑے کے تاکہ جہاں طہارت کی ضرورت ہو اور ڈھیلے نہ مل سکیں ان سے کام لیا جا سکے۔ اِس کے لئے پرانا ناکارہ کپڑا کام میں لایا جائے۔ اگرچہ کپڑے کے اس طرح استعمال کی نسبت مختلف احکام ہیں مگر ناکارہ کپڑے کا وقتِ ضرورت اس کام کے لئے استعمال کرنا جائز بتلایا گیا ہے۔ یہ خاص ان حضرات کے لئے آرام دہ ہوگا جن کو ڈھیلا نہ ملنے کے باعث اپنی طہارت پر بھروسہ نہ ہو۔

صندوق ٹین۔ ایک اتنا بڑا کہ اس میں جملہ لباس رہ سکے۔ دوسرا چھوٹا مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ میں موٹر میں ساتھ رکھنے کے لئے یہ چھوٹا صندوق ۲ عدد ۲ فٹ لانبا

ایک فٹ چوڑا اور ۹ انچ اونچا ہونا چاہیئے۔ اس سے بڑا صندوق ہو تو موٹر میں ساتھ نہیں رکھا جاتا۔ اگر رکھنا ہو تو بہت کرایہ دینا ہوگا یعنے تقریباً ایک اور مسافر کی جگہ اس سے بھر جائیگی۔ جس کی وجہ زاید کرایہ دینا ہوگا۔ البتہ اگر کوئی خالی موٹر کسی کو لانے جاتی ہو تو اس وقت کرایہ میں کمی ہو جائے گی۔ ورنہ اونٹوں پر روانہ کرنا ہوگا جس کے لئے زیادہ عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اگر ساتھ رکھنے کا لباس اس میں نہ آسکے تو کچھ کپڑے بستر میں باندھ لیے جائیں۔

آئینہ کنگھی سرمہ دانی عطر چاقو قینچی

سوئی تاگا بجلی کا لمپ معہ بیاٹری پنکھے قطب نما گھڑیال

قفل زاید ۲ عدد دوات قلم کاغذ ٹکٹ انگریزی ٹپہ کیلئے موم روغن سر کا تیل اگر عادت ہو

چھتری لکڑی دھوپ کا چشمہ عادت ہو تو سگار سگریٹ یا حقہ مع گڑاکو حسبِ ضرورت

چکنی سپیاری الائچی حسب ضرورت پان کا شوق ہو تو اس کا سامان حسب ضرورت۔ خشک پان ہر مقام پر ملتے ہیں۔

نوٹ۔ مرد کو طلائی سامان جسم پر رکھنا منع ہے۔ اس لئے گنڈیاں وغیرہ سیپ کے ہوں تو اچھا ہے۔

مستورات کے لئے

چونکہ ان کو حالتِ احرام میں بھی رنگین اور سلا ہوا لباس پہننا جائز ہے اس لئے حسبِ ضرورت کپڑوں کے جوڑ ساتھ رکھیں۔

نوٹ۔ کپڑے ہر جگہ دھلوائے اور رنگوا لیے جا سکتے ہیں۔ اس لئے

زیادہ تعداد میں ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں البتہ دو جوڑ نیا لباس ہو تو ایک بعد فراغت حج اور دوسرا مدینۂ منورہ کی حاضری کے وقت پہنا جا سکتا ہے۔

برقعے دو عدد ایک میل خورا دوسرا سفید۔ بوریہ کے نقاب ۲ عدد یہ بمبئی میں فی ۱۰ ر کے حساب سے ملتے ہیں دو اس لئے کہ ایک اگر ٹوٹ جائے یا گم ہو جائے تو دوسرا کام دیسکتا ہے۔ سہ گوشہ ململ کے کسابے سلے ہوئے ان سے احرام کے وقت بال باندھے جائیں گے اتنے بڑے ہوں کہ جملہ بال ان کے اندر آسکیں اور چھپ جائیں۔ دو عدد ہونا۔

کھانے کا سامان

اچار جو مرغوب ہو حسب ضرورت	دھوپ لیموں حسب ضرورت	ادرک کی ٹکیاں حسب ضرورت

یہ حجاز میں نہیں ملتی اس کے عوض سونٹ ملتی ہے۔ ترکاریاں حسب ضرورت ان میں بجگر امباڑہ کافی ہے ان کو ابال کر ٹکیہ بنا کر خشک کر لینا کباب خشک حسب ضرورت پاپڑ اور بڑیاں حسب ضرورت

گھی یہ ہر جگہ ملتا ہے مگر بعض حضرات کے پسند نہیں آتا۔ ہمراہ رکھنا ہو تو چار ڈبوں میں علٰحدہ علٰحدہ رکھ کر ڈبوں کو جھلوا دینا تاکہ سفر جہاز کے جانے اور واپسی کے لئے دو ڈبے ایک مکہ معظمہ کے لئے اور ایک مدینہ منورہ کیلئے کام آسکے۔ ہر ایک ڈبہ پر چٹھی لگا دی جائے کہ کہاں کے لئے ہے۔

اَدویات

یہ ہر جگہ میسر آتے ہیں یعنے بمبئی، جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ خود جہاز میں

ایک مستقل ڈاکٹر اور دواخانہ ساتھ رہتا ہے اور سرکاری قافلہ کے ساتھ حکیم یونانی یا ڈاکٹر صاحب مع ادویات رہتے ہیں مگر چونکہ حجاز میں جملہ ادویات کے نام فرانسیسی زبان میں ہوتے ہیں اس لئے ان کی خریدی میں دقت ہوتی ہے۔ آپ اگر چند ضروری اشیاء ہمراہ رکھنا چاہیں تو حسب ذیل ادویہ خرید کر ہمراہ رکھیں۔

نوٹ۔ ادویات بمبئی میں چلر فروشوں کے ہاں گراں ملتے ہیں اس لئے بلدہ ہی میں خرید کر لینا مناسب ہے۔

کانسنٹریٹیڈ ریڈ مکسچر ۲ اونس (Concentrated Red Mixture)
ہضم کے اصلاح کے لئے نصف چمچہ چائے کا۔ فی خوراک ۲ تولہ پانی کے ہمراہ ۲ یا ۳ گھنٹے کے وقفہ سے پینا۔

کلوریڈین ایک اونس (Chlorodyne) دست روکنے کیلئے فی خوراک ۲۰ قطرے ۲ تولہ پانی کے ہمراہ ۲ یا ۴ گھنٹے کے وقفہ سے پینا۔

ڈیلوٹ سلفیورک اسڈ ۲ اونس Dilute Sulphuric acid
یہ تیزاب ہے کانچ کی مضبوط ڈاٹ کی شیشی میں لینا کپڑوں پر گرے تو ان کو گلا دیتا ہے اور کارک کے ڈاٹ کو بھی گلا دیتا ہے فی خوراک ۱۵ یا ۲۰ قطرے ۲ تولہ پانی کے ہمراہ ۲ یا ۴ گھنٹے کے وقفہ سے دست روکنے اور قصور ہاضمہ کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ ہیضہ کے دست روکنے کیلئے ۲۰ قطرے اس کے اور کلوروڈین کے ۲۰ قطرے ۲ تولہ پانی میں ملا کر تین گھنٹے کے وقفہ سے دینا۔ اگر ۲۰ قطرے ۲ چھوٹے چمچے شہد میں ملا کر دیئے جائیں تو شکنجبین کا کام دیتا ہے۔ یعنے صفرہ

کم کر دیتا ہے۔

ٹنکچر ایوڈین ۲ اونس (Tincture Iodine) زخم ہو تو اس پر لگانا درد کے مقام پر بھی لگایا جاتا ہے۔ چھوٹے پھنسیوں پر ابتدا ہی میں لگایا جائے تو وہ خشک ہو جاتے ہیں۔

ایلیمنس امبروکیشن ایک شیشی (Elimens Embrocation) یہ روغن مالش ہے درد کے مقام پر مل کر سینکھ دینے سے آرام ملتا ہے۔

اسٹکنگ پلاستر ایک اونس (Sticking Plaster) ایک چپکنے والا مرہم کپڑے پر لگا کر زخم پر لگانے کا ہے۔

قرص کونین تین گرین والے ایک یا دو شیشی (3 Green each quinin tabloids) سو قرص والی شیشی لینا۔ بخار کم رہے تو فی خوراک ایک یا دو یا تین قرص دن میں تین مرتبہ استعمال کرنا۔

قرص فناسٹن چھوٹی شیشی ۵.۵ گرین والی Phenacetin tabloids one bottle small 5 grs each بخار کم کرنے کے لئے فی خوراک نصف قرص پانی کے ہمراہ تین یا چار گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کرنا۔ اگر کمزوری زائد معلوم ہو تو کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے۔ دردسر کے لئے بھی نصف قرص دو یا تین گھنٹے کے وقفہ سے استعمال کر سکتے ہیں۔

ویجیٹیبل لیاکزٹو ٹیابلائڈس ایک چھوٹی شیشی Vegetable Laxatoo tabloids دفع قبض کے لئے حسب ضرورت ایک یا دو یا تین قرص سوتے وقت کھانا۔

سوڈا بائیکارب ۲ اونس (Soda Bicarb) ان میں سے ۱½ ماسہ کے قریب لیکر گلاس میں ۲ تولہ پانی ڈالکر ملانا۔ دوسری گلاس میں ایک لیموں کا رس لینا۔ دونوں کو ملانے سے اس میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ جوش کے وقت پینے سے صفرہ دب جاتا ہے اور سینہ میں سوزش رہے تو ایک چٹکی بھر منہ میں ڈال کر پانی پینے سے سوزش کم ہوجاتی ہے۔

کیٹنگس کاف لازنجز ایک شیشی (Keatings Cough lozenges) کھانسی کے دفعیہ کے لئے ایک قرص ۲ یا ۳ گھنٹے کے وقفہ سے منہ میں گھلا کر لعاب پینا۔

خمیرۂ گاؤزبان عنبری ۲ تولہ یہ مفرح و مقوی ہے۔ پستی معلوم ہو تو ۳ ماشہ فی خوراک صبح و شام استعمال کرنا۔

دواء المسک معتدل جواہر دار۔ ایک تولہ۔ یہ بھی مفرح و مقوی ہے خوراک ایک ماسہ صبح و شام حسب ضرورت استعمال کرنا۔

اگر چھوٹے بچے ساتھ ہوں تو

اکونائیٹ پلز ۳× کے دو اونس (Aconite pills 3X) یہ دوا ہومیوپیاتھک ہے۔ خوراک ۴ سال کی عمر تک ایک گولی پاؤ یا نصف گھنٹے کو دیسکتے ہیں۔ ۴ سے ۸ سال کی عمر تک ۲ گولی ۸ سے ۱۲ سال کی عمر تک کے لئے ۳ گولی اور ۱۲ سے اوپر کی عمر کے لئے ۴ گولی پاؤ یا نصف گھنٹے سے حالت بخار میں دینا۔ بچوں کے دانت نکلنے کی تکلیف کی وجہ کوئی بھی مرض ہو تو یہ گولیاں بہت مفید ہوتی ہیں

اپی کیاک پلز ۳ × ۱۲ اونس (Ipecac pills 3X) خوراک اور ترکیب استعمال وہی ہے جو اکونائیٹ پلز کی ہے مگر یہ گولیاں کھانسی کے لئے مفید ہیں۔ علاوہ ازیں صفرہ اور قے اور دست بھی روکتے ہیں۔

بہی دانہ ۴ تولہ۔ اس میں سے ۱۵ یا ۲۰ دانے نصف کٹوری پانی میں ایک گھنٹے تک بھگا کر چمچے سے ہلانا اس سے لعاب دار رطوبت پیدا ہوگی۔ اس کو خالی یا ۲۰ قطرے کلوروڈین میں ملا کر پینے سے پیچش رکتی ہے۔

اسبغول ۲ تولہ تھوڑے پانی میں جوش دینے سے لعاب نکلتا ہے۔ یہ بھی بہی دانہ کے لعاب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

تخم ریحاں یعنے سبزہ کے بیج۔ جو عام طور پر بالنگا کہلاتا ہے دس تولہ تھوڑا اس میں سے پانی میں ملا کر رکھ دیا جاتا ہے تو پھول جاتا ہے۔ اُس وقت شکر ملا کر بطور شربت استعمال کرنا مسکن ہے اس میں لیموں کا رس بھی ملایا جا سکتا ہے گرم مقامات پر بطور مسکن معدہ استعمال کرنا مفید ہے۔

کولڈ کریم ایک شیشی (Cold Cream) جلد نرم کرنے کے لئے ہاتھ منہ کو صبح و شام لگانا۔ یہ بطور موم روغن کے استعمال کرنا۔

فیس پوڈر ایک ڈبہ (Face powder) جسم کا کوئی حصہ گرمی سے پک جائے تو اس کے چھڑکنے سے خشک ہو جاتا ہے۔

ضروری ہدایات دربارۂ توشہ

ریل کے سفر کے لئے یہ انتظار ہے کہ سفر کے ختم کے ساتھ ہی یہ بھی ختم ہو جائے

زیادہ دن کے تیار شدہ اشیاء نہ صرف خراب ہو جاتے ہیں بلکہ مضرِ صحت بھی ہوتے ہیں اس لئے ایک دو روز سے زائد کام دینے کے لئے نہیں رکھنا۔ علیٰ ہذا جہاز و مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سفر کے وقت بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ تازہ تیار شدہ اشیاء ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ مقدار میں ساتھ رکھنا بیکار ہے

سفر کے دن کا تعیّن

شنبہ یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا مسنون ہے ایسا نہ ہو سکے تو اپنی سہولت کے لحاظ سے کوئی اور دن مقرر کیا جائے۔

شناختِ سامان کیلئے

ہر صندوق پارسل اور تھیلے پر اپنے نام کی چھٹی لگانا یا نام لکھوا دینا ضروری ہے تاکہ آسانی سے شناخت ہو سکے۔ ورنہ بعض اوقات سامان کی تلاش میں بہت وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور پریشانی علٰحدہ ہوتی ہے۔

روزنامچہ

اگر روزانہ سفر کی کیفیت روزنامچہ میں درج ہوا کرے تو اچھا ہے جس سے آپ کے پاس اپنے سفر کے حالات رہنے کے علاوہ آئندہ دوسروں کے لئے بھی یہ روزنامچہ کارآمد ہوگا۔

انتظامِ روانگی خطوط

گھر سے روانہ ہونے کے قبل اپنے عزیز و اقارب کو معلم صاحب کا پتہ یا ایجنٹ صاحب سرکاری کا پتہ لکھدیں تاکہ مکہ معظمہ میں اس پتہ پر خط وصول ہوسکیں۔

ایجنٹ صاحب کا پتہ۔

بتوسط حاجی محمدؐ بلال صاحب ایجنٹ سرکار نظام بہ دوکان حاجی حافظ محمد ہارون صاحب دہلوی بازار سویقہ مکہ معظمہ۔

مدینہ منورہ کے لئے پتہ ذیل کافی ہے۔

بتوسط سید جعفر صاحب داغستانی داروغہ رباط حسین بی صاحبہ مدینہ منورہ۔

وقت پر خط ملنے کے لئے تاکید کردینا چاہیے کہ پنجشنبہ کی شام تک خط پر ۳؍ کلدار کے ٹکٹ انگریزی لگا کر انگریزی ٹپہ خانہ میں ڈالدیا کریں تو اسی ہفتہ میں خط بلدہ سے روانہ ہو جائے گا۔ اور آپ کو برابر ملا کریگا۔

تعین تاریخ روانگی

اِن انتظامات کے ساتھ ساتھ جہازوں کے روانگی کی تاریخ بھی حسب ذیل کمپنیوں سے دریافت کرلینا چاہیئے۔

(۱) ٹرنر مارین اینڈ کمپنی کرافورڈ مارکٹ بمبئی۔

(۲) نمازی کمپنی " " "

(۳) شوستر کمپنی " " "

ممکن ہے کہ مرور زمانہ کے باعث کمپنیاں کم ہو جائیں یا زاید۔ اس کی نسبت دریافت کرلینا چاہیئے۔

گو جہازوں کی روانگی کے متعلق صحیح تاریخ کا اندازہ نہیں ملتا تاہم ہفتہ عشرہ کے فرق کے ساتھ جہاز مقررہ تاریخ کے بعد جاتے ہیں۔ اس لئے کہ حجاج کو لیجانے والے جہاز حاجیوں کی کافی تعداد یعنے ۱۲ یا ۱۵ سو حاجیوں کی فراہمی تک روانہ نہیں ہوتے جس کے باعث تاریخیں بدلتے رہتے ہیں۔ اگر حیدرآباد کے حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ جانا ہو تو ناظم صاحب امور مذہبی سے روانگی قافلہ کی تاریخ دریافت کر لیجائے۔

انتظام حفاظت رقم

سرکار عالی کی جانب سے مقامات حجاز میں سرکار عالی کے علاقہ کے لوگوں کو آرام پہنچانے کی غرض سے حاجی محمد بلال صاحب دہلوی ایجنٹ مقرر کیے گئے ہیں۔ یہ بہت شریف آدمی ہیں اور حجاج کو ہر طرح آرام پہنچانے کی فکر کرتے ہیں ان کے پاس رقم رکھوادی جاسکتی ہے ان کے ایجنٹ ہر مقام پہ جہاں آپ جاتے ہیں موجود ہیں اس لئے جس مقام پر جس قدر رقم کی آپ کو ضرورت ہو انکے ایجنٹ سے لے سکتے ہیں مگر اس کا خیال رہے کہ جو رسید آپ کو ملتی ہے اسی کی پشت پر ہر وقت جب رقم لی جائے اور جس کے پاس سے لیجائے ان کے دستخط لے لیے جائیں تاکہ آئندہ حساب میں کسی قسم کی پیچیدگی واقع نہ ہو۔ اور خود بھی اس کا اندراج اپنے ہاتھ سے کر کے اپنی دستخط بھی کر دیا کریں۔ اس سے آپ کو ہر وقت اس کا علم رہے گا۔ کہ اب کس قدر رقم لینا باقی ہے۔

حاجی بلال صاحب کے ایجنٹ حسب ذیل ہیں۔

(۱) حیدر آباد دکن میں عبدالرزاق کمپنی چار کمان۔

(۲) بمبئی میں عبدالصمد احمد بھائی مصری کمپنی عبدالرحمان اسٹریٹ نمبر مکان ($\frac{۲۱۳}{۱۷}$)

(۳) جدہ میں حاجی احمد جمال الدین سیٹھ کمپنی قصبۃ الہنود۔

(۴) مکہ معظمہ میں حاجی حافظ محمد ہارون صاحب دہلوی کمپنی بازار سویقہ۔

(۵) مدینہ منورہ میں عبدالعزیز و محمد اختر بھی صاحب تاجر۔

ایجنٹ صاحب کے تفویض جو رقم کیجاتی ہے اس کے حق حفاظت کا معاوضہ کچھ دینا نہیں پڑتا البتہ اپنے ساتھ بھی ہر وقت کچھ گنیاں یا روپیہ رکھنا ضروری ہے۔

بہ نسبت حیدر آباد کے بمبئی میں گنیوں کا نرخ ایک یا دو روپیہ فی گنی کم رہتا ہے اس لئے کچھ رقم کی گنیاں بمبئی ہی میں منواکر مصری کمپنی میں رکھوا دیے جائیں تو اچھا ہے کیونکہ کرایہ موٹر اور اونٹ کے لئے اکثر گنیاں دینا ہوتا ہے اور گنیاں ہر جگہ آسانی سے ٹوٹتے ہیں۔ جدہ پہنچنے کے بعد سعودیہ سکہ جات خرید لئے جائیں نوٹ رکھنے سے بھی آرام ملتا ہے جس کو ہر جگہ تڑایا جاسکتا ہے۔

کھانیکا انتظام

اگر آپ کے ہمراہ زیادہ لوگ ہوں تو بہتر یہ ہوگا کہ چند کے تفویض یہ انتظام کر دیا جائے ورنہ اپنے مذاق کا پکانے والا آدمی ساتھ رکھا جائے اس کے اخراجات سوم درجہ کے مسافر کے ہوں گے حالیہ اطلاعوں سے معلوم

ہوا ہے کہ جہاز پر مسافروں کے لئے کھانا کم قیمت پر ملیگا۔ اس کی نسبت بمبئی پہنچنے کے بعد جس جہاز سے آپ جانا چاہتے ہیں اس جہاز کی کمپنی سے پوری کیفیت دریافت کر کے اطمینان کر لیا جائے۔ جہاز پر اس کا انتظام ہو تو اس سے زیادہ سہولت نہیں ہو سکتی۔ یوں کمپنی والے خود ہی اول اور دوم درجہ کے مسافرین کے لئے کھانیکا انتظام کرتے ہیں۔ اس کے لئے روانگی سے قبل تصفیہ کر لینا چاہیئے مگر صمہ، اور ہے، روزانہ دینا ہوگا۔ اس میں صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا سہ پہر کی چائے اور رات کا کھانا شامل ہوگا۔

بعض غریب مسافر کچھ معاوضہ لے کر کھانا پکا بھی دیتے ہیں ان سے جہاز پر سوار ہونے کے قبل ہی انتظام ضروری ہے۔

شرکت قافلہ کے فوائد

قافلہ کے ساتھ جانے میں زیادہ آرام ملتا ہے اس لئے کہ قافلہ کے ساتھ اکثر معززین یا عہدہ دار۔ طبیب یا ڈاکٹر معہ ادویات ضروری رہتے ہیں اور ایک ہی وطن کے لوگ رہنے سے آپس میں وقت ضرورت ہر طرح کی مدد مل سکتی ہے۔

مختلف مقامات پر ٹھہرنیکے مقامات کا ذکر

بمبئی۔ یہاں علاوہ ہوٹلوں کے تین بڑے بڑے مسافر خانے خاص حجاج کے ٹھہرنے کے لئے وقف ہیں۔

(۱) صابو صدیق کا مسافر خانہ۔ عمارت چھ منزلہ اونچی ہے کرافورڈ مارکٹ سے بہت قریب ہے جملہ سامان اس کے قریب ہی ملتا ہے۔ اس کے روبرو مغلیون نمازی اور شوستر کمپنیوں کے جہازوں کے دفتر ہیں۔ جہاں جہاز کے ٹکٹ ملتے ہیں اور اس کے بازو کی سڑک پر گلی میں ٹرنر ماریسن جہاز کمپنی کا دفتر ہے۔ اس کمپنی کے جہاز اچھے اور بڑے بھی ہیں۔ اسٹیشن سے یہ مقام کوئی ۱½ یا ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سے بندرگاہ دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پانی کا نل اور بجلی کی روشنی ہے۔

(۲) واڑی بندر کا مسافر خانہ۔ اسی بندر سے حجاج جہاز پر سوار ہوتے ہیں۔ مسافر خانہ بندرگاہ سے نصف میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس مسافر خانہ اور بندرگاہ کے درمیان بھپارہ گھر ہے جہاں حجاج کا طبی معائنہ جہاز پر سوار ہونے کے دن صبح میں کیا جاتا ہے اور سامان کو بھپارہ بھی دیا جاتا ہے اس کی نسبت آئندہ بیان کیا جائے گا۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے اور بہت پاک و صاف ہے۔ اسمیں مسجد، پانی کا نل اور بجلی کی روشنی بھی ہے یہ مسافر خانہ اچھا آرام کا ہے۔

(۳) اسمٰعیل حبیب صاحب کا مسافر خانہ بھنڈی بازار کی گلی میں واقع ہے۔ عمارت دو منزلہ ہے بازار کچھ فاصلہ پر ہے مگر جس گلی میں واقع ہے وہ بہت میلی ہے۔ پانی کا نل ہے مگر بجلی کی روشنی اس میں نہیں ہے۔ یہ اسٹیشن سے دو میل پر ہے۔

جدہ۔ یہاں معلم کے وکلاء حجاج کو ٹھہرانے کے لئے مکانات خالی رکھتے ہیں

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اس ریاست ابد قرار کے علاقہ کے متعدد مکانات موجود ہیں جن میں قیام کیا جا سکتا ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

مکہ معظمہ۔ یہاں رباط افضل الدولہ بہادر مرحوم رباط حسین بی صاحبہ اور رباط دولاور النساء بیگم صاحبہ ہیں ان تینوں رباطوں میں سے کسی میں بھی ٹھہر سکتے ہیں بہ نسبت پہلی رباط کے دوسرے دونوں رباط زیادہ اچھی حالت میں ہیں۔ نہر زبیدہ خاتون کا پانی بھی ان دونوں سے بہت قریب ہے۔ ان کے علاوہ بعض مکانات اور رباط علاقہ سر آسمان جاہ بہادر مرحوم بھی ہے۔ مگر یہ مکانات منہدم ہو گئے ہیں اور قابل رہایش نہیں ہیں۔

منیٰ و عرفات۔ یہاں سرکار کی جانب سے "قافلہ" کے لئے ڈیروں کا اور پانی کا انتظام ایجنٹ صاحب سرکار کرتے ہیں۔ عرفات میں چونکہ چند گھنٹوں کا قیام رہتا ہے۔ اگر کھانے پکانے کا انتظام کیا جائے تو بہت وقت اس میں صرف ہو جاتا ہے۔ اس لئے سرکار نے اپنی فیاضی سے حیدر آباد کے "قافلہ" کے حجاج کو ایک وقت کا کھانا سربراہ کرنیکا انتظام بھی ایجنٹ صاحب کے تفویض فرمایا ہے یہ آپ کو مل جاتا ہے۔

مدینہ منورہ۔ یہاں رباط افضل الدولہ بہادر مرحوم رباط حسین بی صاحبہ مکان حسین بی صاحبہ اور باغ شمسیہ علاقہ پائیگاہ آسمان جاہی ہیں ان سب میں مکانِ حسین بی صاحبہ اچھا ہے اس کے بعد رباط افضل الدولہ بہادر ہے

حیدر آباد سے بمبئی جانیوالی ریل کے اوقات

(۱) میل یعنے ڈپہ کی گاڑی صبح ۹ بجے سے قبل حیدر آباد سے روانہ ہو کر

۱۲ کے بعد واڑی پہنچتی ہے۔ دو بجے کے قریب وہاں سے روانہ ہوکر دوسرے روز صبح کے چھ بجے بمبئی پہنچتی ہے۔ اِس گاڑی میں سیدھا سکندرآباد سے بمبئی جانے کا ایک ڈبہ ہوتا ہے جس میں متعدد فرسٹ اور سکنڈ کلاس رہتے ہیں اس میں جگہ مل جائے تو راستہ میں نہ تو سامان اُتارنا پڑتا ہے اور نہ آپ کو ڈبہ بدلنا۔ اگر اس ڈبہ میں جگہ نہ ملے تو دوسرے ڈبہ میں سوار ہوجانا لیکن ایسی حالت میں واڑی اسٹیشن پر معہ سامان دوسری گاڑی میں سوار ہونا پڑیگا۔ درجہ سوم کے مسافروں کو ہر حالت میں واڑی اسٹیشن پر دوسری گاڑی میں سوار ہونا پڑتا ہے گاڑی بدلنے کی حالت میں سامان حمال کے تفویض کرکے اس کا نمبر لکھ لینا وہ آپ کے حسب ہدایت سامان دوسری گاڑی میں رکھ دیگا۔ فی صندوق۔ پارسل یا یا تھیلہ ایک آنہ کلدار مزدوری دینا ہوگا۔

(۲) پاسنجر یعنے مسافر گاڑی۔ شام کے ۴ بجے حیدرآباد اسٹیشن سے روانہ ہوکر رات کے بارہ بجے کے قریب واڑی پہنچتی ہے وہاں سے نکلنے کے بعد رات کے بارہ بجے بمبئی پہنچتی ہے۔ رات کا وقت بمبئی میں اترنے کے لئے اچھا نہیں ہے۔

(۳) دوسری پاسنجر یعنے مسافر گاڑی۔ یہ رات کے ۹ بجے کو حیدرآباد سے روانہ ہوکر صبح چار بجے واڑی پہنچتی ہے اور یہاں سے روانہ ہونے کے بعد رات کے دس بجے یعنے پہلی مسافر گاڑی سے پہلے بمبئی پہنچتی ہے۔ اس گاڑی میں راست بمبئی جانے والا ایک ڈبہ اول و دوم درجہ کے مسافروں کے لئے رہتا ہے اس لئے واڑی پہ بدلنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

نوٹ۔ رات کو بمبئی پہنچنے کا وقت ٹھیک نہیں اس لئے میل سے جانے
میں آرام ہے میل اور پاسنجر کے کرایوں میں بہت تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ پاسنجر
گاڑی میں سفر کرنے والوں کو کھانا بھی اسٹیشنوں پر نہیں ملتا۔

اس امر کا تصفیہ بھی ضروری ہے کہ پکانے اور کھانے کا سامان وطن سے
ہمراہ رہیگا یا بمبئی میں خریدا جائیگا۔ بمبئی میں خریدنے سے باربرداری و ریل کا
کرایہ دینا نہیں ہوتا اور حفاظت کی دردسری سے بھی نجات ملتی ہے۔

کھانے پکانے کے سامان کی فہرست

سامان	تعداد
المونیم کے بگونے	حسب ضرورت
المونیم کا لگن	۱ عدد
توا	۱ عدد
پھکنی	۱ عدد
چمٹا	۱ عدد
چمچو المونیم کا	۱ عدد
رکابیاں المونیم کے	حسب ضرورت
المونیم کے کٹورے	حسب ضرورت
المونیم کے چمچے	حسب ضرورت
کیتلی چاء کی المونیم کی	۱ عدد
چاء دان	۱ عدد
دودھ دان	۱ عدد
کٹوریاں چاء کی	حسب ضرورت
کلہاڑی ۱ عدد۔ اگر جہاز پر لکڑی جلانا ہو تو مفت ملتی ہے	
چولھا لکڑی جلانیکا	ایک یا دو حسب ضرورت
کوئلہ	ایک تھیلا
کوئلہ جلانیکا چولھا	ایک یا دو حسب ضرورت
المونیم کا کونڈا ایک عدد	قے ہو تو بڑا کام آتا ہے
چھاگل کینوس کی	۱ عدد
اگالدان	اگر پان کی عادت ہو
دستی قندیل ایک عدد	معہ روغن گیاس
پرمیس اسٹو یعنے گیاس کے تیل کا چولھا ایک عدد	

ٹین کے بڑے ڈبے ۲ عدد جہاز پر میٹھا پانی رکھنے کے لئے۔

نوٹ۔ یہ سب سامان بمبئی میں سستا ملتا ہے وہیں سے خرید جانا مناسب ہے۔

غلّہ

آٹا	چاول	دال	کھچڑی	سوکھی مچھلی	نمک	گرم مصالحہ	زعفران
ہلدی	املی	پیاز	اچور	سفوف کالی مرچ	شکر	چائے کے ڈبے	مرچکی بکنی

نوٹ۔ یہ سامان بھی بمبئی میں اچھا ملتا ہے اس لئے وہیں سے خرید کر لینا۔ البتہ ان کے رکھنے کے لئے تھیلیاں گھر سے سلے ہوئے ساتھ لانا۔

نوٹ۔ زنانہ ساتھ ہو تو دو پردے اور سوت کی موٹی رسی ان کو باندھنے کے لئے ساتھ رکھنا۔ جملہ سامان کی فہرست لکھ لینا۔ اور کس گاڑی سے جانے کا ارادہ ہے اس کا بھی تصفیہ ہونے کے بعد حسب ذیل کیا جائے۔

ریل پر جانے سے قبل محلہ کی مسجد میں ایک دوگانہ نفل ادا کی جائے گویا مسجد سے رخصت لی جا رہی ہے۔ سامان اسٹیشن پر روانہ کرکے سب سے رخصت ہونے کے بعد مکان سے نکلتے وقت ایک دوگانہ نفل تحیۃ سفر کی نیت سے ادا کیا جائے۔ بعد فراغت نماز خلوص دل سے خداوند عالم سے دعا کیجائے کہ یہ مبارک سفر صحت و عافیت کے ساتھ پورا ہو اور حج و زیارت قبول ہو۔

ضروری نوٹ۔ جتنے دوگانۂ نفل خواہ محلہ کی مسجد میں ادا کریں یا تحیۃ سفر کی نیت سے۔ یا جہاز پر سوار ہونے کے قبل۔ یا نیت احرام باندھنے کے قبل۔ یا مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم یا مدینہ منورہ میں مصلیٰ نبی کریم صلعم پر یا اور کسی جگہ اس کے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون۔ اور دوسری

رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھا جائے۔ ہر جگہ ان سورتوں کو
پڑھنے کے متعلق بتلانے کے عوض ایک ہی جگہ بتلایا گیا ہے۔

دوسرا امر قابل ذکر یہ ہے کہ حنفی مذہب میں نمازِ عصر کے بعد نماز مغرب کی
ادائی تک نفل پڑھنا منع ہے۔ اور اسی طرح نمازِ صبح کے بعد آفتاب طلوع ہونے تک
نفل کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چونکہ ہر طواف کے بعد ایک دوگانہ نفل مقام ابراہیم پہ
پڑھا جاتا ہے اس لئے جن اوقات میں پڑھنا منع ہے اُس کے بعد پڑھنا۔

بعد ادائی نماز تحیۃ السفر کم از کم آدھا گھنٹہ قبل روانگی ریل اسٹیشن پر پہنچ
جانا تاکہ وہاں دوست احباب سے ملکر جملہ سامان کا وزن کرا کے جو اپنے ساتھ رکھنا
ہے رکھ لیکر بقیہ سامان کو بریک میں ڈلوا دے سکیں۔

نوٹ۔ بمبئی کے اسٹیشن پہ سامان کے زیادہ ہونے کا ذرا بھی شبہ ہو تو
جملہ سامان کو دوبارہ تولتے اور سخت تکلیف دیتے ہیں۔ اس لئے جملہ سامان کو
روانگی ریل سے قبل وزن کرا کے لکھوا لیا جائے تاکہ بمبئی میں دوبارہ وزن
کرانے کی تکلیف نہ ہو۔

اگر آپ کے ہمراہ پانچ آدمی درجۂ دوم میں سفر کر رہے ہوں تو سب کے لئے
درجۂ دوم کا ایک ڈبہ مخصوص کرا لیا جائے۔ اس کے لئے کوئی زاید رقم دینے کی
ضرورت نہیں۔ مگر آرام یہ ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص آپ کے ڈبہ میں نہیں آسکتا
اگر ۵ سے کم مسافر ہوں تو سونے کے لئے جگہ مخصوص کرا لیجائے۔ اِس
طرح مخصوص کرانے کے لئے ۲۴ گھنٹہ قبل روانگی اسٹیشن ماسٹر سے ملکر انتظام
کرا لینا۔ وقت پہ یہ انتظام نہیں ہو سکتا۔

سامان ریل پر رکھوا دینے کے بعد فہرست سے مقابلہ کر لیا جائے اور سامان جو بریک میں رکھے جانیکا ہے وہ بھی رکھ دیا گیا ہے یا نہیں اطمینان کر لیا جائے تاکہ چھوٹ جانے کے باعث آئندہ تردد و تکلیف نہ ہو۔

سب سے ملکر ریل میں بیٹھ جائیں کہیں ایسا نہ ہو آپ ملتے رہیں اور ریل روانہ ہو جائے۔ اسٹیشن سے آگے بڑھنے کے بعد اپنے جملہ سامان کو سلیقہ سے جمالیں تاکہ دوسرے مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔ اور واڑی پہنچنے کے دو اسٹیشن قبل ہی دوپہر کا کھانا کھانا شروع کردیں اور واڑی پہنچنے تک فارغ ہو جائیں۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ اگر گاڑی بدلنا ہے تو سامان کی نگرانی اچھی طرح کیجا سکتی ہے ورنہ راست جانے والے ڈبے میں ہوں تو چونکہ ڈبہ اسٹیشن سے دور کھڑے کر دیا جاتا ہے اس لئے وہاں پانی وغیرہ نہیں ملتا اس لئے بھی آرام ہوتا ہے ورنہ ریل واڑی سے روانہ ہونے کے بعد کھا سکتے ہیں۔

راست جانے والے ڈبے میں ہوں تو خود اس میں ٹھہرے رہنا یا کسی ملازم یا دوست کو نگرانی کے لئے ٹھہرا دینا۔ اس لئے کہ ڈبہ اسٹیشن سے بہت دور چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر سامان کی نگرانی نہ ہو تو ممکن ہے کہ کوئی حمال وغیرہ سامان نکال لے۔ گاڑی بدلنا ہو تو اپنے سامان کے ہمراہ رہنا۔ دوسری گاڑی آتے ہی حمال سے سامان اندر رکھوا کر فوراً سوار ہو جانا۔ چونکہ یہاں ایک ہی قطار میں بمبئی جانیوالی اور مدراس جانے والی دونوں گاڑیاں کھڑی رہتی ہیں اس لئے جو سامان بریک میں رکھے جانے والا ہے ممکن ہو تو ایک نظر دیکھ لیا جائے تاکہ کسی غلطی کے باعث بمبئی کے ڈبہ میں رکھے جانے کے عوض مدراس کے ڈبہ میں نہ رکھ دیا جائے یہ

غلطی اکثر ہو جاتی ہے اس لئے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

واڑی سے روانہ ہونے کے بعد ریل تین یا ساڑھے تین بجے گلبرگہ شریف پہنچتی ہے اور مغرب کے قریب کردواڑی کو۔ یہاں کھانا بھی ملتا ہے۔ یہاں سے چلنے کے بعد شولاپور اسٹیشن پر بھی میوہ اور کھانا بھی ملتا ہے۔

نوٹ۔ میل گاڑی میں واڑی سے ایک ڈبہ لگایا جاتا ہے جس میں کھانے کا انتظام رہتا ہے۔ اور رات کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نکال دیا جاتا ہے اس میں چاء اور کھانا گراں قیمت پر ملتا ہے۔ آپ جائیں تو اس ڈبہ میں بیٹھ کر کھا سکتے ہیں یا اپنے ڈبے میں منگوا کر۔

تمام رات چلنے کے بعد ریل علی الصباح بمبئی کے وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن پر پہنچتی ہے۔ یہاں پہنچنے کے قبل سامان کو باندھ کر علیحدہ کر لینا اور اسٹیشن پر مزدور دوڑتے رہتے ہیں ان کے تفویض کر دینا۔ ریل کا ٹکٹ تو ایک اسٹیشن پہلے ہی لے لیا جاتا ہے اس لئے صرف رسید بریک کے سامان کی اسٹیشن پر گارڈ کو بتلا کر بقیہ سامان وہاں سے لیکر موٹر میں سوار ہو کر قیام گاہ کو چلے جانا۔ مختصر سامان جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اس کے لئے ایک موٹر کافی ہے اگر زیادہ ہے تو دو کر لینا یا گاڑی یا بنڈی جیسا مناسب ہو بمبئی میں موٹر میں جانا اچھا ہے اس لئے کہ اس کا کرایہ ٹھہرانے کی ضرورت نہیں ہر کرایہ کی موٹر کو ایک سرخ جھنڈی سی پیمانہ پر لگی رہتی ہے۔ جہاں موٹر چلنا شروع ہوئی فوراً موٹر والا اس کو نیچے کر دیتا ہے اور اس سے جتنے میل آپ جائیں پیمانہ پر کرایہ ظاہر ہوتا جاتا ہے جو کچھ آپ کے قیام گاہ کو پہنچنے تک ظاہر ہو وہ موٹر والے کو دیدیا جائے۔ اور

فوراً سامان اتار لیا جائے۔ نئے مسافروں کو دیکھکر موٹر اور گاڑی والے دھوکا دیتے ہیں۔ نزدیک کے مقام پر لیجانا ہو تو دور سے چکر دیکر لیجاتے ہیں تاکہ زیادہ کرایہ وصول کریں۔ جس مقام پر ٹھہرنا ہو اس کا صحیح پتہ بتلا دیا جائے۔ مسافر خانوں کی مسافت کی نسبت اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ اندازاً فی میل ۸ر دینا پڑتا ہے قیامگاہ پر سامان حجرے میں مقفل کر کے کسی ہوٹل میں ناشتہ سے فارغ ہوکر جہاز کے ٹکٹ کی خریدی اور دوسرے سامان کی فراہمی کر لیجائے اس کام کو آخر میں کرنے کی غرض سے چھوڑ نہ دیا جائے۔

جہاز کے ٹکٹ کے دفاتر ۹ سے کھلتے اور مغرب کو بند ہوتے ہیں اس لئے وہاں جاکر اس کا انتظام کریں۔ اگر سرکار عالی کی جانب سے کوئی عہدہ دار صاحب قافلہ کے لئے ٹکٹوں کا انتظام کر رہے ہوں تو ٹکٹ کی رقم اور چیچک کا صداقت نامہ ان کے حوالہ کر دیا جائے تاکہ ٹکٹ کے ساتھ پاسپورٹ بھی ان کو مل سکے۔ ورنہ خود ہی کمپنی سے ٹکٹ خرید کرتے وقت ٹیکہ کا صداقت نامہ دیدیں کمپنی والے آپ کو ٹکٹ کے ساتھ پاسپورٹ بھی دینگے۔

ہر کمپنی کے ٹکٹ گھروں کے پاس دلال رہتے ہیں اور آپ کو سبز باغ بتلاتے ہیں کہ ہم کرایہ کم کرا کر ٹکٹ دلاتے ہیں اور اکثر اس کے انتظار میں لوگوں کو ہفتوں انتظار کرنا اور بیکار وقت بمبئی میں ضائع کرنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات کمی بھی ہو جاتی ہے مگر اس کے انتظار میں وہاں رہنے کے اخراجات بھی بہت ہو جاتے ہیں۔

جس جہاز میں جانے کا تصفیہ کر لیا گیا ہو اس کی نسبت کمپنی سے دریافت

کر لیا جائے کہ آیا اس بندر پکا ہوا کھانا ملنے کا انتظام ہے یا نہیں اور اخراجات روزانہ کیا ہوں گے۔ اگر تیار کھانا مل سکتا ہے تو بہت تھوڑا سامان ساتھ رکھنا ورنہ حسب فہرست مذکورہ بالا سامان کا ہمراہ لینا ضروری ہے۔ علاوہ کھانے پکانے کے سامان کے حسب ذیل سامان بھی بمبئی میں خرید کر لینا۔

سفری پلنگ وزن میں ہلکا پتلے لوہے کے پاؤں کا قیمت سے	سفری کرسی جہاز کے لئے قیمت صہ ر	مچھر دان اگر عادت ہو قیمت سے ر	فریجم مچھر دان اگر مچھر دان خریدا جائے۔
بوریے کے نقاب مستورات کے لئے ۲ عدد فی ۸ر	چائے حسب ضرورت	دودھ کے ڈبے حسب ضرورت ایک ڈبہ ۵ یا ۷ روز کھلا رہ سکتا ہے	مسکہ کے ڈبے حسب ضرورت
جام کے ڈبے حسب ضرورت	بسکٹ سفری حسب ضرورت یہ کرافورڈ مارکٹ میں ملتے ہیں	صندوق دو یا ۲ عدد بڑے۔ ایک میں غلہ کی تھیلیاں اور دوسرے میں برتن رکھے جائیں ان دونوں کو چھ انچ اونچے پایے لگوانا تاکہ جہاز دھوتے وقت انکو ہٹانے کی ضرورت نہو بغیر پایوں کے	

ہو تو دھوتے وقت یا تو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو گا ورنہ سب سامان بھیگ کر خراب ہو جائیگا۔ ان کو قفل ڈالکر موٹی رسیوں سے باندھنا اس سے نقل و حرکت میں آسانی ہوتی ہے۔

احرام کا کپڑا:- احرام کے لئے بعض حضرات بڑے ترکی روئے کے توال لیتے ہیں بعض بڑے ناپ کی چھلواری مگر دیسی گرنیوں کا دھویا ہوا کپڑا جسے ٹیبل کلاتھ کہتے ہیں یا چادر ۵ ہاتھ والے اچھے ہوتے ہیں۔ دو جوڑ یعنی ۴ عدد لینا تاکہ دو وقت کے احرام باندھنے کے لئے کام آسکے ہر وقت کے احرام کے لئے ایک باندھی اور دوسری

اوڑھی جاتی ہے گویا ایک جوڑ عمرہ کے احرام کے لئے اور دوسرا حج کے احرام کیلئے اگر ان پر حروف چھپے ہوں تو ان کو دھلوا لیا جائے۔ چادروں کی قیمت تین روپیہ فی جوڑ تا کو کی چھ روپے فی جوڑ۔ اگر قیمتیں زیادہ معلوم ہوں تو بڑے ناپ کی پھلواری یا کوئی دوسرا کپڑا خریدا جائے مگر خیال اس امر کا رہے کہ سلا ہوا کپڑا نہ ہو جو جائز نہیں ہے ایک جوڑ زاید رہنے سے اگر ایک غلیظ ہو جائے تو بھی دوسرا کام آتا ہے ورنہ اسی کو دھلوا کر پہنا ہوگا۔ اس کی نسبت آپ کو اختیار ہے۔

نوٹ۔ اگر آپ کے ہمراہ زیادہ لوگ ہوں تو چند بکرے چند مرغیاں کچھ انڈے بمبئی سے خرید کر لینا۔ بکروں اور مرغیوں کیلئے کوئی کرایہ جہاز پر دینا نہیں ہوتا البتہ ان کے لئے گھانس اور جوار ساتھ رکھنا اور ان کی نگرانی کرنے والے کو کچھ انعام دینا ہوگا۔

جہاز پر بعض اوقات گوشت اور مرغی بھی ملجاتی ہے مگر اس کی نسبت پہلے ہی سے جہاز کے بڑے بٹلر سے گفتگو کر لینا

سیو دال۔ یہ چار ڈبوں میں علحدہ علحدہ روغن دار کاغذ بچھوا کر رکھنے کے بعد ڈبوں کا منھ جھلوا دینا۔ ایک ڈبہ جہاز پر جاتے۔ دوسرا واپسی کے وقت۔ تیسرا منی و عرفات کو جاتے وقت اور چوتھا مدینۂ منورہ کے سفر کے لئے کام دیگا۔ ان ڈبوں پر چیٹھیاں لگا دینا کہ کس مقام کے لئے ہیں۔ جہاز میں کھلا رکھنے سے نم ہو کر خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ڈبوں کا منھ جھلوا دینا۔ جہاز پر چکّر کے باعث جب اور کوئی چیز نہ کھائی جا سکے تو یہ بہت کام دیتے ہیں۔

سب سامان مہیا ہو جانے کے بعد صندوقوں میں رکھکر قفل ڈالنے کے بعد

رسیوں سے صندوقوں کو لپیٹ دیا جائے۔

نوٹ۔ صرف وہ اشیاء جو جلد خراب ہو جاتے ہیں مثلاً میوہ۔ روٹی۔ بسکٹ۔ انڈے۔ یہ جہاز پر سوار ہونے کے ایک روز قبل خرید کر لئے جائیں۔

توشہ جہاز میں سوار ہونے کے بعد صرف دو مرتبہ کافی ہونے کے موافق ساتھ رکھا جائے۔

میوہ۔ یہ بمبئی میں بکثرت ملتا ہے۔ انگور جلد خراب ہو جاتے ہیں مگر دوسرا میوہ مثلاً بتائیاں۔ انار۔ سیب۔ ناسپاتی۔ کوتلے۔ لیمو۔ آم یہ چند روز رہ سکتے ہیں۔

برف۔ صرف دو روز تک رہتا ہے۔ اس کے بعد دریا کی ہوا سے بہت جلد گھل جاتا ہے۔

ہدایات جو جہاز پر سوار ہونیکے وقت کار آمد ہیں

جہاز روانگی سے چند روز قبل گودی میں کھڑا رہتا ہے اور ہر ایک کو اس میں جاکر دیکھنے کی اجازت رہتی ہے اس لئے پہلے ہی سے اپنے ٹھہرنے کا مقام دیکھ لیا جائے مستورات ہوں تو ایسا مقام اچھا ہوگا جہاں سے بیت الخلا نزدیک ہو۔ کمپنی والوں سے حتی الامکان اس مقام کو محفوظ کرنے کا انتظام کیا جائے۔

جہاز کی روانگی کی تاریخ اور اس سے ایک روز قبل سامان جہاز میں رکھوا دینے کا اعلان کمپنی کی طرف سے ہوتا ہے۔ سامان سوار کرانے کی تاریخ پر وقت مقررہ سے پہلے سامان کو بندرگاہ پر لیجانا۔ مزدور خود مسافر خانوں میں آکر آپسے دریافت کرتے ہیں پہلے ہی سے مزدوری ٹھہرالینا جو اکثر مقررہ ہوتی ہے بعض اوقات اس سے

کمی بیس تین آدمی ہو جاتے ہیں۔خود سامان کے ساتھ جاکر اپنے مقررہ مقام پر رکھوا دینا کوئی وہاں سے اٹھاتا نہیں۔ مگر مسافر زیادہ ہوں تو سامان کو ہٹاکر اپنا سامان رکھدیتے ہیں بعد ان سے جھگڑا نا پڑتا ہے۔صرف تکیہ اور اوڑھنے کا سامان اپنے ساتھ دوسرے روز سوار ہوتے وقت لیجانا۔

سامان کے ساتھ بکرے اور مرغیاں بھی جہاز پر سوار کرا دینا۔

صرف بستر پاسپورٹ جہاز کا ٹکٹ ٹیکہ کا صداقت نامہ تھوڑی رقم۔

جس روز جہاز روانہ ہونے والا ہو اس روز علی الصباح ناشتہ سے فارغ ہو کر سامان مذکورہ بالا ہمراہ لیکر بھپارہ گھر پہنچ جائیں۔یہاں اس سامان کو کسی ہمراہی کے تفویض کرکے صرف جہاز کا ٹکٹ پاسپورٹ اور صداقت نامہ چیچک ہمراہ لے کر بھپارہ گھر میں داخل ہوں۔ڈاکٹر صاحب یہاں نبض دیکھنے کے بعد نشان کر دیتے ہیں باہر آنے کے بعد اپنا سامان لیکر جہاز پر چلے جائیں۔

مستورات کو لیڈی ڈاکٹر معائنہ کرتی ہے ان کے لیے علحدہ جگہ بنی ہوئی ہے ان کے ساتھ بھی ٹکٹ و پاسپورٹ و صداقت چیچک ہونا چاہیے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد دوست احباب عزیز و اقارب سے اگر کوئی آپ کو خدا حافظ کہنے کے لیے آئے ہوں ملکر جہاز پر چلے جائیں۔اول چلے جانے سے یہ آرام ہوتا ہے کہ سامان اطمینان سے رکھوا دیا جاسکتا ہے اور حمالوں کو رقم دینے کے پہلے دونوں بڑے خالی ٹن میں میٹھا پانی بندرگاہ سے بھروا لیا جائے کیونکہ جہاز میں دوسرے روز صبح کو میٹھا پانی دیا جاتا ہے اس لیے اس وقت تک پانی کی تکلیف نہیں ہوگی۔

نوٹ۔ جہاز پر سوار ہونے کے بعد پھر نیچے اترنے نہیں دیا جاتا۔ اس لیے سوار ہونے کے قبل ہی سب سے ملاقات کر لینا چاہیئے۔ علاوہ ازیں جہاز پر سوار ہوتے وقت بہت کم لوگوں کو جہاز کے قریب گودی پر آنے کی اجازت ملتی ہے مگر لنگر اٹھانے کے بعد ہر شخص گودی پر آسکتا ہے۔ اور چونکہ گودی سے جہاز کے نکلنے میں ایک گھنٹے کے قریب صرف ہوتا ہے۔ اس لیے سوار ہوتے ہی سامان کو جما دیجیے اور فہرست سے مطابقت کرنے کے بعد ڈک پر آکر دوست احباب کو خدا حافظ کہا جاسکتا ہے۔

سفر جہاز

اگرچہ جہاز کے سکنڈ کلاس میں بجلی کے پنکھے ہوتے ہیں۔ مگر ان سے آرام بہت کم ملتا ہے گرمی کی بہت شدت ہوتی ہے خصوصاً عدن سے آگے یعنے بحر احمر میں۔ اس لیے اگر ڈک یعنے جہاز کے بالائی حصہ میں پلنگ رکھا جائے تو تھوڑی رات وہاں آرام کرنیکے بعد اپنے کمرے میں جاسکتے ہیں۔ بمبئی سے جہاز میں مسافروں کی پوری تعداد یعنے ۱۲ یا ۱۵ سو ہو جائے تو وہ سیدھا جدہ روانہ ہو کر گیارہ روز میں پہنچ جاتا ہے ورنہ کراچی سے مزید مسافروں کو لیجانے والے جہاز کا سفر ۱۴ دن میں طے ہوتا ہے کیونکہ جہاز ایک دن کے لیے کراچی میں ٹھہرتا ہے وہاں جانے اور راستہ پر آنے کے لیے دو یا تین دن گزر جاتے ہیں۔ کراچی کے کراچی کے دریا میں ضرور تھوڑا بہت تلاطم رہا کرتا ہے۔ اور جو دریائی سفر کے عادی نہیں اکثر اس سے متاثر ہو کر دوران سر اور قے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس وقت

چپ لیٹے رہیں تو آرام ملتا ہے اور پورا آرام کراچی پہنچ جانے کے بعد۔ مگر پھر کراچی سے روانگی کے بعد چند گھنٹے اسی طرح چکر رہتا ہے۔ کراچی بڑا مقام ہے جہاں ضروریات زندگی کی ہر چیز ملتی ہے۔ اس لئے یہاں سے میوہ، برف، گوشت مچھلی، پان، دال، سیو، سگار، سگریٹ خرید لیں تاکہ جہاز کے سفر میں آرام مل سکے۔ کراچی سے گزرنے کے بعد موسم گرما ہو تو جہاز میں آرام رہتا ہے لیکن موسم بارش شروع ہو جائے تو بعض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ عدن پہنچنے کے قبل دریائے سقوطرہ ملتی ہے اس میں بھی بعض اوقات جوش رہتا ہے اور کراچی کے قریب جو کیفیت ہوئی تھی ویسی یہاں بھی ہوتی ہے۔ کبھی نہیں بھی ہوتی۔ ہو بھی تو صرف چند گھنٹے تک رہتی ہے۔ جہاز (۸) روز میں عدن پہنچتا ہے اور اگر کسی کو وہاں سوار کرانا ہو تو قیام کرتا ورنہ سیدھا چلا جاتا ہے۔ اور کامران میں دسویں روز پہنچکر ٹھہرتا ہے۔

نوٹ۔ گھر کو خطوط کراچی عدن کامران سے روانہ کیے جا سکتے ہیں لیکن تار کے ذریعہ جہاں سے چاہیں کیفیت اور خیریت روانہ کی جا سکتی ہے۔ تار کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اس لئے کہ ویرلس (لاسلکی) کے ذریعہ سے تار دیا جاتا ہے جس میں ۱۲ ارفی حرف کے حساب سے صرف ہوتے ہیں۔

اس سفر میں سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز کامران کا قرنطینہ اور بھپارہ گھر ہے۔ جہاز کنارہ سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر کھڑا کیا جاتا ہے اور جہاز کے قریب بڑی بڑی کشتیاں آجاتی اور مسافروں کو کنارہ تک پہنچا دیتی ہیں۔

نوٹ۔ زنانہ ساتھ ہو تو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں اخیر میں اترنا چاہیئے

مسافروں کی بڑی کشمکش رہتی ہے جس سے تکلیف کا ہونا یقینی ہے کشتیاں کئی چکر کرتی ہیں۔ اس لئے بھی جلدی کی ضرورت نہیں۔

کامران میں اترنے سے ایک روز پہلے وہاں ساتھ لیجانے کا مختصر سامان علیحدہ کر لیا جائے۔

مختصر کیفیت قرنطینہ کامران

یہ دریا کے کنارے آبادی سے دور واقع ہے۔ اس میں گھانس کی بہت جھونپڑیاں ہیں ایک ایک جھونپڑی میں کئی کئی مسافر ٹہرتے ہیں۔ یہاں ایک رات گذارنی ہوتی ہے اور اگر وقت تنگ یعنے حج کا زمانہ بہت قریب ہو تو چند گھنٹوں میں جہاز پر حجاج کو واپس کر دیا جاتا ہے۔ جھونپڑیوں کے اطراف جال ہے تاکہ داخل ہونے کے بعد مسافر باہر نکل سکیں۔ تاوقتیکہ نکلنے کی اجازت نہ ملے اور جال کا دروازہ کھول نہ دیا جائے۔ اس کے ایک حصہ میں بھپارہ گھر ہے اس کے ڈھالیہ میں حجاج جمع ہوتے ہیں اور یہاں سے تھوڑے تھوڑے اندر بلوائے جاتے ہیں، جہاں وہ کپڑے اتار کر سرکار سے دیا ہوا تہ بند باندھ لیتے ہیں اور ان کے تمام کپڑے بھپارہ میں ڈال دیے جاتے ہیں۔ یہاں سے وہ دوسرے کمرے میں جاتے ہیں جس میں اوپر نل اور فوارے لگے ہوئے ہیں جہاں نہلایا جاتا ہے۔ اول بدن پر گھلا ہوا صابن لگا کر اوپر سے دریا کا پانی گرم یا سرد جو پسند ہو فواروں کے ذریعہ جسم پر ڈالا جاتا ہے۔ جب خوب اچھی طرح نہالیں تو بھیگے ہوئے جسم اور تہ بند کے ساتھ تیسرے کمرہ میں جاتے ہیں

جہاں سب کے لباس مخلوط بھپارہ کے باعث نم اور گرم ملتے ہیں وہ بھی بڑی تلاش اور ڈھونڈھ کے بعد یہاں کپڑے پہنکر دوسرے راستہ سے کیمپ میں داخل ہوتے ہیں۔

بھپارہ گھر کے متصل ایک اور حمام ہے۔ یہاں بھی دریا کا پانی ملتا ہے اور اس کے بازو ایک مسجد ہے۔ کیمپ کے وسط میں میٹھے پانی کا ایک نل ہے مگر رات کے ۱۲ بجے کے قریب بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے کیمپ میں داخل ہوتے ہی میٹھا پانی منگوا کر حجرے کے اندر یا باہر نہا سکتے ہیں۔ جب تک صاف اور شیریں پانی سے غسل نہ کر لیا جائے اُس وقت تک آرام نہیں ملتا۔ غسل سے فارغ ہونے کے بعد بازار سے کھانا منگوا کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ اکثر اوقات کھانا نہیں ملتا ہے اس لئے اپنے ساتھ اتنا کھانے کا سامان رکھنا جو دو وقت کے لئے کافی ہو سکے۔ یہاں اگر اول وقت پہنچیں تو گوشت اور مچھلی مل جاتی ہے ورنہ نہیں ملتا مگر چا ہر وقت ملتی ہے۔ کامران چونکہ ساحل پر واقع ہے اس لئے رات کو خوب سردی ہوتی ہے۔ صبح ڈاکٹر سب کا معائنہ کر کے جہاز پر واپس جانے کی اجازت دیتا ہے۔ جہاز پر واپس لے جانے کے واسطے گودی میں کشتیاں تیار رہتی ہیں۔ کشتی کنارے پر لگ جاتی ہے مگر جہاز کے بازو ٹھہرتی ہے اور سیڑھی کے ذریعہ جہاز پر چڑھنا ہوتا ہے۔

نوٹ۔ پانچ روپیہ فی کس دینے پر علحدہ کمرے میں غسل کی اجازت دیجاتی ہے عورتوں کیلئے بھی اسی طرح کا انتظام ہے اگر فیس نہ دیکر علحدہ نہ نہانا چاہیں تو دوسری عورتوں کے ساتھ ایک جگہ غسل کرنا ہوگا۔

حسبِ ذیل اسباب کو بھپارہ میں نہیں ڈالا جاتا۔

ریشمی قیمتی کپڑا تویڈ کی شیروانی چمڑے کا سامان جوتوں اور چھتری کو فینل کے عرق سے گھسنا ہے
کامران کو جاتے وقت اپنے ہمراہ معمولی دری (شطرنجی) چادر۔ سفری پلنگ۔ پریمس سٹو
لوٹا۔ گلاس۔ چھاگل۔ ٹن کا بڑا ڈبہ میٹھے پانی کے لئے۔ کھانا پکانے کا سامان معہ
غلہ کے جو دو وقت کے لئے کافی ہو۔ قندیل مع تیل رکھنے چاہئیں اور اگر زنانہ بھی ساتھ ہو
پردہ اور رسی بھی ساتھ لے لئے جائیں۔ ان کے علاوہ ٹن کے ایک چھوٹے صندوق
میں ایک کرتا ایک پائجامہ ایک شیروانی اور کھانے کا سامان یعنے سیو دال۔ ڈبل
روٹی۔ بسکٹ۔ صابن۔ تولیہ۔ چادر اوڑھنے کے لئے رکھکر صندوق کو مقفل
کرنے سے پہلے ان سب کو اس طریق سے جما لیا جائے کہ اگر بھپارہ میں صندوق
ڈالیں بھی تو سامان خراب نہ ہونے پائے۔ صبح کا ناشتہ اور چائے خریدنا اور منوالینا
چاہیئے۔ اگر چند نفوس ملکر یہ کام کسی ایک کے ذمہ کریں تو بہتر ہے۔

جہاز پر واپس آنے کے بعد احرام باندھا جاتا ہے۔ جب جہاز کامران سے
روانہ ہو کر دوسرے روز ایک پہاڑ جس کا نام یلملم ہے اُس کے مقابل ہوتا ہے
تو وہاں احرام باندھا جاتا ہے۔ کبھی دن کو کبھی رات کو جہاز پہاڑ یلملم کے مقابل
ہوتا ہے۔

اگر جہاز کامران سے جلد روانہ ہو اور رفتار بھی تیز ہو تو دن میں ورنہ رات
میں یلملم کے مقابل پہنچتا ہے اور جہاز کا کپتان پہلے سے اعلان کر دیتا ہے کہ
جہاز فلاں وقت کوہِ یلملم کے مقابل پہنچیگا اور مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر
سیٹی سے حجاج کو واقف کر دیا جاتا ہے۔ کہ اب مقامِ مقصود آگیا ہے اور اس سے

غرض یہ ہوتی ہے کہ حجاج احرام باندھ لیں۔

نوٹ۔ اس سے یہ منشا نہیں ہے کہ صرف اسی مقام سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ اِس مقام سے یا اس سے پہلے بھی احرام کا باندھنا جائز ہے اگر چاہیں تو اپنے مکان سے احرام باندھ کر نکل سکتے ہیں۔ البتہ اِس مقام سے گزرنے کے بعد جائز نہیں۔ صرف حجاج کی سہولت کے مدنظر یہ قریب کا مقام مقرر کیا گیا ہے۔ جہاز پر حجام ہوتے ہیں صبح کو ہی ناخن ترشوا کر بال کٹوا لیے جائیں تاکہ عمرہ سے فارغ ہونے تک ناخن اور بال کٹوانے کی ضرورت نہ ہو جس کی مدت تقریباً تین یا چار روز ہوتی ہے۔ یلملم کے مقابل جہاز کے پہنچنے سے پہلے غسل کر لیا جائے اور احرام باندھ لیا جائے تو اچھا ہے۔

احرام باندھنا یہ ہے کہ ایک سفید کپڑا (جو سلا ہوا نہ ہو) بطور تہہ بند باندھ لیا جائے اور دوسرا سفید کپڑا اس طرح اوڑھ لیا جائے کہ سر کھلا رہے۔ جو کپڑا باندھا جائے اس پر وہ بلیٹ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے لگا لیا جائے تاکہ تاکہ چلنے پھرنے میں تکلیف نہ ہو۔ عورتیں اس طرح احرام باندھیں کہ اول ناخن تراشیں۔ غسل کریں۔ کپڑے بدلیں۔ پھر سر کے بالوں کو سہ گوشہ کپڑے سے (جس کو کسابہ کہتے ہیں) اس طرح باندھیں کہ سب بال اس کے اندر آ جائیں باہر نہ رہیں۔ عورتیں سلا ہوا اور رنگین کپڑا اور زیور پہن سکتی ہیں۔ صرف بالوں کا باندھنا کافی ہے۔ البتہ اتنا خیال رہے کہ کپڑا منھ کو نہ چھوئے۔ برقعہ پہننے کے وقت حسیر کا نقاب باندھ لیں جس کو بمبئی سے خریدا تھا۔ حالت حیض میں بھی عورتیں احرام باندھ لیں گی۔ مکہ معظمہ پہنچنے پر طواف وسعی صفا ومروہ نہ کریں بعد فراغت حیض نہائیں دوبارہ احرام باندھ کر طواف وسعی صفا ومروہ کریں۔

نوٹ۔ پہلے ہی سے تصفیہ کر لینا ضروری ہے کہ فریضہ حج کی ادائی کس طریقہ سے کیجائے یہ اس واسطے کہ احرام باندھنے کے بعد اس کے موافق نیت کیجائیگی اور حسبہٗ عمل ہوگا۔ ورنہ حج نہ ہوگا۔ عمرہ اور حج تین طریقوں کے ہوتے ہیں۔

(۱) افراد یعنے صرف حج کے لئے نیت کرنا اور ختم حج تک احرام نہ کھولنا۔

(۲) تمتع یعنے پہلے عمرہ سے فارغ ہوکر احرام کھول دینا اور پھر ذوالحجہ کی ۸ تاریخ کو دوبارہ احرام باندھنا۔ اور بعد فراغت حج کھولنا۔

(۳) قران۔ یعنے ایک ہی احرام سے عمرہ بھی کرنا اور حج بھی۔ درمیان میں احرام نہ کھولنا۔

احرام باندھنے کے بعد ایک دوگانہ نفل ادا کیا جائے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قل یا ایھا الکافرون۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص یعنے قل ہو اللہ احد پڑھیں۔ بعد سلام دعا مانگنا اور جس طریق پر حج کرنا ہے اُس کی نیت کرنا جو حسب ذیل ہے۔

افراد کی نیت۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی۔	اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو میرے لئے حج کی ادائیگی آسان فرمادے اور مجھ سے اس عبادت حج کو قبول بھی فرمالے۔ خالص اللہ کیلئے میں نے حج کی نیت کی۔

تمتع کی نیت۔ اس میں چونکہ دو وقت احرام باندھا جاتا ہے اس لئے پہلی مرتبہ احرام باندھنے کے بعد عمرہ کی نیت کیجاتی ہے۔ اور دوسری مرتبہ احرام

باندھنے کے بعد حج کی نیت۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں تو میرے لئے عمرہ کی ادائیگی آسان فرما دے۔ اور مجھ سے اس عبادتِ عمرہ کو قبول بھی فرمالے۔ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے عمرہ کی نیت کی۔

نوٹ۔ حج کے وقت جب دوسری مرتبہ احرام باندھا جائے اس وقت جو نیت افراد کی لکھی گئی ہے وہ پڑھی جائے۔ یہ نیت حطیم یعنی اس گول دیوار کے پاس جو کعبۃ اللہ شریف سے ملی ہوئی ہے پڑھنا چاہیے۔

قران۔ اس میں چونکہ ایک ہی احرام سے عمرہ اور حج دونوں ادا کیے جاتے ہیں اس لئے اس کی نیت حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

اے اللہ میں عمرہ اور حج دونوں عبادتوں کا ارادہ کرتا ہوں تو میرے لئے عمرہ اور حج کی ادائیگی آسان فرما دے اور مجھ سے اس عبادتِ عمرہ و حج کو قبول بھی فرما۔ میں نے خالص اللہ کے لئے عمرہ و حج کی نیت کی۔

نوٹ۔ افراد۔ تمتع۔ قران۔ ان تینوں میں سے ہمارے لئے تمتع زیادہ آسان ہے۔ اس لئے کہ اس میں عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام کھول کر معمولی لباس پہنا جاتا ہے اور پھر حج کے موقع پر احرام باندھا جاتا ہے۔ اس لئے دونوں فرائض کے ادائی کے درمیان کے دنوں میں ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔

جو حالتِ احرام میں منع ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ ہم احرام باندھے رکھنے کے عادی نہیں ہوتے اس لیئے بےخیالی سے بہت سے ایسے امور سرزد ہو جاتے ہیں جن سے دم یا صدقہ دینا پڑتا ہے۔ تمتع میں عمرہ اور حج دونوں اچھی طرح ادا ہو جاتے ہیں۔

نوٹ۔ حالت احرام میں غسل جنابت کی ضرورت ہو تو بعد غسل دوسرا احرام باندھنا مگر صابون تمام جسم کو نہیں لگانا جس سے جسم کا کل میل رفع ہو۔

نیت کرنے کے بعد باآواز بلند لبیک کہتے رہنا چاہیئے۔ خاصکر جب کسی اونچی یا نیچی جگہ پر ہوں یا دوسرے احرام باندھے ہوئے لوگ راستہ میں ملیں لبیک کے لفظ یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

یلملم سے گذرنے کے بعد جہاز کا سفر ایک دن کا رہنا ہے اسکے بعد آپ جدہ پہنچتے ہیں۔

احرام باندھنے کے بعد جن امور سے احتیاط کرنی چاہیئے اور جنکے سرزد ہونے پر دم یا صدقہ دینا پڑتا ہے اور انکو جنایات کہتے ہیں انکو رسالہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں

مختصر حالات جدہ و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و حکومت حجاز ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ آپ کو آئندہ معلومات رہیں کہ جس سرزمین میں جا رہے ہیں وہ کیسی ہے اور وہاں کا طرز حکومت کیا ہے۔

جدہ۔ ایک چھوٹا مقام لب دریا واقع ہے یہاں گودی نہیں ہے۔ اسی لئے جہاز کوئی میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر کھڑا رہتا ہے۔ کشتیوں کے ذریعہ جہاز سے اُترنا اور چڑھنا پڑتا ہے مکانات تین تین اور چار چار منزلہ ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لئے جملہ سامان یہاں آتا ہے۔ اور یہاں سے اونٹوں کے ذریعہ ان مقامات کو

پہنچایا جاتا ہے۔ اس شہر کے متعدد دروازے ہیں اور قنصل بھی حکومت کے مکانات اور فوجی چھاؤنی بھی ہے۔ سرکار انگریزی کے نائب قونصل بھی یہاں رہتے ہیں۔ ان کا نام منشی احسان اللہ صاحب ہے۔ یہ بہت نیک آدمی ہیں۔ حجاج کو ہر طرح مدد دیتے ہیں اگر علاقہ انگریزی کے حجاج کو کوئی تکلیف پہنچے تو آپ کے پاس اطلاع کر دینے پر ضروری کارروائی کیجاتی ہے۔ بڑے بازاروں پر ٹن کی چھت ہے اور بازار اگرچہ بڑے ہیں اور ہر قسم کا سامان بھی بکثرت ملتا ہے مگر تحائف مکہ معظمہ ہی میں اچھے ملتے ہیں۔ یہاں اکثر ختم ہو جاتے ہیں خصوصاً حج کے بہت دن بعد یہاں آنا ہو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں سوا مسلمانوں کے اور کوئی قوم نہیں مگر جدہ میں چند انگریز بھی ہیں۔ جدہ میں بجلی کی روشنی ہے مگر پانی کی سخت تکلیف ہے باؤلیوں کا پانی کھارا ہے۔ اس لئے انجن کے ذریعہ سے اس کو میٹھا بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ انجن رات دن چلتا رہتا ہے۔ یہ پانی جہاں سے لیا جاتا ہے وہاں بہت گرم رہتا ہے اکثر مکان پر لانے کے بعد بھی ایسا گرم رہتا ہے کہ اس سے نہا بھی نہیں سکتے پانی کی قیمت فی مشک متوسط (۸/) ہوتی ہے چونکہ ملک حجاز میں کھانا اشراق اور عصر کے بعد کھاتے ہیں۔ اس لئے ان ہی اوقات میں یہاں کھانا تیار ملتا ہے۔ جو ہندیوں کے مذاق کا نہیں ہوتا۔ سوڈا، لیمونیڈ اور برف بھی یہاں ملتا ہے مگر گراں۔ خشک اور تر دونوں طرح کے میوے بھی ملتے ہیں جو دور دراز ممالک سے آتے ہیں اگر طائف کا موسم ہو تو اعلیٰ درجہ کے انگور سیب۔ بہی۔ ناشپاتی موز وغیرہ ملتے ہیں۔ یہاں سرکاری دواخانجات ہیں اور خانگی مطب اور دوکانیں بھی۔ پانی کی قلت کے سبب سے مسجدوں میں سخت تکلیف رہتی ہے۔ مسجدوں میں

چھوٹے حوض بنے ہوئے ہیں جن میں پانی بہت میلا رہتا ہے اور باؤلیوں سے سینہ تک ان میں بھرا جاتا ہے طہارت خانے بھی ناقص طور پر بنے ہیں۔ یہ ایک چھوٹا مقام ہے اگر دفعتہً واحد میں لوگ بکثرت یہاں آجائیں تو غریب لوگ راستوں ہی میں پڑے رہتے ہیں۔ اکثر لوگ معلمین کے وکلاء کے ہاں رہتے ہیں یا ایسے مکانات میں جو اس کام کے لئے وقف کئے گئے ہیں غریب لوگ سڑکوں پر پڑے راستہ پر غلاظت کرتے ہیں۔ گو صفائی کی ہر ممکنہ کوشش کیجاتی ہے مگر صفائی اس وقت ناممکن ہوتی ہے اور اکثر مرض ہیضہ پھوٹ پڑتا ہے۔ جدہ میں مکھیاں اور مچھر کثرت ہیں۔ تمام دن گرمی بہت شدت کی ہوتی ہے رات کو چھت پر سونے سے آرام ملتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ مکان کے اندر سونے سے گرمی بیحد ہوتی ہے اور ہر وقت پسینہ نکلتا رہتا ہے۔ گلی کوچے تنگ اکثر مقامات پر گاڑی یعنی جھٹکہ تک نہیں جا سکتا صرف سامان کے اونٹ یا گدھے گزر جاتے ہیں۔ جدہ میں اکثر تاجر رہتے ہیں جو مختلف مقامات سے سامان منگوا کر تھوک کے طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تاجروں کو فروخت کرتے ہیں۔

حالاتِ مکہ معظمہ

مکہ مکرمہ زادہ اللہ تعظیماً و تشریفاً ماشاء اللہ ایک بڑا شہر ہے۔ جس کی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے۔ اس کے مکانات تین تین اور چار چار بلکہ پانچ پانچ منزلہ بھی ہیں۔ حج کے زمانہ میں لوگوں کی بے انتہا کثرت ہو جاتی ہے کیونکہ تمام ممالک اسلامیہ سے حجاج آتے ہیں بیرونی ممالک سے دریائی راستوں سے تقریباً

لاکھ سوا لاکھ آدمی ہوتے ہیں۔ قطع نظر ان کے مدینہ طیبہ، نجد اور دوسرے خشکی کے راستوں سے بھی بکثرت بدوی آجاتے ہیں۔ دیسی ریاستوں اور متمول اشخاص نے حجاج کے آرام و آسائش کی غرض سے مکانات خرید کر وقف کر دیے ہیں۔ اور ان کی نگرانی کے لئے ملازمین مقرر ہیں کرایہ پر بھی بہت مکانات ملتے ہیں حتیٰ کہ حرم شریف کے قریب یا اس کے اندر بھی بعض ایسے مکان ہیں کہ ان میں نماز با جماعت ادا کیجا سکتی ہے اور ان کا کرایہ کچھ ایسا زیادہ بھی نہیں ہے۔ بڑے بڑے بازاروں میں ٹین کی چھت ہے اس لئے دھوپ کے وقت بھی وہاں جانے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ دکانوں میں کپڑا بکثرت فروخت ہوتا ہے۔ اور ولایتی اور دیسی ہر قسم کا کپڑا ملتا ہے۔ حجاج جو تحائف اپنے وطنوں کو لیجاتے ہیں ان کی بھی دکانیں بہت ساری ہیں چائے اور کافی عام طور پر پی جاتی ہے۔ اس کی جا بجا دوکانیں اور قہوہ خانے ہیں جہاں لوگ اکثر جمع رہا کرتے ہیں۔ حج کے زمانہ میں لاکھوں روپیہ کا بیوپار ہوتا ہے خام اور پختہ اشیاء خورونوش رات دن بکتی رہتی ہیں۔ اور چونکہ مختلف اوقات میں حاجی لوگ وارد مکہ معظمہ ہوتے ہیں اس لئے اکثر دکانیں کھانے کی بڑی رات تک کھلی رہتی ہیں۔

حرم شریف میں تہجد کی بھی اذان ہوتی ہے لوگ عام طور پر حرم شریف ہی میں فریضہ نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز کے اوقات میں سرکاری جوان گشت کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کو دکانوں پر رہنے نہیں دیتے انتظام ایسا اچھا ہے کہ سب کے سب تجارت پیشہ لوگ اپنی اپنی دکانیں کھلی ہوئی چھوڑ کر نماز پڑھنے کے واسطے حرم شریف کو جاتے ہیں۔ دوکانیں بلا نگرانی خالی پڑی رہتی ہیں مگر کیا

مجال کہ کوئی کسی چیز کو ہاتھ تک لگا لے۔ یہ سب کچھ سرکار نجد کے حسن انتظام کا باعث ہے۔ جس نے احکام شرعی کو اپنے ملک میں جاری کر کے ایسی ترقی کی ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی متمدنہ سلطنت میں بھی نہیں ملتی۔ ازمنہ سابقہ میں یہ تمام باتیں ناممکن اور مفقود تھیں۔ شہر میں جاروب کشی اور صفائی وغیرہ ہوتی ہے مگر اس قدر کثیر مجمع کے لئے انتظامات کافی نہیں۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ بھی ہے کہ حجاج ناکارہ سامان کھانا وغیرہ راستہ میں پھینک دیا کرتے ہیں اور غلیظ بھی کرتے ہیں تاہم جو بھی انتظام ہے قابل تحسین ہے۔ نہر زبیدہ کا پانی استعمال کیا جاتا ہے مگر نل لگا کر دوسرے مقامات پر پانی نہیں پہنچایا جاتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہر گلی کوچے میں نل لگا دیے جاتے۔ اسی لئے بہشتی پانی گھروں میں بھرا کرتے ہیں اور بعض اوقات غیر معمولی اجرت اُن کو دینی پڑتی ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی قیمت کوئی ایسی غیر معمولی نہیں ہے۔ گو حیدرآباد سے کسی قدر گراں ہے مگر بمبئی سے گراں نہیں مکہ معظمہ میں برف بھی ملتا ہے مگر ہر کو پونڈ کے حساب سے اور خشک میوے سال کے بارہوں مہینے اور موسم میں تر میوے جیسے انگور، سیب۔ ناشپاتی۔ تربوز ککڑی۔ انجیر۔ موزد وغیرہ وغیرہ طائف اور دیگر ممالک بعیدہ سے بکثرت آتے اور خوب سستے بکتے ہیں۔ مکہ معظمہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین اور دیگر جلیل القدر اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ولادت کی جگہ ہے۔ یہاں ایک بڑا قبرستان بھی ہے جس کو جنت المعلےٰ کہتے ہیں اور جس میں بڑے بڑے صحابی رضی اللہ عنہم وغیرہ مدفون ہیں۔ غار حرا اور مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی پہاڑ پر واقع ہے جو حرم شریف سے نظر آتی ہے

حالاتِ مدینہ منورہ

ترکی حکومت کے زمانہ میں مدینہ طیبہ کی آبادی ایک لاکھ دس ہزار تھی زائرین بکثرت آتے تھے۔ خصوصاً جب حجاز ریلوے مفتوح تھی۔ ہر چیز بافراط اور سستی ملتی تھی۔ جنگ کے بعد ریلوے مذکور بند ہو گئی۔ مصری محمل کا آنا سعودی حکومت میں بند ہو گیا۔ حج کے زمانہ میں اب بھی زائرین بکثرت آتے ہیں۔ مگر ہفتہ عشرہ سے زائد نہیں ٹھیرتے یہاں کے مکانات بھی تین تین اور چار چار منزلہ ہیں۔ اب مدینہ طیبہ کی آبادی گھٹتے گھٹتے دس گیارہ ہزار رہ گئی ہے بہت سارے مکانات منہدم اور بہت سے محلے ویران ہو گئے۔ افلاس کے ہاتھوں لوگ مکانوں کی تعمیر سے قاصر ہیں۔ تجارت بہت کم ہوتی ہے۔ تحائف میں کھجور اور خالص شہد یہیں سے خریدا جاتا ہے تقریباً ہر مکان میں باؤلیاں ہیں بعض مکانات ایسے ہیں کہ ان کے گوشہ میں شور پانی کی باؤلی ہے اور دوسرے گوشہ میں شیریں پانی کی۔ مدینہ طیبہ میں پانی بآسانی نکلتا ہے۔ عین زرقہ سے یہاں ایک نہر لائی گئی ہے جو مسجد قبا کے قریب سے شروع ہو کر حرم شریف کے بازو سے گزرتے ہوئے شہر کے باہر چلی جاتی ہے نہر کے دو حصے ہیں۔ اوپر کے حصہ سے کھارا اور نیچے کے حصے سے میٹھا پانی بہتا ہے۔ آبادی سے متصل متعدد باغات اور کھجور کے درخت ہیں۔ موسمی میوے بھی بکثرت اور ارزاں ملتے ہیں۔ یہاں کے بشیار رُطب یعنے وہ کھجور جو ہندوستان میں ادھ کچے کہلاتے ہیں اور میٹھے اور ٹھنڈے پانی کا مقابلہ ساری دنیا نہیں کرسکتی۔ یہاں ایک بہت بڑا قبرستان ہے۔ جس کو جنت البقیع کہتے ہیں۔ اور

جس میں بڑے بڑے صحابی مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن رضؓ
اُن کی والدۂ ماجدہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور کئی ایک امہات المومنین
رضی اللہ عنہم اور حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ وغیرہ کے مزارات ہیں۔ گو ان کے قبے
گرا دیے گئے ہیں مگر قبور موجود ہیں معلم کے ذریعہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ دوسرا مقام
زیارت کا مسجد قبا ہے۔ اُسی مقام میں عین زرقہ ہے اور نہر کے ذریعہ سے یہیں
سے پانی مدینہ منورہ کو لایا جاتا ہے۔ یہ پرانا مدینہ کہلاتا ہے۔ پہلے رسول مقبول صلعم
یہیں رونق افروز ہوتے تھے اور یہیں وہ باؤلی بھی ہے جس میں حضرت عثمان غنیؓ
خلیفہ سوم کے ہاتھ میں سے رسول خدا صلعم کی انگوٹھی گر گئی تھی اور باوجود تلاش بسیار
کے بھی نہیں ملی۔ زیارت کے دوسرے مقامات مزار حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ
اور گنج شہیداں ہے۔ اس سے تھوڑے فاصلہ پر وہ مقام ہے جہاں رسول اکرم صلعم
کا دندانِ مبارک (جنگ احد میں) شہید ہوا تھا اور وہ مقام بھی ہے جہاں
حضور صلعم نے غار میں ٹیکہ پتھر سے دیکر تشریف فرما ہوئے تھے۔ سرِ مبارک کا
نشان بطور گڑھے کے موجود ہے۔ دوسری طرف کچھ فاصلہ پر وہ مسجد ہے جو قبلتین
کے نام سے موسوم ہے۔ اور یہ وہ مسجد ہے جہاں وحی کے نازل ہونے کے بعد
سرکار دو عالم صلعم نے قبلہ کی طرف رُخ بدل دیا تھا۔ اُن کے علاوہ عین آبادی میں
بعض مساجد اور بعض کنوئیں ہیں جو معلم سے معلوم ہوں گے۔ جن کا پانی میٹھا اور
جن سے نہانا موجب برکت کثیر ہے۔ بعض میں آنحضرت صلعم نے اپنا لعاب دہن
مبارک ڈالا ہے۔ اس کی تحقیقات معلم سے کرلیجائے تو بہتر ہوگا۔

گورنمنٹ حجاز۔ جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن ابن سعود شاہ حجاز

ونجد ہیں آپ نہایت سادہ طبیعت اور حد درجہ خلیق ہیں۔ جلالۃ الملک سے جو ملنا چاہے
مل سکتا ہے۔ صرف پیشی کے حضرات کو اطلاع دے دی جائے تو ملاقات کا وقت
مقرر ہو جاتا ہے۔ مقررہ وقت پر ملاقات ہو جاتی ہے۔ جلالۃ الملک کا دربار عام
طریقہ یہ ہوتا ہے بوقت ملاقات حسب تعلیم اسلامی السلام علیکم کہا جاتا ہے جس کا
وہ جواب دیتے اور مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ملنے کے کمرے میں آپ نے
کوچ، کرسیاں رکھوادی ہیں لوگ جیسے جیسے آتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر
کسی خانگی معاملہ میں کہنا ہو تو پہلے ہی سے اطلاع دینے پر انتظام کر کے علیحدہ
کمرے میں لیجا کر بات کرتے ہیں۔ دوسرے مقامات پر علاوہ کوچ، کرسیوں کے
فرش قالین رہتا ہے اور لوگ فرش پر بھی بیٹھتے ہیں۔

نوٹ۔ جملہ گفتگو عربی میں ہوتی ہے۔ سرکاری طور پر ہر زبان کے مترجم مقرر
ہیں تاکہ حجاج جس زبان میں چاہیں گفتگو کر سکیں۔ یہ حضرات اس کا ترجمہ
جلالۃ الملک کو سناتے ہیں اور جو وہ فرمائیں آپ کو آپ کی زبان میں کہتے ہیں۔

سلطان ممدوح کے پاس بنماز مغرب اور عشا کے بعد ایک صاحب حدیث
شریف پڑھتے ہیں اور سب لوگ بیٹھے سنتے ہیں۔ اس کے بعد جلالۃ الملک ہر
ایک سے بات کرتے ہیں اور نہایت اخلاق و خندہ پیشانی اور خوش مزاجی سے
گفتگو کرتے ہیں۔ آپ عموماً صبح اور عصر کے وقت ملتے ہیں۔ خاص حالتوں میں
جس وقت ملنا چاہیں ملتے ہیں۔ سزائیں سب شرعی احکام کے بموجب دیجاتی
ہیں۔ حکومت حجاز میں کوتوالی، ٹپہ، ٹیلیفون، تار برقی روشنی سب کچھ موجود
ہے۔ مکہ معظمہ سے جدہ تک ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہے۔ تار معمولی بھی ہے اور

اسلئے بھی حفظانِ صحت کا بھی انتظام ہے اور صفائی کا بھی صیغہ ہے اور بڑا دواخانہ بھی
قائم ہے جس میں نہ صرف تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور ہندوستانی ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ تقریباً دوسو
مریض رکھے جاسکتے ہیں۔ اس دور حکومت میں انتظام ایسا معقول اور امن اس درجہ
ہے کہ کوئی اکیلا شخص بھی مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک جس کی مسافت ۲۵۰ میل سے
زائد کی ہے۔ جائے تو کسی بدوی کی مجال نہیں کہ اُس کو ستا سکے یا لوٹ لے۔ ایک
وہ زمانہ تھا کہ کئی کئی ہزار کے قافلے راستہ میں روک اور لوٹ لئے جاسکتے تھے اور جو
قافلہ سے چند قدم علیحدہ ہوتا جان سے بھی مارا جاتا تھا۔ آج وہ زمانہ ہے کہ تن
تنہا پیدل سفر کرنے والے تک کو کوئی راستہ بھر پوچھتا بھی نہیں۔ زمانہ سابق میں
گھر سے چلتے وقت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ زندہ بچکر شاید ہی واپس ہوسکیں آج وہ
دن ہے کہ جیسے کوئی ہندوستان کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتا ہے اور
راستہ میں ہر طرح کا آرام و آسائش میسر ہے کیا مجال کہ کوئی آنکھ اٹھاکر دیکھ سکے۔
طبی امداد بڑے بڑے مقامات پر موجود ہے راستہ میں ہر منزل پر پکا ہوا کھانا اور
خام اشیاء بھی ملتی ہیں۔ موٹر کا رواج بھی سلطان ابن سعود کے زمانہ میں ہوا ہے
جس کی وجہ سے مسافروں کو بیحد آرام ملتا ہے۔ کیونکہ مہینوں کا سفر دنوں میں طے
ہوجاتا ہے اور امن تو اس سے بڑھکر ممکن نہیں۔ گورنمنٹ کے پاس ایسے ذرائع
موجود نہیں جو ملک کے انتظامات کے لئے کافی ہوسکیں۔ اسی لئے بہت سی
تنخواہیں بند اور تھوڑی ضروری جاری ہیں۔ ان کی مقدار ایسی قلیل کردی گئی ہے
کہ بمشکل گزر اوقات ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ کے اکثر خدام حکومت ترکی کے زمانہ
میں دو دو تین مدات سے تنخواہ پاتے تھے۔ اب ان کو صرف ایک مد سے تنخواہ

ملتی ہے وہ بھی بہت کم۔ پہلے حرم مدینہ منورہ کے لئے ۳۰۰ موذن اور ننّوا امام تھے اور
اب بہت مختصر ہیں۔ اسی طرح حرم شریف کے دوسرے ملازمین کی بھی حالت ہے
موجودہ حکومت شرعی احکام کے مطابق چوروں کا ہاتھ کاٹتی ہے۔ جس سے ایسا
خوف طاری ہوگیا کہ سرقہ اور چوری کا یک قلم خاتمہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں
سے قافلے گزرتے ہیں وہاں کے حدود مقرر کے مقامی سربرآوردہ لوگوں کو اس
امر کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ اگر اُن کے حدود میں کوئی واقعہ پیش آئے تو وہ اس
کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس کے حد میں کوئی واقعہ پیش ہوجاتا ہے تو وہاں
کے چند سربرآوردہ اشخاص کو گرفتار کرکے مجرم کی سراغرسانی تک جیل میں رکھا
جاتا ہے مجرم کے گرفتار ہونے پر اُن کو چھوڑ دیا جاتا ہے اب چوری ظلم و زیادتی
یا قتل کے واقعات کبھی کبھی جو وہاں ہوجاتے ہیں تو وہاں کا جنگلی شخص بھی
اُس کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ کہیں اور جگہ کے آئے ہوئے اشخاص ایسا کرتے ہیں
جس سے سراغرسانی میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر جب تک مجرم
گرفتار نہ ہوں اُن سربرآوردہ اشخاص کو چھوڑا نہیں جاتا۔ جب مجرم مل جاتے
ہیں تو اُن کو رہا کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے مدینہ منورہ کے قیام کے زمانہ
میں ایک بدوی کا چوری کی علت میں ہاتھ کاٹا گیا۔ ایک اور چور کا ایک ہاتھ
اور ایک پاؤں کاٹا گیا اور ایک قاتل کو قتل۔ ان تعزیرات کے دیتے وقت تمام
گلی کوچوں میں اعلان کردیا جاتا ہے کہ فلاں روز فلاں وقت فلاں سزا
دی جائے گی۔ شہر پناہ کے باہر میدان میں سزائیں دیجاتی ہیں۔ جہاں لوگوں
کا عام مجمع رہتا ہے اور اس سے غرض و غایت یہ ہے کہ دوسروں کو

عبرت حاصل ہو۔ گورنر مدینہ طیبہ جن کو امیر مدینہ طیبہ پکارا جاتا ہے" اجلاس کرنے کا بارہا اتفاق ہوا ہے۔ ہر وقت یہی دیکھا گیا کہ جو مقدمات پیش ہوتے تھے ان میں وہیں گواہی لینے کے بعد مجرم کو بید کی سزا دیجاتی تھی۔ اجلاس کے روبرو ہر وقت پندرہ یا بیس سپاہی بیٹھے رہتے ہیں۔ مقدمہ کی سماعت کے بعد امیر صاحب فوراً سزا تجویز کر دیتے ہیں اور وہیں سزائے تازیانہ دی جاتی ہے۔ ایسے مقدمات ہیں جن میں شہادت وغیرہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے وہ حسب مناسب پولیس آفیسر کے پاس روانہ کر دیئے جاتے ہیں اور صدر قاضی جن کو قاضی القضاۃ کہا جاتا ہے اُس کا فیصلہ کر کے پھر امیر صاحب کے پاس مقدمہ پیش کرتے ہیں اور حسبِ سزا وغیرہ کے لئے احکام اجرا کر دیئے جاتے ہیں۔ جو درخواستیں پیش ہوتی ہیں امیر صاحب ان پر احکام صادر کر کے انہیں صیغہ متعلقہ کو روانہ کر دیتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے امیر نہایت سادہ طبیعت مگر بہت جوشیلے ہیں۔ ایسے سنگین مقدمات مثلاً قتل، یا ہاتھ پاؤں کاٹنا وغیرہ کی نسبت مفصل واقعات لکھکر جلالۃ الملک سے اجازت حاصل کر لی جاتی ہے۔ دوسرے معاملات کا امیر صاحب باختیار خود تصفیہ کر دیتے ہیں۔

نوٹ۔ یہاں اس امر کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ترکی گورنمنٹ کیا ایسا انتظام نہیں کر سکتی تھی جو موجودہ نجدی گورنمنٹ کر رہی ہے۔ اس کی نسبت گزارش ہے کہ ترکی گورنمنٹ اس سے زائد بھی انتظام کر سکتی تھی اس لئے کہ ان کے پاس پیسہ و فوج بکثرت تھی مگر ترکی گورنمنٹ کو اُن مقامات مقدسہ کے ایک چور کو بھی سزا دینا ناگوار تھا گو یہ خدا و رسولؐ کے احکام کے خلاف تھا مگر تاہم یہ اُن کی

خوش اعتقادی تھی۔ برخلاف اس کے نجدی گورنمنٹ اسی ملکِ حجاز کے ایک حصہ کی گورنمنٹ تھی اور جس طریق سے انھوں نے اپنے ملک میں شرعی انتظام قائم کیا تھا اسی کو یہاں بھی جاری کردیا۔ اس لئے سب انتظام ٹھیک ہوگیا۔

جدے میں جہاز کنارے سے فاصلہ پر لنگر انداز ہوتا ہے۔ کنارے تک کشتیاں پہنچاتی ہیں۔ کشتیوں کو کرایہ کر کے معہ سامان کے روانہ ہونا۔ کشتی کا کرایہ فی کس کے حساب سے سرکار سے مقرر ہے۔ مناسب ہوگا کہ قبل اس کے کہ جہاز جدہ پہنچے ناشتہ سے فراغت حاصل کیجائے۔ پھر سامان کو ایک جگہ کرکے صندوقوں میں بند کردیا جائے۔ بستر باندھ لیا جائے۔ مکہ معظمہ کو ساتھ لیجانے کا سامان یہیں سے علیحدہ کرلیا جائے تاکہ جدہ پہنچتے ہی مکہ مکرمہ کی روانگی کا انتظام ہوسکے۔ ورنہ کئی گھنٹے سامان کی درستی میں صرف ہوجاتے ہیں جس کے باعث سواری کے ملنے میں دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ جدہ میں کئی ایک دوکان ہیں جہاں روٹی، سالن مسافروں کی تعداد کے لحاظ سے تیار ملتا ہے۔ دہی۔ دودھ بھی ملتا ہے اور صبح کے وقت نہایت عمدہ حلیم بھی۔ اگر جلد نہ خریدی جائے تو ختم ہوجاتی ہے۔

مکہ معظمہ کے سفر کے واسطے حسب ذیل سامان کافی ہے۔

۶ جوڑ کرتے اور پائجامے ۲ عدد شیروانیاں	ان کو چھوٹے ٹن کے صندوق میں رکھ لیا جائے

پلنگ سفری معہ تکیہ وچادر اوڑھنے وبچھانے کے لئے ۔ غسل کے لئے ایک عدد چادر

گھی کا ڈبہ جس کو وطن سے لایا گیا تھا ۔ ڈبہ سیو دال ۔ لوٹا ۔ گلاس المونیم

بسکٹ و ڈبل روٹی ۔ آچار ۔ چھاگل کینوس ۔ معجن کی ڈبی ۔ صابن کی ڈبی ۔ مسواک

حمائل شریف کنگھی آئینہ سوئی تاگا چاقو قینچی تھوڑی سوکھی ترکاریاں جو ساتھ لائے تھے

اور دوسرا ضروری سامان {جدہ میں بٹیاں ملتی ہیں یہ سامان ان میں رکھ لیا جائے}

یہ سامان اتنا ہے کہ موٹر کے سفر میں ساتھ جاسکتا ہے اگر زیادہ سامان ہو گا تو پوری موٹر کرایہ سے کرنی ہوگی۔ جس کا کرایہ سامان کی قیمت سے کہیں زیادہ ہوگا اگر سفر اونٹ کے ذریعہ سے کیا جائے تو کھانا پکانے کا سامان اور اناج بھی ساتھ لینا بشرطیکہ گنجایش ہو سامان زیادہ ہونے کی صورت میں پورا اونٹ کرایہ کرنا ہوگا تاکہ ایک طرف خود اور دوسری طرف سامان رکھ لیا جاسکے علی العموم دونوں طرف آدمی مختصر سامان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہر ایک اونٹ کا کرایہ آدھا دیتے ہیں۔ ماںقی سامان کو جدہ میں معلم کے گھر چھوڑ دیا جائے۔ پکانے کا سامان لے جانے سے تکلیف اور مصارف ہوتے ہیں۔ یہ سب چیزیں مکہ مکرمہ میں ملتی ہیں لیکن اگر ساتھ لیجانا ہی ضروری سمجھا جائے تو اونٹ کے ذریعہ روانہ کرنا مناسب ہے۔ اونٹ کا کرایہ پہلے بتلایا گیا ہے سامان کم ہو اور کسی کے اسباب کے ساتھ اس کو روانہ کیا جائے تو اونٹ کا کرایہ نصف دینا ہوگا۔ یہ سامان تیسرے روز مکہ معظمہ پہنچیگا۔ جدّہ سے موٹر میں روانہ ہوں تو مکہ معظمہ چار یا پانچ گھنٹوں میں پہنچ جاتے ہیں۔

جدّہ میں اُترتے ہی حکام عرب حجاج سے دریافت کرتے ہیں کہ معلم کس کو مقرر کیا ہے۔ معلم کے نام بتانے پر آگے جانے کی اجازت ہوتی ہے جملہ سامان محصول خانہ میں کھول کر دیکھا جاتا ہے اس لئے صندوقوں کی کنجیاں اوپر ہی رکھنا۔ فروختنی اشیاء اور ایسے گھی کے ڈبے جو ٹین کے اور بند ہوں

ان کا محصول لیا جاتا ہے کروڑ گیری کی تنقیح کے بعد جانے کی اجازت ہوتی ہے
معلمین کے وکلا اور اُن کے نائب یہاں موجود رہتے ہیں وہ حجاج کے قیام اور اُن
سامان کے لیجانے کا انتظام کر دیتے ہیں کشتی کا کرایہ سرکار مقرر کرتی ہے یہاں
سرکاری ٹکس معلم کو دیدیا جاتا ہے جو سرکار میں اُسکو جمع کرا دیتے ہیں۔

جدہ میں جو سامان چھوڑا جائے وہ معلم کے حوالے کر دینا۔ مدینہ منورہ کی روانگی
کے وقت اس میں سے حسب ضرورت لے لیا جائے معلم کے وکیل یا ان کے نائب
بحفاظت اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اب مکہ معظمہ جانے کے لئے اونٹ یا موٹر یا خچر
یا گدھا معلم کے ذریعہ سے کرایہ کر لیے جائیں جن کے کرایوں کی تفصیل پہلے بیان
کر دی گئی ہے۔

اگر مکہ معظمہ سے راست مدینہ منورہ کو اونٹ کے ذریعہ جانے کا قصد ہو تو مدینہ
منورہ لیجانے کا سامان بھی جدہ سے ساتھ رکھنا چاہیئے کیونکہ اونٹ کا قافلہ جدہ
ہو کر مدینہ شریف نہیں جاتا۔ بلکہ دوسرے راستہ سے راست جاتا ہے۔ موٹر کا سفر
البتہ جدہ ہو کر ہوتا ہے۔ جو کوئی موٹر مدینہ منورہ جاتی ہے اُس کی پہلے انجنیر تنقیح
اور معائنہ کر کے روانگی کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے آپ کو اتنا وقت ملتا ہے
کہ مکہ معظمہ سے لایا ہوا سامان جدہ میں رکھدیں اور مدینہ منورہ کا ضروری سامان جسکو
جدہ میں چھوڑا گیا تھا ہمراہ لے لیں۔ جدہ میں معلم کے وکیل کی فیس علاوہ ٹکس سرکاری
دے کر مکہ معظمہ روانہ ہو جانا چاہیئے۔ مکہ معظمہ کے راستے میں منزلوں پر کھانا اور چائے
ملتی ہے۔ ہو سکے تو اپنے ساتھ کچھ کھانا رکھنا۔ بعض اوقات راستہ میں سوائے چائے
کے کچھ نہیں ملتا۔ یہاں سے روانہ ہونے کے بعد متعدد منزلیں ملتی ہیں۔ یہ

منزلیں اونٹ سے سفر کرنیوالوں کے آرام کے واسطے ہیں۔ کھانا پانی وغیرہ کے علاوہ یہاں پلنگ بھی کرایہ سے ملتے ہیں اور قافلہ کو ان میں دھوپ کے چند گھنٹے گزارنا کرتے پڑتے ہیں۔ یہاں کا ٹھہرنا موٹر والوں کے لئے ضروری نہیں۔ البتہ موٹر میں پانی ڈالنے قضائے حاجت یا نماز پڑھنے کے لئے یہاں قیام کیا جاتا ہے بہرحال منزلوں پر حسب ضرورت ٹھہرتے ہوئے مکہ معظمہ کے اُن حدود میں داخل ہوتے ہیں جس کو حرم کہا جاتا ہے اور جہاں سے شکار کھیلنا منع ہے بعد ازاں اس مقام پر آتے ہیں جہاں سے اُتر کر موٹر سے سامان اُتار کر جھٹکوں میں شہر مکہ معظمہ کو جاتے ہیں یہاں معلم کا نام بتانے سے معلم کے لوگ جو یہاں منتظر رہتے ہیں فوراً سواری اور حمالی کا انتظام کر دیتے ہیں۔ سواری کے لئے صرف جھٹکے ملتے ہیں یا گدھے۔ یہاں پانی بھی مل جاتا ہے۔ حوائج سے فارغ ہو کر وضو کر لیا جائے اور لبیک بآواز بلند کہتے ہوئے آگے بڑھا جائے اگر قوت ہو تو پیدل چلنا افضل ہے۔ چنانچہ اکثر لوگ گاڑی میں سامان رکھکر پیدل ہی چلتے ہیں۔ جہاں ٹھہرنا ہو وہاں کا پتہ اور نام معلم کو بتا دینے سے وہاں پہنچا دیتے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ہمارے سرکار کی قرار کی تین رباطیں ہیں (۱) رباط افضل الدولہ بہادر جو حرم شریف سے کچھ فاصلے پر شکستہ حالت میں ہے اس کے داروغہ ابراہیم سیف الدین صاحب ہیں (۲) رباط حسین بی بی صاحبہ جو حرم شریف کے قریب ہے اُس میں جگہ کشادہ ہے بازار بھی قریب ہے اور نہر زبیدہ بھی (۳) رباط دلاور النساء بیگم صاحبہ جس میں رہائش کے لئے کافی اور اچھی جگہ موجود ہے۔ نہر زبیدہ اس کے دروازے پر سے گزرتی ہے اس لئے یہاں پانی کا بہت آرام ہے۔ اِن دونوں رباطوں کے داروغہ حبیب اللہ صاحب ہیں

نوٹ۔ پانی کا آرام یہیں وجہ ملحوظ رہنا چاہیئے کہ حج کے زمانے میں ایک ٹن کے ڈبہ بھر پانی کی قیمت ۱۲؍ یا ۸؍ سے لیکر ایک روپیہ تک ہو جایا کرتی ہے خصوصاً اس وقت جبکہ حجاج منیٰ سے واپس ہوں کیونکہ اس وقت تمام پانی ڈالنے والے اشخاص منیٰ میں رہتے ہیں (۳) رباط آسمان جاہی ہے مگر بالکل منہدم ہوگئی ہے اسکے رہنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح اور مکانات علاقہ سرکار عالی کے ہیں مگر بالکل منہدم ہوگئے ہیں۔ قیام گاہ پر پہنچتے ہی حوائج سے فارغ ہو کر وضو اور وضو کے بعد فوراً طواف پھر سعی صفا و مروہ کرلیں۔ اور اگر تمتع کی نیت کی گئی تھی تو سر منڈھا کر فرودگاہ پر آکر احرام کھولدیں اور بعد غسل معمولی لباس پہن لیں اگر تمتع کی نیت نہ کی ہو تو احرام کھولیں نہ سر منڈھوائیں۔

طواف کا طریقہ

حرم شریف میں داخل ہونے کے لئے متعدد دروازے ہیں مگر پہلی مرتبہ باب السلام سے داخل ہونا۔ پہلے سیدھا پیر اندر رکھا جائے۔ یلملم سے وہاں پہنچنے تک لبیک برابر کہی جائے۔ خاصکر بلند آواز سے اس وقت کہی جائے جب کسی اونچے ٹیلے پر یا نیچی جگہ میں ہوں۔ اور جب دوسرے حجاج راستہ میں ملیں حرم شریف میں داخل ہونے کے بعد موقوف کردیا جائے اور اس وقت سے معلم جو پڑھے دہراتے جائیں اور ان کے پیچھے وہی پڑھتے جائیں جو معلم پڑھ رہا ہو۔ حرم شریف میں زمزم کے کنوئیں کے قریب ایک کمان ہے جس کا نام بھی دار السلام ہے۔ اس کے اندر کھڑے ہو کر دعا مانگی جاتی ہے جس کو

معلم پڑھتا ہے۔حاجی بھی اُس کے پیچھے پڑھتا جائے۔ اس کمان میں سے حجر اسود کے
مقابل کچھ بازو لیجاتے ہیں۔یہاں طواف کی نیت کرائی جاتی ہے۔یعنے معلم پڑھتا
جاتا ہے اُس وقت اوڑھنے کی چادر اس طریق سے رکھنا کہ سیدھا مونڈھا کھلا رہے
یعنے سیدھے بغل سے چادر نکال کر بائیں مونڈھے پر اوڑھ لی جائے۔ زاں بعد
اس طریق سے چلیں کہ بایاں بازو کعبۃ اللہ شریف کی طرف رہے۔چند قدم آگے
بڑھنے کے بعد جب حجر اسود کے مقابل آئیں اور اُس سے نزدیک ہوں تو اسکو
بوسہ دیں۔ ورنہ دونوں ہاتھ اس طرف اُٹھاکر ایسی حرکت کریں گویا اُس کو چھو
رہے ہیں۔ اس طرح تین بار حرکت دیکر معلم کے ساتھ ساتھ دعائیں پڑھتے ہوئے
کعبہ شریف کے گرد سات چکر کیئے جائیں اور جب ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل
ہوں یا تو اُسے بُوسہ دیں یا کم سے کم ہاتھ سے اشارا کر کے ہاتھ کو چوم لیں۔مردوں
کو لازم ہے کہ پہلی تین چکروں میں تیزی کے ساتھ چلیں آہستہ آہستہ مونڈھے
ہلاتے ہوئے دوڑتے ہوئے چلیں مگر عورتوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

نوٹ۔ اس امر کا خیال رہے کہ طواف گول دیوار جو کعبۃ اللہ شریف سے
ملی ہوئی ہے اُس کے باہر ہونا ورنہ طواف جائز نہ ہوگا۔حجر اسود کے گوشے
سے تیسرا گوشہ جس کو رکنِ یمانی کہا جاتا ہے اُس کے قریب جب پہنچیں تو اسکو
بھی بوسہ دیں۔ یا ہاتھ لگا کر چوم لیں۔

جب سات چکر جس کو ایک طواف کہتے ہیں ختم ہو جائیں تو مقام ابراہیم
علیہ السلام پر آکر نفل کا دوگانہ ادا کیا جائے۔پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ
اور قل یاایھا الکافرون۔ دوسری میں سورہ فاتحہ و سورہ قل ہو اللہ احد پڑھی جاتی ہیں

پھر وہ دعا مانگی جائے جس کو معلم بتائے۔ اس کے بعد کعبۃ اللہ شریف کے دروازے کے نیچے جہاں ایک چھوٹا حوض بنا ہوا ہے اور جس میں کعبہ شریف کی تیاری کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام پانی جمع رکھتے تھے وہاں دو رکعت نفل اُسی طرح پڑھی جائیں اور اس مقام پر بھی جو جگہ کعبۃ اللہ شریف سے ملی ہوئی ایک گول دیوار کے اندر اور کعبۃ اللہ شریف کے درمیان واقع ہے اور جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مزار ہے۔ ان نوافل سے فارغ ہو کر ملتزم جو کعبۃ اللہ شریف کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کا مقام ہے۔ اس حصہ کا غلاف کعبہ تھام کر خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگی جائے اور یہ دعا خود معلم پڑھاتا ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ زمزم پر جائیں پیٹ بھر پانی پئیں اور پیتے وقت بھی دعا مانگیں جو معلم بتا دیگا۔ اب باب صفا سے نکلکر صفا اور مروہ پر جو دو چھوٹی پہاڑیاں ہیں اور جن پر چند سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں چڑھ کر ان کے درمیان سعی کریں۔ یعنے پہلے صفا پر چڑھیں جہاں سے معلم دعا پڑھتا ہوا مروہ تک لیجاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تقریباً پانچسو گز کا فاصلہ ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیانی راستوں میں دو جگہ حرم شریف کی دیوار سے ملے ہوئے نشان بنے ہوئے ہیں۔ اِن دونوں نشانات کے مابین مسافت تھوڑا دوڑتے ہوئے طے کیجاتی ہے اور بقیہ آہستہ آہستہ طے کرتے ہوئے دعائیں پڑھتے جاتے ہیں۔ ایک ایک معلم کے ساتھ دس دس بیس بیس اور تیس تیس حاجی ہوتے ہیں اور سب کے سب اسی طرح چلتے ہیں۔ چونکہ ابتدا صفا سے ہوتی ہے اسلئے ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے جب ساتوں چکر ختم اور دعا پڑھنے سے

فارغ ہوں تو گویا عمرہ سے فراغت ہوجاتی ہے۔ صرف سر کا منڈ ھوانا باقی رہجاتا ہے اصلاح ساز وہیں موجود رہتے ہیں ان سے حجامت بنوالی جائے۔ عورتیں قینچی سے

صفحہ ۶۳۔ نوٹ) یہ طریقہ طواف کا پہلی مرتبہ کیلئے ہے جس کو طواف قدوم کہا جاتا ہے طواف زیارت یعنی حج سے فارغ ہو کر منیٰ سے آکر جو طواف کیا جاتا ہے۔ طواف وداع مکۂ معظمہ سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے۔ اس میں نہ تو چادر اس طریقہ سے اوڑھنا چاہئے جیسا کہ پہلے طواف قدوم میں کیا گیا تھا اور نہ تین چکر دوڑتے اور مونڈھے ہلاتے ہوئے کرنا ہے اور نہ ان کے بعد سعی صفا و مروہ کرنا پڑتا ہے۔ البتہ اگر آپ کسی وقت نفل عمرہ لائیں تو ہر مرتبہ طواف قدوم کے طریقہ پر ہر ایک کام کو کرنا ہوگا۔

چوڑا ہے مگر حج کے موسم میں سواریاں یعنے موٹریں اور اونٹ وغیرہ کثرت سے اس راستہ سے گذرتے رہتے ہیں۔ اس لئے چکر لگانے میں احتیاط کرنا لازم ہے اس راستہ کی چھت ڈھکی ہوئی ہے شدید دھوپ میں بھی تکلیف نہیں ہوتی۔

نوٹ۔ قیام مکہ معظمہ کے زمانہ کے لئے چند امور کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جہاں تک ہوسکے ہر فرض نماز حرم شریف میں جماعت کے ساتھ ادا کیجائے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حرم میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب لاکھ گنا ہے اور جتنے بار ممکن ہو طواف بطریق بالا کیا جائے۔ لیکن ان طوافوں میں دوڑنے کی ضرورت نہیں اور نہ صفا و مروہ میں سعی کی۔

اگر عمرہ لانے کا قصد ہے تو مقام تنعیم کو جانا جو حرم شریف سے چھ یا سات

فرلانگ پر واقع ہے۔ احرام باندھ کر حرم شریف آنے کے بعد وہ پورے ارکان ادا کیے جائیں جو مکہ معظمہ پہنچنے پر ادا کیے تھے جب توفیق عمرے لائے جا سکتے ہیں۔ حرم شریف میں جس قدر ہو سکے تلاوتِ قرآن مجید کیجائے۔ خیرات جس قدر ہو سکے کیجائے۔ کسی سے سختی سے پیش نہ آنا۔ کسی کو ایذا نہ پہنچانا۔ خیرات ایسے خفیہ طور پر دینا کہ کسی کو معلوم نہ ہو۔ اکثر چھوٹے بچے وقت واحد میں آ کر گھیر لیا کرتے ہیں ان کو ایک جگہ بٹھا کر خیرات دیجا سکتی ہے ورنہ رات کے وقت آہستہ آہستہ چلکر اور گشت لگا کر حقیقی مساکین کو دیا جا سکتا ہے۔ گھر لانے کے واسطے جو تحفہ تحائف خریدنے ہوں پہلے ہی سے خرید لئے جائیں کیونکہ اکثر لوگ یہاں حج سے فارغ ہوئے گھر کا راستہ لیتے اور اس لئے سب اچھی اچھی چیزیں خرید لیتے ہیں آخر میں بہت تھوڑا سامان رہجاتا ہے سوائے کپڑے کے جو ہر وقت ملتا ہے۔

خانہ کعبہ کی داخلی

ایام حج میں علی العموم صبح کے وقت شیبی صاحب جو کعبۃ اللہ شریف کے کلید بردار ہیں آ کر دروازہ کھول دیتے ہیں اور اندر جانے کی عام طور پر اجازت ملجاتی ہے۔ چونکہ خانہ کعبہ کا دروازہ قدِ آدم سے بھی زیادہ بلند ہے اس لئے سیڑھی لگا کر چڑھنا پڑتا ہے اور کشمکش بڑی رہتی ہے۔ داخلی ضرور ہونا اس کے بڑے فضائل ہیں۔ حرم شریف کے ہر دروازے پر دربان رہتے ہیں جن کے حوالہ جوتے کر دینا اور واپسی پر ایک دو پیسے دے کر لے لینا۔

دروازوں کے قریب لگکیات ہیں جن میں باادائی قیمت وضو اور طہارت کرسکتے ہیں
پہلے فرض نماز چاروں مصلوں پر علیحدہ علیحدہ ہوا کرتی تھی سلطان ابنِ سعود
کے وقت سے صرف ایک وقت ہوتی ہے۔ سب لوگ اسی میں شریک ہوتے
ہیں البتہ امام مختلف اوقات کی نمازوں میں مختلف ہوتے ہیں یعنے کسی وقت
کی نماز حنفی امام پڑہاتے ہیں تو کسی وقت کی حنبلی امام (جو ابن سعود کا مذہب ہے)
اور کسی وقت کی شافعی امام۔ غرضکہ ایک ہی جماعت ہوتی ہے اور ہر نماز کا وقت
مقرر ہوتا ہے نماز کے وقت سے تھوڑی دیر پہلے ہی حرم شریف میں پہنچ جانا
تاکہ پہلی صف میں جگہ مل جائے حج کے زمانہ میں جمعہ کی نماز میں لوگوں کا وہ
اژدحام اور کثرت ہوتی ہے کہ بیان سے باہر حرم شریف میں کافی جگہ نہ ہونیکے
سبب سے دروازوں کے باہر سڑکوں پر بھی جماعتیں ہوتی ہیں اس سے لئے
ضروری ہے کہ وقتِ نماز سے دو ڈیڑھ گھنٹے پیشتر ہی حرم شریف کو پہنچ جائیں
عورتوں کو تو اس سے بھی پہلے پہنچ جانا چاہیے۔ اس واسطے کہ ان کے لئے
مخصوص جگہیں ہیں۔

ضروری نوٹ۔ عمرہ کے لئے جدہ سے ایسے وقت روانہ ہوں کہ مکہ معظمہ
علی الصباح پہنچیں یا بعد مغرب اس لئے کہ اگر دہوپ کے وقت مکہ مکرمہ پہنچیں
تو طواف کرنا مشکل ہو جائیگا۔ کعبۃ اللہ شریف میں طواف کے مقام پر پتھر کا
فرش ہے جو اس قدر گرم ہو جاتا ہے کہ پاؤں کا رکھنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے
بہترین وقت مغرب کے بعد کا ہے۔ گو تمام دن اور تمام رات برابر لوگ طواف
کرتے ہیں مگر ٹھنڈے وقت بکثرت رات دن کے چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں کسی وقت بھی

ایسا دیکھا نہیں جاتا جس میں طواف نہ ہو رہا ہو سوا نماز کے اوقات کے۔ فرض جماعت کے

الغرض جب عمرہ سے فراغت ہو جائے تو کھانے کا انتظام کرنا ضروری ہے بازارات میں خام اور پختہ اشیاء بآسانی مل جاتی ہیں۔ برتن ضرورت کے موافق خرید لیے جائیں اور گیہوں خرید کر آٹا پسوا لینا اچھا ہے کیونکہ جو آٹا بازار میں ملتا ہے اس میں بعض دفعہ ایک قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے اشیاء کی نسبت بھی اطمینان کر لینا بہتر ہے۔ ان سب امور میں معلم کی امداد ضروری ہے اور وہ کرتے ہیں۔

اگر آپ نے تمتع کی نیت کی تھی یعنے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا تو ذیحجہ کی آٹھویں تاریخ صبح سویرے غسل کرنے کے بعد دوبارہ احرام باندھنا ہوگا۔ اور کعبۃ اللہ شریف میں گول دیوار کے پاس نیت حج کر کے جس کا ذکر افراد میں کیا گیا ہے۔ طلوع آفتاب کے بعد لبیک باواز بلند کہتے ہوئے پیدل جو مسنون طریقہ ہے یا اونٹ پر منیٰ روانہ ہوں۔ منیٰ اور عرفات میں ٹھہرنے کا پورا پورا انتظام جملہ قافلہ حیدرآباد کے لئے ایجنٹ صاحب کے ذریعہ ہوا کریگا جو روانگی سے چند دن پہلے ہو جاتا ہے۔

منیٰ و عرفات میں پانی ملتا ہے مگر گراں اس لئے اگر پہلے ہی سے انتظام کر لیا جاتا ہے تو اس سے وقت پر تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ کام بھی ایجنٹ صاحب کے تفویض ہے۔

ہم اپنے فیاض، حامی دین متین اور ہمدرد رعایا سرکار کا شکریہ جس قدر بھی ادا کریں کم ہے بجز اس کے کہ اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہٗ اور

صاحبزادگانِ بلند اقبال اور شاہزادیان فرخندہ فال کی ترقی عمر و اقبال کی دعا کریں
اور کیا کر سکتے ہیں سرکار عالی وقار ہر سال حج کے لئے تیس ہزار روپیہ
صرف کرتی ہے جس سے غربا کو آمد و رفت کا ٹکٹ اور دیگر مصارف ادا
ہوتے ہیں۔ اور سال گزشتہ سے ایک ایجنٹ کا تقرر بھی عمل فرمایا گیا ہے ان
کے ذمہ علاوہ نگرانی حجاج علاقہ سرکار عالی کے نگرانی مکانات سرکار عالی موقوعہ
مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ بھی متعلق ہے۔ یہی نہیں بلکہ جو لوگ بلدہ سے ہجرت کر کے وہاں
مقیم ہیں اُن کی تنخواہ بلدہ سے حاصل کر کے اُن کو پہنچانا۔ سرکار عالی کے جو
ملازمین وہاں ہیں اُن کی تنخواہ کا انتظام کرنا۔ منیٰ اور عرفات میں حجاج کے
واسطے ٹھہرنے کا انتظام کرنا۔ ڈیروں کا لگانا۔ پانی کا انتظام کرنا اور عرفات میں جمیلہ
قافلہ کے لوگوں کو ایک وقت کا کھانا دینا ان ہی کے ذمہ ہے۔ البتہ سواری کا
انتظام معلم کرتے ہیں۔

منیٰ کے حالات

یہ ایک وادی ہے جس کے دونوں طرف پہاڑ ہے۔ ایک جانب کے
پہاڑ پر وہ مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنے خواب کے بموجب ذبح کرنے
والے تھے لوگ وہاں جاتے ہیں مگر سپاہی جانے سے روکتے ہیں۔ منیٰ کے
تھوڑے حصے میں متعدد مکانات دو منزلہ اور سہ منزلہ بنے ہوئے ہیں جن میں
لوگ صرف موسم حج میں کرایہ سے رہتے ہیں۔ ایسے مکان کا کرایہ جس میں

سو ڈیڑھ سو آدمیوں کے رہنے کی گنجائش ہو۔ سو یا ڈیڑھ سو گنی یعنی پندرہ سو یا دو ہزار روپے کے قریب ہوتا ہے۔ ان مکانات میں چھوٹے چھوٹے حوض ہیں جن میں قبل از قبل مکانات کرایہ سے لینے والے حضرات پانی بھروا لیا کرتے ہیں تاکہ قیام کے زمانہ میں تکلیف نہ ہو۔ وقت مقررہ سے پہلے پانی بھی کفایت سے مل جاتا ہے مگر وقت پر گراں ملتا ہے۔ یعنے چھوٹی مشک کے ۶/ ۔ ۸/ دینے پڑتے ہیں۔ مکانوں کے نیچے دکانیں ہیں جن میں سے کسی میں میوہ بھی ملتا ہے بشرطیکہ موسم ہو۔ اور کسی میں کھانے پینے کی چیزیں خام اور پختہ اور اکثروں میں مٹھائی اور چائے وغیرہ۔ راستہ پر انتہا کی چپقلش رہتی ہے اس لئے نہایت حفاظت کے ساتھ راستہ طے کرنا چاہیئے جب فرودگاہ سے کہیں جانا ہو تو ان علامات اور نشانات کا اطمینان کر لیا جائے جن کے ذریعہ سے پھر اپنے مقام پر واپس آ سکیں۔ مکانوں میں اتنی تکلیف نہیں کیونکہ وہ ایک ہی سلسلہ میں واقع ہیں مگر دوسری چھوٹی چار دیواریاں جو (حوش) کہلاتے ہیں۔ ان کے پہچاننے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ حوش (؟) وہ احاطہ ہے جو چار دیواری سے گھرا ہوا ہو۔ اس قسم کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں احاطے ہیں۔ ان کا کرایہ پانچ یا چھ گنی سے لیکر بیس یا پچیس گنی تک ~~ہے~~ ان کی گنجائش کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔ ہر حوش میں ایک یا دو حوض عام طور پر ہوا کرتے ہیں جن میں کرایہ لینے والے اصحاب پہلے سے پانی بھروا لیتے ہیں۔ ان میں سنڈاس ہیں جن کے اطراف مختصر سی چار دیواری ہوتی ہے۔ بازار کی صفائی سرکار کی طرف سے ہوتی ہے مگر ان حوشوں میں اونٹوں کی مینگنیاں خشک ہو کر ہوا سے گرد کے

دور پر پھیلی پڑی رہتی ہیں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے میدانوں میں لوگ ڈیرے نصب کر کے رہتے ہیں بعض گوشوں میں چھوٹے چھوٹے مکانات بھی ہوتے ہیں۔ جس کا کرایہ زیادہ ہوتا ہے۔ حجاج کی واپسی کے بعد دوسرے موسم حج تک یہاں صرف چند بدوی خاندان مکانات کی حفاظت کے لئے رہتے ہیں۔ منیٰ میں مسجد خیف ہے جس کی کرسی بہت اونچی ہے اور اس کے متصل سرکاری دواخانہ ہے۔ منحر یعنے قربانی کی جگہ ایک وسیع میدان ہے جس کو خاردار تار سے محصور کر دیا گیا ہے۔ اندر جانے کے لیئے علٰحدہ علٰحدہ راستے ہیں۔ یہاں قربانی کے بکرے، دنبے، گائے، اونٹ ملتے ہیں۔ بکروں کی اوسط قیمت پانچ روپیہ اور دنبوں کی سات روپے ہوتی ہے۔ بکرے اور دنبے لاکھوں کی تعداد میں قربانی کیئے جاتے ہیں۔ اس لئے گوشت بہت کم کھایا جاتا ہے۔ بڑی بڑی نالیاں کھود کر ان میں گوشت سرکاری آدمی دفن کر دیتے ہیں۔ البتہ اچھے اچھے دنبوں اور بکروں کے چمڑوں کو وہاں کے آدمی لیجاتے ہیں۔ جو غالباً سرکاری لوگ ہوتے ہیں۔ اور سکھا کر ان کو بیچ دیا جاتا ہے۔ اگر چاہیں تو تھوڑا سا گوشت اپنی قربانی کا لاسکتے ہیں۔ ذبح کرنے والے وہاں موجود رہتے ہیں۔ جن کی اجرت (دو آنے) ہوتی ہے اور چھیلنے والوں کی (چار چھ آنے) ہے۔ چونکہ کثیر تعداد میں قربانیاں ہوتی ہیں اس لئے دوسرے روز گرمی کی وجہ سے سخت تعفن پیدا ہو کر اکثر مرض ہیضہ بھی شروع ہو جاتا ہے اس لئے خیال رکھنا چاہیئے کہ خواہ مکان کرایہ سے لیا جائے یا ڈیرے نصب کئے جائیں مگر اس مقام سے نزدیک نہ ہوں ورنہ تعفن کے باعث رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

نوٹ۔ جمال یعنے اونٹ والوں کو لوگ ناحق ناروا بدنام کرتے ہیں حقیقت
میں وہ بہت شریف ہوتے ہیں۔ ان کی بعض خصوصیات ہیں جن کی عادت ان کو
بچپن سے ہوتی ہے۔ چونکہ ہم اس کے عادی نہیں اس لئے ہم کو ناگوار معلوم ہوتا
ہے اسی وجہ سے اکثر حضرات ان سے ناخوش رہتے ہیں۔

پہلی خصوصیت ان کی یہ ہے کہ دھوپ میں پاپیادہ میلوں چلے جاتے ہیں۔
جب راستہ میں پیاس معلوم ہو تو اجازت کے بغیر حاجی کی صراحی نکال لیتے اور
پانی پی لیتے ہیں جو حاجی کی خفگی کا باعث ہوتا ہے مگر ان کی ایثار نفسی ملاحظہ ہو
کہ اگر اور چار آدمی اس وقت آجائیں تو ان چاروں کو بھی اس میں سے ضرور
دیں گے۔ خواہ خود ان کے لئے بھی کافی نہ ہو۔ اسی کی معنی ہیں یوثرون علے
انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کے۔

اگر ان کو کھانے کی کوئی چیز دیجائے تو جتنے اشخاص اس وقت ان کے
ساتھ ہوں وہ سب اس کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ خواہ ہر ایک کو کتنی ہی
کم کیوں نہ ملے۔ مگر بغیر تقسیم کے نہیں کھاتے۔ اسی لئے وہ اس بات کو بہت ناگوار
خیال کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے سامنے کھانا یا اور کوئی چیز کھائیں اور انہیں
اس کا شریک نہ کریں یا اسمیں سے ان کو نہ دیں۔ عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہم لوگ
ایسی باتیں نہیں بھاتیں اور ان سے لڑنے اور جھگڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔
اگر آپ کوئی چیز ان کے سامنے کھائیں تو ضرور تھوڑی ان کو بھی دیدیں تو
بہت خوش ہو جاتے ہیں۔

جب وہ آپ کے ساتھ چلتی ریت میں چلتے ہیں اس طرح کہ اونٹ کی رسی پکڑے

سامان کی حفاظت کرتے اور شغدف سنبھالے ہوئے۔ اسلئے کرایہ مقررہ کے علاوہ کچھ ان کو بطور انعام ضرور دینا چاہیئے اس سے وہ آپ کے غلام بن جاتے ہیں۔ جتنی محنت وہ کرتے ہیں اس کے لحاظ سے دو ایک روپے انکو دیدینا کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ یہ خیال محض غلط ہے کہ جب اونٹ کا کرایہ دیدیا گیا ہے تو بخشش دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ سب جمّال اونٹوں کے مالک نہیں ہوتے اکثر نوکر ہوتے ہیں اس لئے علاوہ مقررہ تنخواہ کے ان کو کچھ اور نہیں ملتا۔ انعام دینے سے بیچارے بہت خوش ہوجاتے اور ہر طرح کا آرام پہنچاتے ہیں

کہ مکہ سے صبح کے نکلے ہوئے اونٹ تقریباً گیارہ بجے کے قریب منیٰ پہنچتے ہیں اور وہاں پہنچکر کھانے سے فارغ ہوکر وہاں کی مسجد خیف میں نماز ادا کیجا سکتی ہے تمام رات گذارنے کے بعد ۹ ذیحجہ کی صبح کو قبل طلوع آفتاب منیٰ سے روانہ ہوکر عرفات جاتے ہیں۔ راستہ میں ایک مقام ملتا ہے جس کو وادی محسر کہتے ہیں وہاں جلد گذرنے کا حکم ہے۔ گیارہ یا ساڑھے گیارہ بجے کے بعد عرفات پہنچ جاتے ہیں۔ گو منیٰ سے عرفات چھ میل ہے مگر راستہ میں اس قدر اژدہام رہتا ہے کہ کئے گھنٹوں میں یہ طے ہوتا ہے۔ ایجنٹ صاحب سرکاری طور پر جملہ حجاج کے لئے ڈیروں کا انتظام کرتے ہیں اسلئے وہاں اترتے ہی مسجد نمرہ میں نماز کے واسطے جانا چاہیئے ورنہ مسجد میں جگہ نہیں ملتی۔ مسجد کے مسقف حصے میں کم آدمی سماتے ہیں۔ اپنے ساتھ جانماز ضرور لیجانا۔ مسجد کیحالت بہت خراب رہتی ہے۔ مسجد کا دروازہ ہے مگر چونکہ بند نہیں کیا جاتا اس لئے جانور اس میں رہتے ہیں اور ان کی ساری [illegible] ہے۔ کوئی

جھاڑو تک نہیں دیتا۔ بعض جگہ ہڈیاں تک پڑی رہتی ہیں۔ نہ معلوم اس مسجد سے اس قدر کیوں بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ یہاں خطبہ پڑھنے کے بعد نماز ظہر و عصر ملا کر پڑھی جاتی ہے جو ظہر کے وقت ہوتی ہے۔ اس نماز میں حاکم وقت شریک رہتے ہیں۔ جمعہ کی طرح پہلے امام صاحب دو خطبے پڑھتے ہیں۔ زاں بعد فریضۂ ظہر کی تکبیر ہوتی ہے اور نماز ظہر کے بعد ہی عصر کی نماز کے لئے دوسری تکبیر ہوتی ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں کوئی نماز جائز نہیں ہے۔

ضروری نوٹ۔ امام کے ساتھ جماعت نہ ملے تو ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر علیحدہ علیحدہ پڑھی جائیں۔ جمع نہ کیجائیں۔

بعد فراغ نماز ڈیرے کو آنا اور کھانا کھانے کے بعد جبل رحمت پر جانا چاہیئے جہاں حاکم وقت بھی جاتے ہیں۔ مگر ڈیرے سے روانگی کے وقت اپنی جگہ کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا ورنہ نہ تو ڈیرا ہی ملیگا نہ تو ساتھی یہاں تک کہ منیٰ پہنچیں۔ احکام یہ ہیں کہ قبل غروب آفتاب حدود عرفات سے گزر کر مزدلفہ جو منیٰ کے راستہ میں تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں مغرب کی نماز ادا کیجائے خواہ کتنی ہی دیر کیوں نہ ہو جائے۔ واپسی میں بھی وادی محسّر سے تیزی کے ساتھ گزر جانا چاہیئے۔ مزدلفہ میں تھوڑے کنکر چن لیے جائیں تاکہ منیٰ میں رمی جمار کے کام آئے۔ مزدلفہ میں کھچڑی پکا سکتے ہیں ورنہ کھانا جو ساتھ ہو اُسی پر اکتفا کیا جائے یہاں پہنچتے پہنچتے کوئی رات کے بارہ بجے سے زائد ہو جاتے ہیں اس کی وجہ راستہ میں خلق اللہ کی کثرت ہے اور بعض اوقات کثرت کے باعث شغدفوں میں ٹکر ہو جاتی ہے اور لوگ گر جاتے ہیں۔ جمالوں کے ساتھ اچھا

برتاؤ کرنے سے وہ اونٹوں کی کماحقہٗ حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ رات مزدلفہ میں
گزار کر قبل طلوع آفتاب یہاں سے روانگی ہو جاتی ہے اور منیٰ میں واپس
آکر اپنے قدیم ڈیروں یا مکانوں میں ٹھہرنا پڑتا ہے۔

عرفات کا بیان

یہ ایک وادی ہے جس کے اطراف دور دور پہاڑ ہیں۔ ایک چھوٹا پہاڑ
اس وادی کی مشرق کی جانب ہے جسے جبلِ رحمت کہتے ہیں۔ جہاں ہزارہا
مخلوق جمع ہوتی ہے۔ یہاں بھی پہلے خطبہ ہوتا تھا مگر اب صرف شاہ حجاز آتے ہیں
اور دعا مانگی جاتی ہے۔ عرفات کی حد بندی بھی ہے حدود کے اندر ڈیرے لگانا
اور ٹھہرنا چاہیئے۔ حدود کے باہر ٹھہرنے سے حج نہیں ہوتا۔ اگر مسجد نمرہ تک نہ جا سکیں
تو اپنے مقام پر ہی نماز ادا کر لیں۔ پھر اگر جبلِ رحمت کو بھی نہ جا سکتے ہوں تو اپنی
جگہ ہی اللہ جل جلالہٗ سے دعا مانگتے رہیں اور مکہ معظمہ میں دعاؤں کا ایک رسالہ
ملتا ہے اس کو اور قرآنِ مجید کو پڑھتے رہیں اور عبادتِ الٰہی اور توبہ و استغفار
میں مشغول رہیں۔ اگر نویں تاریخ کو کوئی ذرا سی دیر بھی عرفات میں ٹھہر لیگا تو اسکا
حج ہو جائے گا جو اس تاریخ کو نہ ٹھہریگا اس کا حج نہ ہوگا۔ مسجد نمرہ جبلِ رحمت سے
کوئی میل ڈیڑھ میل پر ہے۔ جبلِ رحمت کے بازو ایک مسجد ہے۔ جہاں حضور اکرم صلعم
نے نماز پڑھی تھی اس لئے وہاں نفل نماز ادا کیجائے۔ جبلِ رحمت پر چڑھنا مشکل
کام ہے ایک تو لوگوں کی کشمکش دوسرے سرکاری سپاہی اوپر تک نہیں
جانے دیتے اس لئے جہاں تک جا سکیں وہاں تک جا کر واپس ہو جانا اچھا ہے

پہاڑ کے دامن میں ایک بڑا حوض بنا ہوا ہے۔جس میں نہر زبیدہ کا پانی بھرا رہتا ہے۔عرفات میں متعدد مقامات پر نہر زبیدہ کھلی ہوئی ہے جس سے لوگ پانی لیجایا کرتے ہیں پڑاؤ بڑا ہوتا ہے اس لئے بدوی مختلف مقامات پر پہلے سے ہی زمین کو لیپ کر بطور حوض کے بنا کر پانی بھر رکھتے ہیں اور اس میں سے حج کے وقت پانی لیکر فروخت کرتے ہیں۔یہ پانی گندلا ہوتا ہے۔مگر اس وقت اسی کو غنیمت سمجھا جاتا ہے۔اگر پانی چھاننے کے لئے تھوڑا کپڑا ساتھ رہے تو اچھا ہے نہر زبیدہ کا پانی عام طور پر بالکل صاف اور شفاف ہے مگر جب گڑھوں میں رکھا جاتا ہے تو گندلا ہوجاتا ہے۔پانی کی یہاں کبھی ۸ر کو اور کبھی ایک روپیہ کو چھوٹی مشک ملتی ہے مگر ملتی ضرور ہے۔ذریعہ ایجنٹ صاحب ہماری نیابض سرکار یہاں اپنے سب حیدرآبادی حجاج کے لئے پانی کا انتظام کرتی ہے۔اس لئے سرکار کے ایجنٹ صاحب کے ساتھ اس مقام میں ٹہرنے کا انتظام قبل از قبل کرلیا جائے۔معلم کوئی ہو اس کی ضرورت نہیں ایجنٹ صاحب سرکار جملہ حجاج علاقہ سرکار عالی کو یہاں اور منیٰ میں ہر طرح آرام پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔عرفات میں ایک وقت کے کھانے کا اور پانی اور ڈیروں کا انتظام انہیں کے سپرد ہے منیٰ میں البتہ صرف مکان یا ڈیروں کا اور پانی کا انتظام ان کے تفویض نہیں ہے میری یہ تحریک سرکار میں پیش کردی گئی ہے کہ منیٰ میں کرایہ سے ایک مکان لیا جایا کرے۔جس کا کرایہ تین روز کے رہائش کے واسطے تقریباً تیرہ سو سے دو ہزار روپے تک ہوگا مگر اس میں سو ڈیڑھ سو آدمی بآرام ٹہرسکیں گے۔مکان نہ ملنے کی حالت میں اگر آپ اپنا آرام چاہیں تو ایجنٹ صاحب کے ذریعہ سے

کوئی حجرہ کرایہ پر لے لیں کیونکہ ڈیروں میں دن میں شدتِ گرمی کے باعث سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں مغرب سے صبح تک بہت ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

جب مزدلفہ سے منیٰ پہنچیں تو بعد عصر اور قبل مغرب رمی جمار کرنا جس کو عام زبان میں شیطانوں کو کنکریاں مارنا کہا جاتا ہے۔ یہ تین ستون تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بنے ہوئے ہیں ان کے قریب ایک اژدہام رہتا ہے پہلے بڑے ستون کو پھر منجھلے پھر چھوٹے کو کنکریاں ماری جاتی ہیں اور مارتے وقت تکبیر کہی جاتی ہے۔ رمی جمار یعنے کنکریاں مار کر مقام قیام پر واپس آسکتے ہیں یا مسجد خیف میں جا کر

صفحہ ۷۵۔ نوٹ ہر ستون پر سات کنکر مارنا چاہیئے گویا اکیس کنکر تینوں ستونوں پر مارنا۔

لئے مکہ معظمہ جانا اس کے بعد مردوں کو سر منڈھا کے یا بال کترے کے بعد احرام کھول دے کر غسل کر کے معمولی لباس پہننا چاہیئے۔ عورتیں رمی جمار طواف زیارت اور قربانی دیکر صرف ۲ انگل بال کتر وا دیں۔ پھر احرام کھول ڈالیں۔ طوافِ زیارت کے لئے کرایہ کے جھٹکے یا خچر پر مکہ معظمہ جو تقریباً ۳ میل ہے جا کر طواف سے فارغ ہو کر آجائیں (اسمیں صرف طواف کے (۷) چکر کرنا، نفلیں ادا کرنا اور زمزم پینا ہے سعی صفا مروہ نہیں ہے) تو حج کے ارکان پورے ہو جاتے ہیں۔ جب تک اس کی تکمیل نہ ہو حج پورا نہیں ہوتا۔ جھٹکہ کا کرایہ فی کس (ے) ہوتا ہے۔ اونٹ یا گدھے پر سواری کی عادت نہ ہو تو ظاہر ہے تکلیف ہو گی۔ جھٹکہ میں ۴ آدمی بیٹھتے ہیں اور مکہ معظمہ کو جھٹکہ دو گھنٹے میں پہنچ جاتا ہے۔ دوسرے روز بھی کنکریاں مارنا پڑتا ہے اور تیسرے روز بھی تیسرے دن مغرب سے پہلے منیٰ سے رخصت ہو کر

رات کو کہ معظمہ میں سب قافلہ پہنچ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر علالت یا معذوری کی وجہ سے کنکریاں مارنے کے لئے نہ جا سکیں۔ تو اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنا دیں جو یہ کام آپ کی طرف سے کر دیگا۔ مگر منیٰ میں تین روز تک ٹھہرنا ضروری ہے۔

قربانی اپنے کسی عزیز قریب مردہ یا زندہ کی طرف سے بھی کر سکتے ہیں۔

طواف زیارت سے جس قدر جلد فراغت ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ اگر دسویں ذیحجہ کی شام کو ہو تو سب سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ اس روز اور اس وقت حرم شریف میں لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ آسانی سے طواف اور حجر اسود کو بوسہ دے سکتے ہیں۔ اگر جلد آنا ہو سکے تو حرم شریف میں عید کی نماز بھی مل سکتی ہے۔

منیٰ میں کوئی متعدی مرض مثل ہیضہ کے نہ ہو تب بھی غیر معمولی اموات واقع ہوتی ہیں۔ اس کے اسباب ظاہری یہ ہیں:۔

(۱) دن کو سخت دھوپ کا ہونا اور لو کا چلنا جو اکثر ناقابل برداشت ہوتی ہے

(۲) اکثر غریب کمزور حجاج عرفات تک پیدل جاتے اور آتے ہیں۔ انکے پاس نہ کھانا ہوتا ہے اور نہ پانی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایسی سخت دھوپ میں سے آتے ہی سبیل میں سے ٹھنڈا پانی لیکر پی لیتے ہیں اس سے قلب پر یکدم اثر ہو کر مرجاتے ہیں۔

(۳) پانی گراں ہونے کی وجہ سے خرید نہیں سکتے اور نہ دور جا کر لا سکتے ہیں نہ ان کو کھانا لانے والا ملتا ہے پیاس اور فاقوں کے ہاتھوں بھی دم توڑ دیتے ہیں

(۴) چونکہ قربانی کا گوشت بھی غربا کو مفت مل جاتا ہے اس لئے زیادہ کھا جاتے ہیں

جس سے بدہضمی شروع ہو جاتی ہے پھر ہیضہ پڑ ڈال دیتی ہے۔

(۵) قربانی اور دم کے ہزار ہا جانور دفن کر دیے جاتے ہیں اور سخت گرمی کے باعث ان میں تعفن پیدا ہو کر ہوا خراب ہو کر اکثر ہیضہ پڑ ڈال دیتی ہے۔

نوٹ۔ اگر خدانخواستہ ہیضہ پھوٹ پڑے تو پینے اور برتنے کے پانی کو خوب جوش دیکر استعمال کرنا چاہیے۔ کوئی بازاری پکی ہوئی چیز خرید کر نہیں کھانا چاہیے۔

منیٰ میں جو اموات ہوتی ہیں ان کے دفن کرنیکا انتظام منجانب سرکار ہوتا ہے اطلاع دینے پر لوگ میت کو بند گاڑی میں لیجاتے غسل دے کر کفناتے اور دفن کر دیتے ہیں۔ اموات کی تعداد کثیر ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے گڑھوں میں کئی لاشیں ڈالکر مٹی ڈال دی جاتی ہے جنازے کی نماز بھی وہیں ادا کی جاتی ہے۔

جس طرح عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت سے حرم شریف میں داخل ہونے تک لبیک بآواز بلند کہا جاتا ہے اسی طرح بوقت حج ابتدائے احرام سے سر منڈانے تک تلبیہ یعنے لبیک کہنا چاہیئے۔ حج کے زمانہ میں بھی وہی چیزیں حرام یا خراب ہوتی ہیں جو عمرے کے وقت ہوتی ہیں اور دم یعنے بکرا کاٹنا صدقہ وغیرہ دینا بھی ویسا ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور ان ہی اسباب سے جیسا عمرہ کے وقت دینا بیان کیا گیا ہے۔ دم کا بکرا ذبح کرنے یا صدقہ دینے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ منیٰ یا مکہ معظمہ ہی میں ہو۔ مدینہ منورہ جانے کے بعد یا وطن واپس ہو کر بھی دے سکتے ہیں۔

طوافِ زیارت ۱۳ ذیحجہ کے مغرب سے پہلے جا کر کر لیا جائے ورنہ بعد مغرب طواف کیا جائے تو دم دینا ہوگا۔ اگر بھول جائیں تو حج نہ ہوگا۔

جب منیٰ سے مکہ معظمہ واپس ہوں تو طواف جتنے بار ہو سکے ادا نہ ہو سکے۔ قرآن شریف کی

تلاوت۔ نماز پنجگانہ کی حرم شریف میں ادائی۔ عمرہ کا (نفل) لانا۔ تحفہ تحائف کا خریدنا درستی سامان بغرض مدینہ منورہ کے سوا کوئی کام نہیں رہتا۔

تحائف جو عام طور پر مکہ معظمہ سے خریدے جاتے ہیں۔ زمزم مسواک سرمہ تسبیح سر پر ڈالنے کے رومال بیت اللہ شریف کا غلاف جانماز روغن بلسان عملک

یہاں شہد بھی ملتا ہے مگر مدینہ منورہ کا بہت اچھا ہوتا ہے۔ اگر زمزم زیادہ لانا ہو تو ٹن کے بڑے ڈبوں میں جن کی قیمت ۱۲ر ہوتی ہے اندر موم ڈالکر اس طرح گرم کر کر ہلایا جائے کہ اس کے اندر موم پوری طرح بطور غلاف کے ہو جائے اکثر اس طرح تیار کردہ ڈبے ملتے ہیں ان میں زمزم بھروا کر جھلوا دیا جائے تو زمزم اچھا رہتا ہے بگڑتا نہیں یہ جملہ سامان معلم کے ذریعہ جدہ روانہ کر دیا جائے۔ آپ کے وہاں پہنچنے تک حفاظت کے ساتھ رہتا ہے۔ اب صرف مدینہ منورہ یا وطن واپس ہونا باقی رہتا ہے منی سے واپس ہونے کے ہفتہ عشرہ بعد مدینہ منورہ یا کسی اور مقام کو جانے کی اجازت ملتی ہے اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اکثر بدوی و نجدی جو حج کے لئے آئے تھے اپنے وطن کو واپس ہوتے ہیں کہیں راستہ میں ان سے (حجاج کے اندر) کوئی حادثہ پیش نہ آجائے اس لئے ان کے واپس ہونے کے بعد اجازت ملتی ہے۔ اگر طائف جانا چاہیں تو جا کر مکہ معظمہ واپس ہونا ہوگا پھر مدینہ منورہ جانا۔ طائف کا سفر اونٹ اور موٹر کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ہر ایک کا کرایہ حکومت کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ آپ خود بھی مختلف موٹر کمپنیوں سے دریافت کر سکتے ہیں جب مدینہ منورہ جانے کا ارادہ اور وہ بھی پہلے ہی چکر ہو تو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک تقریباً ۵ اگنی (دینے ہونگے) جس میں مدینہ طیبہ سے جدہ تک واپسی کا کرایہ بھی شریک ہے۔ موٹریں حجاج کو

مدینہ طیبہ پہنچ کر واپس ہوتی ہیں تو کرایہ میں کمی ہو جاتی ہے یعنے دوسری جگہ میں ۱۲ اور تیسری میں ۱۰ گنی کرایہ ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے انتظار میں مکہ معظمہ میں رہنا ہوتا ہے۔ اس کرایہ میں سے ۴ گنی فی کس موٹر کمپنی والے سرکاری ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اسلئے جدہ میں ہر موٹر کے آدمی گن لئے جاتے ہیں اور راستہ میں بھی متعدد مقامات پر جہاں جہاں موٹریں ٹھہرتی ہیں تنقیح کر کے تصدیق کیجاتی ہے تاکہ موٹر والے بلا ادائی ٹیکس زائرین کو نہ لیجائیں۔ مدینہ شریف کی پہلی منزل جدہ ہے جو چار یا پانچ گھنٹے کا راستہ ہے اس لئے اگر تھوڑا سا کھانا ساتھ رہے تو کافی ہے مگر یہاں سے نکلنے کے قبل اپنے سامان کی درستی کر لینا چاہیئے۔ اگر تحائف وغیرہ زیادہ ہوں تو معلم کو ہدایت کر دی جائے کہ اور مسافروں کے سامان کے ساتھ جدہ میں رکھدے۔ جو کچھ کرایہ ایک یا نصف اونٹ کا ہو دیدیا جائے اور اتارنے کی مزدوری بھی۔ اگر اونٹوں پر مدینہ طیبہ جانا چاہیں تو سب سامان ساتھ رکھنا ہوگا تاکہ ۱۴ روز کا راستہ کھانا پکاتے کھاتے ہوئے گزر سکے۔ غلہ بھی ساتھ رکھنا چاہیئے گو بعض مقامات پر خام اشیاء چاول، آٹا وغیرہ ملتے ہیں مگر اونٹوں پر جس قدر گنجائش ہو ساتھ رکھنا بہتر ہے۔ اگر زیادہ آدمی ہوں تو حسب ضرورت اونٹ سامان کے واسطے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ کپڑے دھلوا کر ساتھ لیجانا موٹر میں سوائے بستر چھوٹے صندوق اور ایک ہٹی کے کچھ اور رکھا نہیں جا سکتا اس لئے موٹر میں سفر کرنے کی صورت میں کھانے پکانے کا سامان مکہ معظمہ میں غریبوں کو دیدینا۔ اور مدینہ منورہ پہنچکر دوسرا سامان خرید کر لینا جس میں ہر طرح کفایت ہے

صفحہ ۷۹ + مکہ معظمہ سے روانہ ہونیکے قبل طواف وداع سے فارغ ہو جانا چاہیئے گویا کعبہ شریف سے روانگی کی اجازت لیجا رہی ہے۔ جدہ میں رات۔

یہاں پر موٹر انجینیر صاحب ہر موٹر کو دیکھکر روانگی کے قابل ہونے کا صداقت نامہ دیتے ہیں۔ اور جب تک جدہ کے دروازے پر یہ صداقت نہ دکھلایا جائے موٹر کو روانگی کی اجازت نہیں ملتی۔ اس کے بعد مسافروں کی تنقیح کیجاتی ہے کہ آیا بہت سے زاید اشخاص تو سوار نہیں ہیں۔ من بعد موٹر میں پٹرول بھر لیا جاتا ہے۔ دو بجے جدہ سے نکلکر پٹرول کے لینے اور تنقیح سے فارغ ہوتے تک ۴۔ اور ۵ کے مابین کا وقت ہوتا ہے اُس وقت روانہ ہوتے ہیں۔ ہر چار موٹروں کے ساتھ ایک فاضل خالی موٹر بھی ہوتی ہے جس میں ضروری سامان مرمت جیسے ٹیوب ٹائر تیل پٹرول وغیرہ اور ایک شخص جو ماہر فن ہو رہتا ہے راستہ میں کوئی ایک موٹر بھی کسی کارخانہ کی خراب ہو جائے تو اُس کارخانہ کی دوسری موٹریں کسی آئندہ منزل پر اس موٹر کے آنے تک ٹہرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ پہنچنے میں اکثر دیر ہو جایا کرتی ہے۔ اگر موٹر اچھی ہو تو ۲۶ گھنٹہ میں جدہ سے مدینہ طیبہ تا سانی پہنچ سکتے ہیں۔ اور ان ۲۶ گھنٹے میں رات کو ۵ یا ۶ گھنٹے اور دن کو ۲ یا ۳ گھنٹے آرام لیکر کھانا پکوا کر کھا سکتے ہیں۔

جدہ پہنچنے پر جو سامان مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے رکھا گیا تھا۔ ہمراہ لے لینا کپڑے دھلوانے ہوں تو معلم کے وکیل کے تفویض کر دینا۔ گھی کا ڈبہ۔ سیو دال کا ڈبہ بسکٹ۔ جو یہاں رکھوا دیے گئے تھے ساتھ لے لینا بستر تو ساتھ رہتا ہی ہے لباس بھی ساتھ لے لیں۔ اگر ممکن ہو تو خشک اور تر میوہ بھی لے لیں۔

جدہ سے موٹر میں روانہ ہونے کے بعد بڑی منزل رابق کی ملتی ہے جو جدہ سے تقریباً (۱۵۰) میل ہے گو درمیان میں اور منزلیں بھی ہیں مگر یہاں چار خانے

بہت ہیں۔ اناج وغیرہ کی جس قدر ضرورت ہو مل جاتا ہے اور کھانا بھی افراط کے ساتھ تیار رہتا ہے۔ صرف حج کے زمانے میں جب ان کو معلوم ہو جائے کہ قافلہ فلاں روز پہنچنے والا ہے۔ ورنہ معمولی طور پر بازار ہمیشہ رہتا ہے۔ چائے خانوں میں بکثرت کھٹائیاں (بوضع پلنگ) ملتی ہیں اور یہ وہ مقام ہے جہاں اونٹ اور موٹر سے سفر کرنے والے ٹھہرا کرتے ہیں دونوں قافلے علیحدہ علیحدہ رستوں سے آکر یہاں قیام کے بعد مختلف راستوں سے جاتے ہیں۔ کیونکہ موٹروں کی آواز سے اونٹ چمکتے ہیں۔ اسی لئے علیحدہ علیحدہ چلتے ہیں اور اونٹ کے قافلہ کے لئے کم مسافت کا راستہ اختیار کرتے ہیں یہاں آٹھ۔ دس گھنٹے سفر کرکے پہنچتے ہیں۔ اس لئے رات یوں ہی گذاری جاتی ہے اور صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر روانگی عمل میں آتی ہے اور پھر دوپہر کے بعد کوئی بڑی منزل پر ٹھہرتے ہیں۔ جہاں دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد روانہ ہو جاتے ہیں۔ مدینۂ منورہ کے قریب ایک مقام ہے جس کو (بیر علی) کہتے ہیں۔ یہاں پہلے پہل بہت شیریں اور بہت ٹھنڈا پانی ملتا ہے۔ وہ پانی کی قیمت فی صراحی دو پیسے دینی پڑتی ہے مگر دنیا بھر میں اس قدر شیریں اور ٹھنڈا پانی نہیں ملتا۔ جیسا کہ مدینہ منورہ اور اُس کے اطراف واکناف میں ملتا ہے۔ یہاں برف نہیں مگر بہت ٹھنڈا پانی ملتا ہے۔ ہر مکان میں صراحیوں میں پانی رکھا جاتا ہے۔ یہاں کی صراحیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں سے ہر وقت پانی پھوٹتا رہتا ہے۔ اگر صراحیوں کا انتظام نہ کیا جائے تو پانی کی تکلیف ہوتی ہے اور لطف یہ کہ جس قدر زیادہ لُو چلے اُسی قدر پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔

مدینہ منورہ میں معلم جن کو مزدور بھی کہتے ہیں مقرر ہیں۔ ہر شہر کا ایک معلم یا مزدور
ہوا کرتا ہے۔ سرکار عالی کے علاقہ کے حجاج کے لئے ابو سعود صاحب مزدور ہیں ان
سے ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ یہ حرم شریف سے کچھ فاصلہ پر رہتے ہیں۔ مدینہ
منورہ میں بھی سرکار عالی کے رباط ہیں۔ ایک حسین بی کی رباط ہے دوسرا حسین بی
کا مکان ہے تیسرا رباط افضل الدولہ بہادر ہے چوتھا باغ شمسیہ پائیگاہ آسمانجاہی
کے علاقہ کا ہے۔ یہاں رہنے کے لئے جگہ ہے مگر اگر حرم شریف سے متصل رہنا
چاہیں تو کرایہ کا مکان لے لیں۔ رباطات مذکورہ بہت کہنہ بوسیدہ حالت میں ہیں
غریب حجاج تو ان ہی میں رہتے ہیں۔ بعض حسین بی کے مکان میں قیام کرتے
ہیں۔ اس رباط اور مکان کے داروغہ محمد جعفر صاحب داغستانی اس کے ایک حصہ
میں رہتے ہیں۔ بقیہ حصہ میں حجاج ٹھہر سکتے ہیں۔ یہ جگہ اچھی ہے لب سڑک بھی
ہے اور مکانیت بھی صاف ستھری ہے مگر اس میں بہت تھوڑے حجاج قیام
کر سکتے ہیں۔ عورتوں کے لئے حرم شریف تک جانے میں کچھ فاصلہ طے کرنا پڑتا
ہے جس سے ان کو تھوڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ پہنچکر غسل کرنا اور لباس
بدلنا پھر حرم شریف کو جانا چاہیئے۔ اگر معلم سے کہدیا جائے تو وہ یا ان کے
وکیل مقررہ وقت پر آجاتے ہیں اور حرم شریف میں لیجاکر سلام پڑھاتے ہیں۔
مکہ معظمہ اگر حق سبحانہ وتعالی کا حرم ہے تو مدینہ طیبہ اس کے سچے اور پیارے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ امی وابی کا حرم ہے۔ پس اس کی جو
بزرگی اور فضیلت ہے وہ ظاہر ہے۔ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی
ہیں ہم کو آپ سے جس درجہ محبت ہونی چاہیئے اس کا بیان خود حدیث شریف میں

موجود ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے۔ "تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ
میں اُس کے نزدیک اُس کے ماں باپ آل۔ اولاد۔ اور سب لوگوں سے زیادہ

صفحہ ۸۳ ضروری نوٹ سعودیہ عقاید کے مطابق جالی مبارک کو چھونا اور بوسہ
دینا منع ہے اور روضۂ مطہرؐ کی طرف ہاتھ اٹھاکر فاتحہ پڑھنا بھی جائز نہیں اس کی نگرانی کے
لئے جالی مبارک کے اطراف متعدد سپاہی ہر وقت موجود رہتے ہیں وہ لوگ حتی الامکان
ان امور کے نسبت منع کرتے ہیں۔ اگر منع کرنے کے بعد بھی کیا جائے تو مارتے ہیں۔ چونکہ
ہم لوگ زیارت کے لئے جاتے ہیں وہاں تک ہمارا پہنچنا ہی کافی ہے۔ قبلہ رُو ہوکر حسب قدر چاہیں
ہاتھ اٹھاکر دعا مانگیں کوئی نہیں روکتا۔ اسلئے اون سے لڑتے اور جھگڑنے کے بجائے چپ چاپ فاتحہ
وغیرہ پڑھکر جالی مبارک کے قریب سے ہٹ جانا چاہیے۔ البتہ قریب میں بیٹھ کر تلاوت قرآن شریف
کرتے رہنا اور درود شریف پڑھتے رہنا۔

کیجائے اس طرح کہ تھوڑی دیر کھڑے سلام عرض کرکے داخل ہونے کی
خواہش کرکے سیدھا پاؤں پہلے اندر رکھکر داخل ہوں پھر جالی مبارک کے پاس
آہستہ آہستہ درود شریف اور سلام پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں۔ جالی مبارک میں
قبلہ رُخ ایک گول روزن کے مقابل کھڑے ہوکر معلم سلام پڑھاتے ہیں۔ اس
روزن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے
مبارک کے مقابل ہے۔ سرور انبیا و کونین صلعم کے بازو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ و سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول و خلیفہ ثانی بھی آرام
فرما ہیں۔ پہلے خلیفہ اول پھر خلیفہ ثانی کے مقابل کھڑے ہوکر سلام پڑھاتے ہیں علاوہ
ازیں اُن سب مقامات کو بھی مزور صاحب بتاتے ہیں جہاں دو دو رکعت نفل

ادا کیجاتی ہے۔ ایک مقام ایسا بھی ہے جس کو مصلیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے اور جہاں محراب بنی ہوئی ہے مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ خاص محراب نہیں بلکہ اس کے سیدھے جانب کا حصہ اصل مقام ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نماز ادا فرماتے تھے۔ دوسرے جو مقامات ہیں وہ ستون ہیں اور ہر ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم ہے۔ اور سیدۃ النسا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے نام سے منتصف ہیں۔ یہاں کی نمازوں کے اوقات دریافت کر کے اس مصلیٰ شریف اور جالی مبارک کے درمیان کے حصہ میں مدینہ منورہ میں ٹھہرنے تک نماز باجماعت ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب نماز کے وقت سے بہت پہلے وہاں پہنچیں۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ مدینہ منورہ کے لوگ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا سخت ننگ و عار خیال کرتے تھے۔ مگر انقلاب زمانہ نے بعض کو اس پر مجبور کر دیا ہے اس لئے جو کچھ ہوسکے نذر کر دیا جائے۔ وہ لوگ ایسے عمدہ ہیں کہ زیادہ دینے پر مجبور نہیں کرتے اور نہ لپٹتے ہیں۔ لا یسئلون الناس الحافا ان پر پوری طور پر صادق آتا ہے۔ ان کی تعداد قلیل اور ان کی کثیر ہے جو ان کو بھی معیوب سمجھتے ہیں۔ اور فقر و فاقہ پر ہی ان کی گذر اوقات ہوتی ہے مگر وہ رزاق عالم جس نے قرآن مجید میں وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کا وعدہ فرمالیا ہے وہ کہیں نہ کہیں سے ان کو رزق پہنچا دیتا ہے۔ جس سفید پوشی کے ساتھ وہ رہتے ہیں اس سے گمان ہوتا ہے کہ وہ اچھے کھاتے پیتے ہیں یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف ارشاد خداوندی کے پورے

مصداق ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے صبر و شکر اور توکل ہیں دن دونی رات چوگنی
ترقی عطا فرمائے۔ اور سب مسلمانوں کو بھی اُن جیسا بناوے آمین یارب العالمین۔ اگر
ان کی خدمت کرنی ہو تو تہجد کے وقت حرم شریف میں جاکر ڈھونڈیں اور جو کچھ ہوسکے
ان کو دیں۔ حصول خیرات کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا دیتے ہیں ممکن بلکہ بہت ممکن ہے کہ
اُن کی دعا موجب نجات ہو۔ اگر کوئی سوال کرے اور آپ کے پاس دینے کیلئے
کچھ موجود نہ ہو تو اللہ کریم کہہ دینا کافی ہے وہ خود چلے جاتے ہیں۔ حضرات کرم نے حرم
شریف میں بہت سارے قرآن شریف وقف کر کے رکھ دیے ہیں۔ جن کو عام طور پر
لوگ تلاوت کیا کرتے ہیں۔ دیگر حضرات درود شریف پڑھتے یا دیگر وظائف کا ورد
رکھتے ہیں۔ یہ کوشش کیجائے کہ حرم شریف میں چالیس نمازیں متواتر باجماعت
ادا کیجائیں (ہر نماز کے بعد سلام پڑھانے کے لئے معلم کے لوگ حرم شریف میں
موجود رہتے ہیں۔ یہاں کے **تحائف** کھجور اور شہد ہیں معلم کو کہنے سے
اچھا سفید شہد اور عمدہ کھجوریں مل سکتی ہیں۔ یا خود بازار سے خرید سکتے ہیں اگر زیادہ
مقدار میں خریدی جائیں تو کسی کمپنی کی موٹر میں فی ڈبہ ایک گنی کرایہ دے کر روانہ
کر دیں اگر اونٹ پر روانہ کیجائیں تو ۱۲ روز میں جدہ پہنچتی ہیں اس لئے ایسا انتظام
ہو کہ اپنے وہاں پہنچنے سے پہلے پہنچ جائیں۔

پہلے مدینہ منورہ میں دس روز کا قیام ہوا کرتا تھا مگر اب جتنے عرصہ تک
چاہیں رہ سکتے ہیں بشرطیکہ مکہ معظمہ میں موٹر کا ٹکٹ خریدنے کے وقت کمپنی
سے تحریری چٹھی حاصل کرلیں کہ مدینہ منورہ میں اتنے عرصہ تک قیام رہے گا۔
پھر واپسی ہوگی۔ تاکہ کمپنی جدہ واپس لیجانے کی ذمہ دار ہو جائے۔ مدینہ منورہ کے

کوتوال کے پاس بھی لکھوا دینا ہوگا کہ مدینہ طیبہ میں قیام اس عرصہ تک رہے گا
اور فلاں کمپنی سے ایسا معاہدہ ہے تاکہ خلاف ورزی کی صورت میں پولیس سے
مدد لیجا سکے اگر مقررہ وقت سے پہلے واپس ہونا چاہیں تو بھی ہو سکتا ہے۔ معاہدہ نہ ہونے
کی صورت میں کمپنی والے جلد واپس ہونے کے لئے متقاضی ہوتے ہیں۔

اگر اونٹ پر آنا ہوا ہو تو پہلے ہی سے یک طرفہ کرایہ کرنا چاہیئے خصوصًا جب
دس دن سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو یا یہ کہ اونٹ والوں سے تحریری معاہدہ کیا جائے
کہ اتنے عرصہ کے بعد آ کر واپس لیجائیں یا واپسی کے وقت خالی اونٹ مل جاتے
ہیں ان کو کرایہ کر کے واپس ہوں اگر دو طرفہ کیے ہوئے اونٹ کو دس یوم سے
زاید ٹھہرانا چاہیں تو فی یوم ایک روپیہ خوراک کے لئے دینا ہوگا۔

جب مدینہ شریف سے رخصت حاصل کر لیں تو تھوڑا توشہ اپنے ساتھ رکھ لیں بعض
اور برتن کسی غریب کے نذر کر دیں کیونکہ جدہ میں وہ سامان جو جہاز سے اُتار کر
رکھوایا تھا مل جائے گا۔ اگر تار یا خط کے ذریعہ سے جہاز کے روانگی کی تاریخ معلوم
ہو جائے تو اسی مناسبت سے یہاں سے روانہ ہونا چاہیئے ورنہ جدہ کا قیام
بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے جیسا کہ قبل ازیں مفصل طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ جدہ
پہنچتے ہی جہاز کی کمپنی والوں سے روانگی جہاز کی صحیح تاریخ دریافت کر لیجائے
روانگی سے ایک روز قبل سامان وکیل کے ذریعہ جہاز پر سوار کر دیا جائے۔ خود
بھی وقت مقررہ سے پہلے جہاز پر سوار ہو جائے اور سامان کی جگہ کا انتظام کر لیں
واپسی کے دریائی سفر میں کسی جگہ قرنطینہ نہیں ہوتا البتہ راستہ میں بندرگاہوں پر
آتا رہا ہوا (بشرطیکہ اُترنے والے ہوں) جہاز کراچی کے راستے سے بمبئی پہنچتا ہے

بمبئی میں کرورگیری کے لوگ ستاتے ہیں خصوصاً جب سامان زیادہ ہوتا ہے انکو
کچھ انعام دیا جائے تو چھوڑ دیتے ہیں۔ سامان چھڑوا کر مسافر خانہ موٹر یا گاڑی میں آجانا
چاہیے اگر مزید تحائف خریدنے ہوں تو خرید کر وطن روانہ ہوجانا چاہیے۔ جو
ریل کے درجہ اول و دوم میں سفر کرنا چاہیں کم سے کم ۲۴ گھنٹے پہلے اپنی جگہ یا مخصوص
میل میں بعد خریدی ٹکٹ محفوظ کرالیں۔ اس کے لئے بھی ایک ٹکٹ ملتا ہے ورنہ
رات کو سونے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ جگہ خالی ہو تو چند گھنٹے پیشتر بھی
یہ انتظام کرایا جاسکتا ہے۔ اور اپنا نام لکھوا دینا پڑتا ہے۔ اگر جگہ خالی نہ ہو جگہ
محفوظ نہیں کیجاتی۔ یہ ڈبے راست حیدرآباد آنے والے ہونے چاہیے ورنہ واڑی پر
ڈبہ بدل جائیگا دوبارہ سامان نکلوا کر دوسرے ڈبہ میں رکھوانے کی ضرورت اور
تکلیف ہوگی۔ ریل روانہ ہونے سے ایک گھنٹہ پیشتر اسٹیشن پہنچکر پورا سامان بجز بستر
اور توشہ کے وزن کراکے علحدہ رکھ لیں قلی مقرر کرکے اس کا نمبر نوٹ کرلیں تاکہ
سامان گم ہونے کی صورت میں پولیس کو اطلاع کیجا سکے۔ اگر سامان نہ تلوایا جائے
تو بمبئی کے اسٹیشن پر ٹکٹ لینے والے بہت ستاتے ہیں انعام علحدہ لیتے ہیں
اور تکلیف علحدہ دیتے ہیں۔ اگر راست سکندرآباد آنے والا ڈبہ نہ ملے تو اسٹیشن
گلبرگہ پر پہنچتے ہی اپنا پورا سامان حسب فہرست الگ کرلیا جائے اور واڑی کے
اسٹیشن پر مزدوروں کو بلاکر سامان اُتار لیا جائے اور اسٹیشن کی دوسری طرف
بلدہ آنے والی ریل پر سوار کرا دیا جائے تو آپ سیدھے حیدرآباد پہنچ جائیں گے

نوٹ۔ بمبئی پہنچتے ہی عزیز و قریب یا دوست احباب کو روانگی کی تاریخ سے
تار کے ذریعہ اطلاع دی جائے تو وہ لینے کے لئے اسٹیشن پہنچ جائیں گے حیدرآباد

پہنچ کر سامان اُتروا لیا جائے اور کسی عزیز کے حوالہ کر دیا جائے تاکہ خود گاؤں سے مل سکیں ورنہ سامان ریل میں رہ جانے کا اندیشہ ہے اسٹیشن سے روانہ ہوتے وقت کروڑگیری کی کچہری کے پاس تھوڑا ٹھہر کر سامان روانہ کر دیں۔ حجاج کے سامان میں چونکہ تحائف رہتے ہیں اس لئے کروڑگیری دینی نہیں پڑتی یہاں سے روانہ ہو کر گھر پہنچیں سب سے ملاقات کر کے ایک دوگانہ نفل شکریہ ادا کریں اور خداوند عالم کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے پہلے توفیق عطا فرمائی پھر اس فریضہ کو ادا کرا دیا اور زندہ صحیح سلامت وطن پہنچا دیا۔

فرائض حج

ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا برابر ادا نہ ہو تو حج نہیں ہوتا۔

(۱) عمرہ یا حج کی نیت کر کے احرام باندھنا اور لبیک کہنا شروع کر دینا۔

(۲) مقام عرفات میں ۹ ذی الحجہ کو ٹھہرنا۔

(۳) منیٰ سے مکہ شریف آکر خانہ کعبہ کا طواف زیارت کرنا۔ اس کو ۱۰-۱۱-۱۲- ذی الحجہ میں سے کسی دن کرنا۔ البتہ ۱۰ تاریخ کو افضل ہے۔

سُنن حج

وہ سنتیں جن کے ادا کرنے سے ثواب ہوگا۔ چھوڑ دیئے جائیں تو بکرا دینا یا صدقہ دینا ضروری نہیں البتہ ثواب سے محروم رہیں گے۔ باوجود چھوڑ دینے کے بھی حج ہو جائے گا۔

(۱) باہر سے آنے والوں کو طواف قدوم کرنا۔

(۲) ۸ ذیحجہ کو مکہ معظمہ سے منیٰ کو روانہ ہونا۔

(۳) روانگی عرفات کے وقت منیٰ میں رات کو رہنا۔

(۴) منیٰ سے عرفات کو طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہونا۔

(۵) عرفات میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔

(۶) عرفات سے واپسی میں رات کو مزدلفہ میں رہنا۔ اور بعد نماز فجر مزدلفہ سے منیٰ کو واپس ہونا۔

(۷) جتنے دن رمی جمار یعنے ستونوں پر کنکریاں مارنا ہے اتنے دن اور رات منیٰ میں رہنا۔

مستحباتِ حج

یہ وہ ہیں جن کے ادا کرنے سے ثواب ہے نہ کریں تو کوئی جزا یعنے دم اور صدقہ دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ثواب نہیں ملیگا۔

(۱) بکثرت لبیک پڑہنا۔

(۲) مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔

(۳) مزدلفہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔

(۴) مقام عرفات میں جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا۔

(۵) عرفات میں ظہر و عصر کی نماز اک وقت میں امام کے ساتھ پڑہنا۔

(۶) عرفات میں زیادہ دعا مانگنا۔

(۷) عرفات میں امام کے پیچھے اور قریب کھڑا رہنا۔

(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۹) مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرا رہے وقت پڑھنا۔

(۱۰) منیٰ میں بعد طلوع آفتاب ستونوں کو کنکر مارنا۔

(۱۱) عید کے روز طوافِ زیارت مکہ میں آکر کرنا یعنے ۱۰ تاریخ کو۔

(۱۲) کثرت سے ذکر الہیٰ کرنا۔

(۱۳) حج مفرد کی نیت کی ہو تو کنکر مارنے کے بعد قربانی کرنا۔

(۱۴) دم کا بکرا ذبح کرنا۔

ان امور کا بیان جنکے حالت احرام میں سرزد ہونے سے دم کا بکرا ذبح کرنا یا صدقہ دینا پڑتا ہے

حالات ذیل میں ایک بکرا دم دینا یعنے بہ نیت دم ذبح کرنا۔

(۱) حالتِ احرام میں ۱۲ گھنٹے سلا ہوا کپڑا پہننا یعنے صبح سے مغرب تک یا مغرب سے صبح تک یا اس سے زائد کئی دن تک اس طرح پہنے رہنا کہ درمیان میں اُتارا نہ جائے۔

(۲) دن بھر سر یا چہرا تمام یا چوتھائی حصہ ڈھانک لینا۔

(۳) پورا سر یا چوتھائی منڈھوانا۔

(۴) پوری داڑھی یا چوتھائی منڈھوانا۔

(۵) کل بدن سے ایک جگہ کی وقت میں بال منڈھوانا۔

(۶) موئے زیر ناف یا بغل یا گردن یا مونچھ پورے منڈھوانا۔

نوٹ۔ بال کتروانے کا بھی وہی حکم ہے جو منڈھوانے کا ہے۔

(۷) کل ناخن ایک ہی وقت میں کترنا۔

(۸) خوشبودار سرمہ تین مرتبہ لگانا۔

(۹) بغیر پکی ہوئی خوشبودار چیز کھانا یا سارا منہ خوشبودار شے سے بھر لینا۔

(۱۰) خوشبودار چیز کو پینے کی چیز میں ملا کر پینا بشرطیکہ خوشبو غالب ہو۔

(۱۱) پورا عضو زخمی ہو اس پر خوشبو لگانا یا عضو سے کم زخم ہو مگر اس پر بار بار خوشبو لگانا جس کے جمع کرنے سے ایک عضو کی مقدار ہو۔

(۱۲) سر خوشبودار شئے سے دھونا۔

(۱۳) خوشبودار تیل سر پر ملنا۔

(۱۴) طواف زیارت ۱۰۔۱۱۔۱۲۔ ذیحجہ کے بعد کرنا۔

(۱۵) طوافِ زیارت بغیر وضو کرنا۔

(۱۶) طوافِ رخصت حالتِ جنابت میں کرنا۔

(۱۷) طواف قدوم حالتِ جنابت میں کرنا۔ (جو حکم طوافِ قدوم کا ہے وہی طواف نفل کا ہے)

(۱۸) طوافِ عمرہ جنابت۔ حدث۔ حیض یا نفاس میں کرنا۔

(۱۹) صفا و مروہ کے درمیان سعی ترک کرنا۔

(۲۰) سر اُس زمین پر منڈھوانا جو حرم میں داخل نہیں ہے۔

(۲۱) سر ۱۲ ذیحجہ کے بعد منڈھوانا۔

(۲۲) کُل یا ایک دن کے لئے بھی رمی جمار ترک کرنا یعنے کنکر نہیں مارنا۔

یا کسی ستون کو کنکر مارتے ہوئے ۴ کنکر کا پھینکنا ترک کر دینا۔

(۲۳) یہ نذر کرنا کہ پیدل حج کروں گا لیکن راستہ میں سوار ہو جانا۔

(۲۴) بغیر کسی عذر کے مقام مزدلفہ میں نہ ٹھہرنا۔

(۲۵) سلے ہوئے کپڑے کے موزے ۱۲ گھنٹے یا اس سے زائد اس طرح پہننا کہ درمیان میں نہ اتارنا۔

(۲۶) ایک کامل عضو کے بال ایک وقت میں منڈھوانا یا کترانا۔

(۲۷) کسی پورے عضو پر ایک ہی مجلس میں خوشبو لگانا۔ یا تمام جسم پر ایک ہی وقت میں خوشبو لگانا۔

(۲۸) تھوڑی تھوڑی خوشبو مختلف جگہوں پر لگانا۔ جن کو جمع کیا جائے تو ایک عضو پر لگانے کے برابر ہونا۔

(۲۹) بیوی کا شہوت سے بوسہ لینا۔

(۳۰) احرام باندھ لینے کے بعد عرفات میں ٹھہرنے سے پہلے کسی عذر سے حج کرنے سے عاجز رہنا یا روکا جانا۔ ایسی حالت میں بکرا منیٰ کو روانہ کر کے احرام کھول دینا آئندہ سال حج کرنا۔ ایک عمرہ زیادہ کرنا۔

امور ذیل میں سے کوئی امر ایک سے زائد مرتبہ کئے جائیں تو ہر وقت کیلئے ایک بکرا بہ نیت دم ذبح کرنا

(۱) حالتِ احرام میں کئی دن متواتر سلا ہوا کپڑا پہننا اس طرح کہ درمیان میں اتار کر پھر پہنیں۔ تو ہر وقت پہننے کے لئے ایک بکرا۔ اگر درمیان میں اتارا نہ جائے تو صرف ایک ہی دم دینا۔

(۲) اگر خوشبودار سلا ہوا کپڑا پہنا جائے تو خوشبو کا ایک اور سلے ہوئے کا ایک دم دینا۔

(۳) سلے ہوئے موزے اتار کر پھر پہنیں تو ہر وقت کے لئے ایک دم دینا۔

(۴) ایک ایک کامل عضو کے بال متفرق اوقات میں منڈھوائیں یا کتروائیں تو ہر وقت اور ہر کامل عضو کے لئے ایک ایک بکرا دم لینا۔

(۵) کل ناخن جتنے مرتبہ کتریں اُتنے بکرے دینا۔

(۶) کسی کامل عضو کو علیحدہ علیحدہ اوقات میں خوشبو لگائیں تو ہر مرتبہ کے لئے ایک بکرا دم دینا۔

(۷) جن امور کی نسبت بکرا دم دیا گیا ہو پھر وہی امر سرزد ہو تو دوسرا بکرا دم دینا۔ جتنے وقت ایسا کرتے جائیں اتنے مرتبہ دینا۔

(۸) عرفات سے واپس ہونے کے بعد جماع کریں یا طواف زیارت حالتِ جنابت میں کریں تو اونٹ یا گائے ذبح کریں تو حج ہوجائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔ صرف بکرا دم دینے سے نہیں ہوگا۔

احرام باندھنے کے بعد حسب ذیل امور سرزد ہو تو صدقہ دینا ہوگا اسکے لئے نصف صاع گیہوں یعنے ڈھائی سیر دینا۔ یہ فقرا کو دینا

(۱) ایک گھنٹہ سے زائد اور ۱۲ گھنٹے سے کم عرصہ تک سلا ہوا کپڑا پہننا۔

(۲) ایک دن سے کم سر یا چہرا ڈھانکنا یا پٹی باندھنا۔

(۳) موزا دن بھر سے کم پہننا۔

(۴) کامل عضو سے کم حصہ پر خوشبو لگانا۔

(۵) ایک یا دو مرتبہ خوشبودار سُرمہ لگانا۔

(۶) خوشبودار چیز کھانا لیکن خوشبو تمام منہ میں نہ پھیلنا۔

(۷) تھوڑی خوشبودار چیزیں پینے کی چیزوں میں ملا کر پینا۔

(۸) زخم پر خوشبودار چیز لگانا مگر ایک عضو سے کم حصہ پر ہو۔

(۹) ایک بالشت لانبا اور ایک بالشت چوڑا کپڑا خوشبودار کر کے دن بھر استعمال کرنا۔

(۱۰) خوشبودار تیل غیر خوشبودار تیل میں اس طرح ملا کر لگانا جس سے خوشبو کم ہو جائے۔ زیادہ رہے تو بکرا دم دینا ہوگا۔

(۱۱) چوتھائی سر یا ڈاڑھی سے کم میں خوشبودار تیل لگانا۔

(۱۲) تھوڑے سے بال زیر ناف کے یا بغل کے یا مونچھ یا گردن کے مُنڈھوانا یا کترواتا۔

احرام باندھنے کے بعد حسب ذیل امور میں سے کوئی امر ایک سے زائد مرتبہ سرزد ہو تو ہر وقت کیلئے ڈھائی سیر گیہوں صدقہ دینا

(۱) متفرق اعضا پر کئی جگہ خوشبو اس طرح لگانا کہ ہر عضو کامل عضو نہ ہو یہاں تک کہ کل متفرق اعضا کے سب جگہوں کو ملانے پر بھی ایک عضو کے برابر نہ ہو تو ہر جگہ کے لئے اڑھائی سیر دینا۔

(۲) پورے ہاتھ پاؤں کے ناخن نہیں بلکہ متفرق کترنا۔ یہاں تک کہ

۱۶ ناخن کتریں تو ہر ناخن کے بدلے اڑہائی سیر گیہوں دینا۔ مگر اگر ۱۶ ناخن کے صدقوں کی قیمت بکرے کی قیمت سے زائد ہو کچھ کم پسیوں کے گیہوں لیکر صدقہ دینا۔

(۳) تین چکر طواف زیارت کے بغیر وضو کریں اور باقی باوضو تو ہر چکر کے لئے ڈھائی سیر دینا۔

(۴) طواف قدوم یا طواف رخصت بغیر وضو کریں تو ہر چکر کے لئے اڑہائی سیر دینا۔

(۵) بعذر علالت ربع سر منڈ ہوائیں تو تین صاع یعنی ۱۵ سیر گیہوں ۶ مسکینوں کو دینا یا تین روزے رکھنا۔

احرام باندھنے کے بعد حسب ذیل صورتیں واقع ہوں تو مٹھی بھر گیہوں یا روٹی کا ٹکڑا یا کھجور فقرا کو دینا۔

(۱) ایک گھنٹہ سے کم سلا ہوا کپڑا پہننا۔

(۲) ایک گھنٹہ سے کم سلا ہوا مصلیٰ پہننا۔

(۳) ایک بالشت لانبا اور ایک بالشت چوڑا کپڑا خوشبودار تھوڑی دیر استعمال کرنا

(۴) وضو کے وقت کوئی بال ٹوٹ کر گر جانا یا کھانا پکاتے میں کوئی بال کا جل جانا۔

(۵) ٹڈی۔ جوئیں۔ پسو وغیرہ چھوٹے جانور کو مارنا۔

(۶) وضو کرنے کے بعد چہرہ رومال سے خشک کرنا یا بغیر خشک کرنے کی ضرورت کے تھوڑی دیر ڈھانپنا۔ اگر یہ کپڑے کے کونے سے بہت تھوڑا تھوڑا کرکے پانی پونچھ لیا جائے تو جائز ہے۔

احرام باندھنے کے بعد امور ذیل سے کوئی سرزد ہوں تو قیمت دینا ہوگا اور بصورت شکار جو جانور شکار کیا گیا ہے احرام باندھا ہوا شخص درخت نہیں کر سکتا یونہی چھوڑ دینا ہوگا

(۱) شکار کے جانور کو قتل کرے تو کل قیمت اور زخمی کرے تو نقصان کے موافق

(۲) چند اشخاص جو احرام باندھے ہوئے ہوں ملکر ایک شکار کے جانور کو قتل کریں تو ہر ایک کو پوری قیمت دینی ہوگی۔

(۳) اگر احرام باندھے ہوئے اور بغیر احرام کے اشخاص ملکر ایسی زمین پر جو حرم میں داخل ہو یعنے احرام باندھنے کے بعد جہاں شکار کرنا حرام ہے شکار کے جانور کو قتل کریں تو احرام باندھے ہوئے اشخاص کو پوری قیمت دینا ہوگا اور احرام نہ باندھے ہوئے اشخاص کو نصف قیمت ادا کرنا ہوگا۔

(۴) احرام باندھا ہوا شخص شکار بتلائے یا اشارہ کرے اور وہ شخص جو احرام باندھا ہوا نہیں ہے اسی رہنمائی پر شکار کو قتل کرے تو احرام باندھے ہوئے شخص کو قیمت دینی ہوگی۔

(۵) جو درخت خود بخود پیدا ہو یعنے کوئی اُسکو پرورش نہ کیا ہو اُس کو احرام باندھا ہوا شخص کاٹ دے اور وہ کسی کی ملک ہو تو دو قیمتیں دینا ہوگا ایک قیمت مالک کو۔ دوسری فقرا کو۔ اگر درخت کا کوئی مالک نہ ہو تو صرف ایک قیمت فقرا کو دینا۔

نوٹ۔ چونکہ متعدد امور ایسے سرزد ہوجاتے ہیں جن کا خیال بھی نہیں رہتا اس لئے ایک یا دو دم اور تھوڑا بہت صدقہ ضرور دینا چاہیئے۔

نوٹ۔ قربانی کے بکرے صرف منیٰ ہی میں ذبح کرنا چاہیئے۔ دم کے بکرے

جس مقام پر چاہیں ذبح کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ مکان پہنچنے کے بعد بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں اکثر غربا ہیں اس لئے وہاں دم کے بکرے ذبح کر کے تقسیم کر دینا زیادہ مناسب ہے۔

نوٹ۔ دم کے بکروں کا گوشت فقرا کو دینا خود نہیں کھانا۔ قربانی کے بکروں کا کھا سکتے ہیں۔

نوٹ۔ وہ اشخاص جن کی مالی حالت ایسی ہو کہ قربانی یا دم کا بکرا خرید نہ سکتے ہوں تو وہ دس روزے اس طریق سے رکھیں کہ تین روزے عید کے دن سے پہلے اور سات روزے حج سے فارغ ہونے کے بعد۔

دعائے جامع

اگرچہ ہر موقعہ کے لئے خاص خاص عربی دعائیں پڑھی جاتی ہیں لیکن اگر یاد نہ کر سکیں تو اس دعائے جامع کا پڑھنا ہر مقام پہ کافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝

نوٹ۔ عربی دعائیں نہ صرف کتب احادیث میں موجود ہیں بلکہ حج کے ہر متعلقہ رسالہ میں درج ہیں ملاحظہ ہوں۔

نوٹ۔ مزید تفصیلی حالات کیلئے حالات حج سے متعلق بڑے بڑے کتب اور رسالے شائع ہو چکے ہیں ملاحظہ ہوں۔

آخری گزارش

یہ رسالہ صرف اس کے لئے لکھا گیا ہے کہ آپ کو سلسلہ وار کیا کرنا

پڑتا ہے اگر جہاں تک ممکن ہوسکا اس کی عبارت معمولی اور عام فہم زبان میں لکھی گئی ہے اگر اس میں کوئی غلطی پائیجائے تو ناظرین کرام سے امید ہے کہ اس ناچیز کو معاف فرمائیں گے اگر کسی وقت حرم شریف میں یہ ناچیز یاد آجائے تو براہ کرم دعائے خیر سے یاد فرمائیں تو موجب منت ہوگا۔ فقط

کمترین ڈاکٹر خواجہ معین الدین

صفحہ ۹۸ ۔ نوٹ سعودیہ حکومت تمباکو یعنے سگار سگریٹ حقہ باہر راستہ پر پینے کی اجازت ہیں دیتی گھر میں جسقدر چاہیں پی سکتے ہیں۔ اگر باز اریں پئیں تو سزا دیتی ہے بس اس کا خیال رکھیں۔

باہتمام وزیر نگرانی

امیدوار دعا و مہربانی حاجی سید غلام احمد صمدانی

معین دکن پریس

چھتہ بازار حیدرآباد دکن میں طبع ہوا